TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222703

UNIVERSAL
LIBRARY

اِنَّ للّٰہ کنوزاً تحت العرش و مفاتیحہا السنۃ الشعراء

دیوان اوّل یاس

مسمّٰی بہ اسم تاریخی

نظم دردمند

نظم دردمند

۱۲۹۲ھ

از تصنیفات سخنورِ معنی شناس میرزا اکبر حسین صاحب یاس لکھنوی

باہتمام محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم پیام یار

در قومی پریس لکھنؤ بزیور طبع آراست

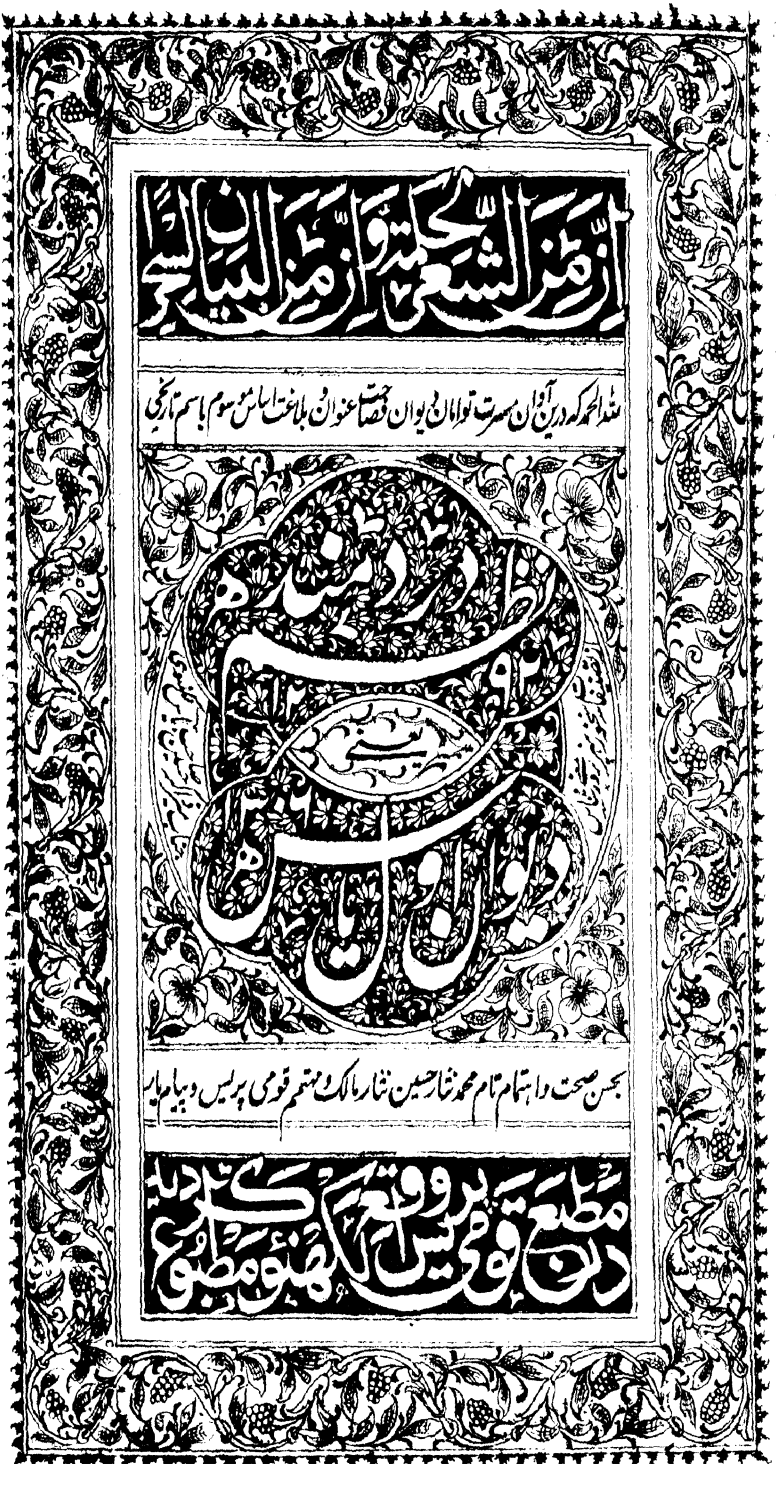
طبع اول ہزار سو جلد (جملہ حقوق محفوظ ہیں) قیمت فی جلد معمولی کاغذ ..... عمدہ کاغذ ..... بعہ محصول

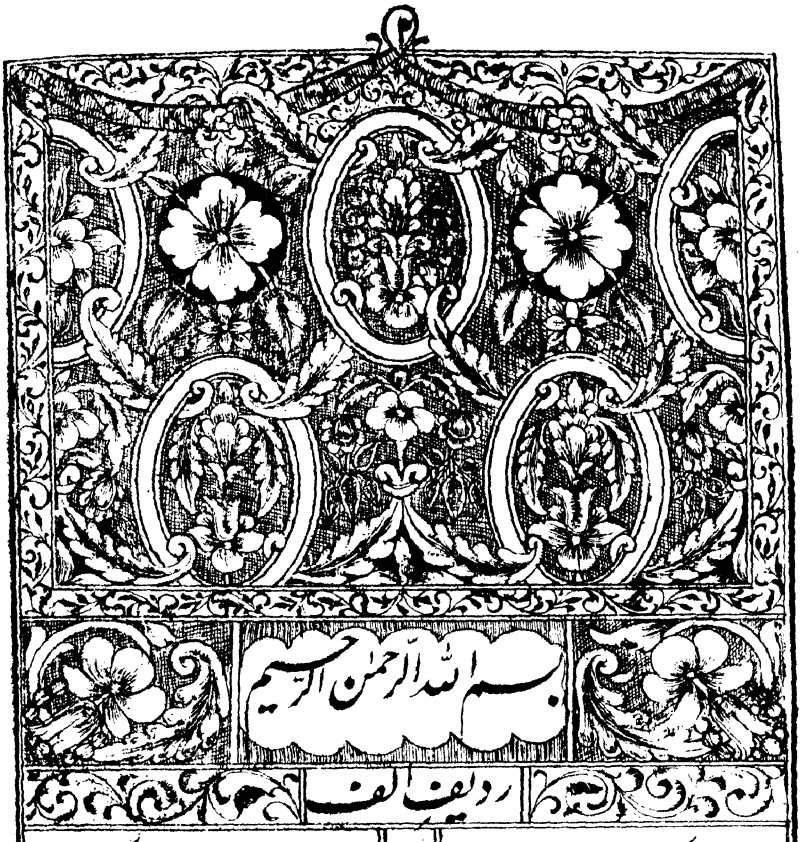
CHECKED 1956

عرض مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد پروردگار و نعت رسول مختار و منقبت حیدر کرار غیر فرار و آل اطہار و اصحاب اخیار صلوات اللہ علیہم اجمعین پیچیدہ تر و پیچیدان اذل کونین احقر الناس فاکر حسین یاس خدمت ارباب سخن و ماہران فن مین عرض کرتا ہے کہ مجکو بچپن ہی سے سخن گوئی کا شوق ہوا بارہ تیرہ برس کے سن سے کچھ کچھ موزون کرنے لگا اسکے ساتھ ہی شاید نام کا اثر ہو مرثیہ پڑھنے کا بھی ذوق ہوا دو تین برس کے بعد بعض بزرگون کی فہمایش اور بعض اسباب کی صلاح سے بلبل باغ رسالتمآب طوطی گلزار ابوترابؑ جناب **میر نواب صاحب مونس** مغفور لکھنوی اعلی اللہ مقامہ کا تلمذ اختیار کیا دونون اور متذکرہ بالا کی نسبت مغفور و مرحوم کی شاگردی بہت ہی موزون تھی دس بارہ سال جناب مرحوم سے دونون فنون کو حاصل کیا۔ مرثیہ خوانی مین جناب مرحوم کی تعلیم ایسی موثر ہوئی کہ بعد انکے انتقال کے پھر مجھے دوسرے اوستاد کی ضرورت نہین ہوئی یہان تک کہ بعد میر صاحب مرحوم کے جو دو ایک مرثیہ مینے کہے اور پڑھے تو اکثر حضرات کو یہ گمان ہوا کہ جناب مرحوم یہ مرثیے اسکو کہہ دیتے ہین مگر جب مینی متواتر مرثیے تصنیف کیے اور پڑھے تو بفضلہ تعالی وہ خیال لوگون کا برطرف ہوگیا۔ ابتدا مین میرا تخلص فاکر تھا پھر مینے اپنی تجویز سے تو قیر رکھا جب میر صاحب مغفور کا شاگرد ہوا تو مینے خود جناب مرحوم سے عرض کیا کہ میرا تخلص مثل وجیہے اور ایسا تخلص تجویز فرمائیے کہ جسکے آخر مین سین ہو جس سے آپکی شاگردی کا پتا ملے جناب مرحوم نے فرمایا کہ اچھا تم چند لفظ بغور لکھ لاؤ۔ مین اونمین سے پسند کرلون گا۔ چنانچہ بعد غور کے مین کئی لفظ لکھ کر لیگیا اونمین سے یاس پسند فرمایا ۱۲۹۰ھ مین وفد و ورود سے میر صاحب مغفور کا انتقال ہوا یہی سال اس کمبخت دیوان کی ترتیب کا ہے۔ اب مینے اپنے مقام پر غور کیا کہ مین کسی کی شاگردی کرون یا نہ کرون اور اگر شاگرد ہون تو کسکا ہون اپنے نزدیک بہت بڑی فکر کے تصفیہ اون صفات کا جو اس فن خاص کے لیے درکار ہین تحقیق عرض دانی زباندانی وغیرہ جناب اوستادی المعظم و ملاذی المکرم سرآمد اہل کمال **حضرت حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی** دام برکاتہ کو پایا۔ اسکے قبل بھی میری حال پر یہ جناب ہمیشہ سے شفقت بزرگانہ رکھتے تھے انھین کا شاگرد ہوا اور امید سے زیادہ جگہ صاحب قبلہ کی شاگردی بعید ہوئی خداوند کریم ہمیشہ اونکا سایہ ہمارے سر پر رکھے۔ ایک بہت بڑے فخر کی یہ بات ہے کہ مین خود لکھنوی ہون اور میرے دونون اوستاد بھی لکھنوی مین بفضل خدا اسے مجکو اور میرے اساتذہ کو کبھی کسی قصبہ یا دیہہ کی ہوا بھی نہین لگی۔ کوئی ادنی سا بھی شبہہ ہمارے اہل زبان ہونے مین نہین کرسکتا۔ اسکے علاوہ دینے عہد طفولیت سے اوس خاندان عالی شان مین نشو و نما پائی اور اون حضرات کی تربیت اوٹھائی کہ جنکی زبان یہ شبہہ اردو کے مسلّم سمجھی جاتی ہے اس خاندان شاہی مین چندہی حضرات ایسے ہونگے جو سخنگوئی کا شوق نہین رکھتے و رسب صاحبون کو اس فن خاص سے دلچسپی ہے۔ انمین سے بیشتر حضرات ایسے ہین جو مسلم الثبوت اوستاد مانے جاتے ہین۔ یہ میرا دیوان اوس زمانے مین کلتا ہے کہ زبان اردو مین انقلاب عظیم ہوگیا ہے محاورے بدل گئے۔ اصطلاحین اور ہوگئین۔ انگریزی الفاظ جابجا جگہہ زبردستی ٹھونس دیے گئے۔ ہمارے چند اساتذہ اور چند ہمعصرون سے پتا چلتا ہی کہ ہان یہ اردو زبان ہے۔ ورنہ اردو کہان۔ اس زمانے کی زبان تو اور ہی کچھ ہے۔ ہمکو خود یقین نہین کہ اس طوفان بے تمیزی سے ہماری زبان محفوظ رہے مگر حتی الوسعہ حفاظت کرینگے۔ یہ بھی لکھدینا ضرور ہے کہ یہ میرا پہلا دیوان ہے اسمین وہ غزل بھی ہے جو پہلے پہل مینے نظم کی تھی ۱۲۹۰ھ ہجری کے بعد جو جو غزلین کہی گئین وہ علحدہ جمع ہین اور وہ دوسرا دیوان ہے اوسکا حجم بھی اتنا ہی ہوگا اس سے زیادہ کیا عجب ہے جو وہ دیوان اس سے بہتر ہو۔ انشاء اللہ تعالے اگر زمانے نے مہلت دی تو وہ دیوان بھی جلد چھپے گا۔ اسکے علاوہ ایک ذخیرہ نثر سخن کا ہے۔ اوسکے بھی الگ چھپوانے کا ارادہ ہے۔ اسی طرح قصائد مین اگر خدا نے فضل کیا تو وہ بھی علحدہ طبع ہونگے۔ مرثیے سلام رباعیان بھی کثرت ہین۔ مگر انکے چھپوانے کا قصد نہین۔ ناظرین باتمکین کی خدمت مین گذارش ہے کہ اس مجموعہ کے کلام کو عیب بینی کی نظر سے نہ ملاحظہ فرمائین اور اگر کہین کوئی غلطی ہو تو اوس قصور سے چھپائین کیونکہ جو انسان ہے اوسکا خمیر سہو و نسیان سے ہے فقط

برادر اکرم۔ فاکر حسین یاس۔ لکھنوی


از مزامیر حکمت و از مزامیر بیان
للہ الحمد کہ در این آوان مسرت توامان دیوان فصاحت عنوان بلاغت اساس موسوم باسم تاریخی
دیوان اول یاس
بحسن صحت و اہتمام تمام محمد نثار حسین نثار مالک و مہتمم قومی پریس دیوبند یار
در مطبع قومی پریس بروقع کما ہو مطبوع گردید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

سر دیوان لکھا مطلع جو نے حمد داور کا
صریر کلک نے نعرہ کیا اللہ اکبر کا

سوا خالق کے کیا جانے کوئی رتبہ پیمبر کا
ثنا سا مرتضیٰ ہی یا جیسے خاص داور کا

محافظ ہو اگر باغ جہان میں عدل حیدر کا
صبا کیا دخل ہے گر چھو سکے دامن گل تر کا

تصور ہے مدام اوسکو جو چشم مست حیدر کا
مرا دل جام ہے گویا شراب حوض کوثر کا

میں دیوانہ ہوں ایدل گیسوئے مشکین حیدر کا
نہ جائیگا قیامت تک کبھی سودا مرے سر کا

خیال آجائے دلمیں گر رخ پرنور حیدر کا
نظر آئے کمد رصاف آئینہ سکندر کا

شہادت دونوں تیری در کے گدا ہیں بہر روشن ہے
سلیمان کا حشم کیا اوج کیا اس جاہ سکندر کا

کف پائے علی سے بدر بھی شرما کے گھٹتا ہے
حقیقت کیا بھلا رکھتا ہے آئینہ سکندر کا

ثنا کرتا ہوں میں ہر دم لب شیرین حیدر کی
زبان کو میری چسکا پڑ گیا قند مکرر کا

جسے سر کشائے زور میں شک ہو انہی سے
کتابوں سے کھلیگا حال قلع باب خیبر کا

خدا کے شیر کا گر نعرہ شیرانہ سن پائین
جگر ہو آب ہن کا کلیجا شق ہو پتھر کا

کیا مرحب کو دو ٹکڑے پر جبریل بھی کاٹے
اوڑے شہرہ فلک تک کیون نہ حرب وضرب حیدر کا

پہونچ جائے جو اوڑ کر طائر دل وحشہ تک پر
پر جبریل سے بڑھ جائے بازو اس کبوتر کا

اونچا تا کیون نہ برگ کاہ کی صورت خیبر
علی اعلی علی اعلی علی طیب علی طاہر

علی افسر علی حیدر علی صفدر علی سرور
امیر المومنین ہے اور قاتل فوج اکفر کا

علی عالم علی عامل علی عادل علی باذل
علی منعی علی قاضی ہے شہباز و کبوتر کا

علی اشجع علی منبع علی ارفع علی مرجع
علی کفار کا قاتل ہے مالک لجہ کابر کا

علی عابد علی ساجد علی زاہد علی حامد
علی کا دوست دار ہے علی عاشق ہے داور کا

علی مرشد علی ہادی علی مولے علی آقا
علی فرزند بو طالب علی بھائی پیمبر کا

علی قانع علی صانع علی سامع علی شارع
علی ہے جامع القرآن علی ہمنام داور کا

علی دنیا علی عقبا علی جنت علی طوبے
علی مشکلکشائی خلق ہے ساقی ہے کوثر کا

علی سلطان علی خاقان علی سامان علی احسان
علی حق کا ولی برحق علی نائب پیمبر کا

درجنت پہ رضوان کو بھی رو دے کیا مجال اسکی
غلام خاص ہے ای یاس تو مولائے قنبر کا

بدر ہے اے یاس روی پر ضیائے مرتضی
لیلۃ المعراج ہے زلف رسائے مرتضی

منزل توسین او ادنی ہے جائے مرتضی
مہر مہ چشم ملک ہے خاک پائے مرتضی

گر کبھی زور ید اللہی دکھائے مرتضی
اس زمین تک آسمان کو کھینچ لائے مرتضی

خانۂ دل میں ہے میرے بسکہ جائے مرتضی
سانس لیتا ہوں تو آتی ہے صدائے مرتضی

مر کے بھی نکلوں نہ اوس در سے تمنا ہے یہی
تا نجف پہونچا دے گر مجھکو خدائے مرتضی

ابتدائے بخشش و رحمت ہے انکے حال پر
حق ہوا خود باعث نشو و نمائے مرتضی

آکے یہاں سائل کوئی محروم جائے دخل کیا
بند ہوتا ہی نہیں دست سخائے مرتضی

چار پہلو میں ہیں پر کچھ گل کا کر سکتے ہیں
یہ بندھی ہے بانع عالم میں ہوائے مرتضی

گل خدائی کے یہی مختار ہیں بعد رسول
ہل نہیں سکتا ہے فرد بے رضائے مرتضی

جسجگہ افقر فخری ہو وہان شاہی ہے کیا
فرش قاقم سے فزون ہے بوریائے مرتضی

ابر کا ٹکڑا نفر آئے یہ خورشید فلک
گر ابھی کھلجائے روی پر ضیائے مرتضی

حصن خیبر کی بنا اب تک ہی برباد و خراب
پھر بنائے کون اوسے جسکو مٹائے مرتضیٰ

اسجگہ اسکندر و جمشید کا کیا ذکر ہی
بادشاہ ہفت کشور ہی گدائے مرتضیٰ

پھول جھڑتے ہین تکلم مین دہان پاک سے
کھلگئی گل کی کلی جب مسکرائے مرتضیٰ

جان اپنی موت پر دیتا ہون پر آتی نہین
کیا دل مضطر کو ہی شوق لقائے مرتضیٰ

یہ لطافت اور یہ خوشبو اسکو ہاتھ آئی کہان
جامۂ گل سے بھی رنگین ہی قبائے مرتضیٰ

کچھ مجھے دنیا و مافیہا سے آگاہی نہین
بیخبر عالم سے رکھتی ہی ولائے مرتضیٰ

جو عدو انکا ہی وہ کافر ہی ہمین شک نہین
وہ ولی ہی جسکے دل مین ہی ولائے مرتضیٰ

حشر مین جام مے کوثر کی محکو کیا کمی
ہون ازل سے مست صہبائے ولائے مرتضیٰ

خاتمہ ہی اس سے بڑھکر کیا صفت کوئی کرے
لافتیٰ الا علی جب ہو ثنائے مرتضیٰ

آستان پر سجدے کرتے ہین ملائک صبح و شام
عرش سے کچھ کم نہین دو تسرائے مرتضیٰ

بارہا کسکی صفت مین لحمک لحمی کہا
کیون وصی ہی کون احمد کا سوائے مرتضیٰ

جن و انسان و ملک ہین تابع فرمان شاہ
سب اوٹھائین کیا عمل ہی بٹھائے مرتضیٰ

برق کی صورت گذر جائین صراط حشر سے
جنہے خادمون کو کر بٹھائے مرتضیٰ

دوش احمد پر علی کو دیکھکر بولے ملک
ہی عرش معلے پر ہے پائے مرتضیٰ

قول ہی میرا یہی ا[illegible] ک ہی وہ خص
دوسرے کو جو کو[illegible]ہے بجائے مرتضیٰ

گناہگار ہون روز شمار کیا ہوگا
ڈر ہی اے مرے پروردگار کیا ہوگا

تری تو رحمت بیحد کا کچھ حساب نہین
کریم میرے گنہ کا شمار کیا ہوگا

زمین جانتی ہی بوتراب کا ہون غلام
بھلا مزار مین مجھپر فشار کیا ہوگا

کھلی ہوئی ہی مری آنکھ بعد مردن بھی
اب اس سے بڑھ کے بھلا انتظار کیا ہوگا

چمک ہی برق کی دندان یار مین بالکل
مقابل اسکے دُر شاہوار کیا ہوگا

نہو سکیگا مقابل وہ چشم تر سے مری
برس پڑے گا جو ابر بہار کیا ہوگا

جنون کی جوش کا عالم وہی ابھی تک ہی
پھر آنیوالی ہے فصل بہار کیا ہوگا

پہونچ سکینگی بھلا میری نغمہ سنجی کو
چمن مین بلبلین چہکین ہزار کیا ہوگا

عدم مین چلکے معاد ہان یار کا پوچھے
یہ راز تجھپہ یہان آشکار کیا ہوگا

بدون کے قرب سے نیکون کو کب رہو بچا
گلون کے گرد جو رہتے ہین خار کیا ہوگا

ہوا ہے آپ کو جو سیر لالہ زار کا شوق
بتایئے یہ دل داغدار کیا ہوگا

وہان بھی ساتھ دل بیقرار لیکے چلے
قرار پھر ہمین زیر فرار کیا ہوگا

کمر کا یار کی مضمون نہ ہمکو سوجھے گا
نہان جو ہو وہ بھلا آشکار کیا ہوگا

وہ بت تو آیا ہے ایدل نہ آئے گا ہرگز
ترے تڑپنے سے او بیقرار کیا ہوگا

سمی خالق یکتا ہے وہ امام ہے یاس
علیؑ سے بڑھ کے کوئی نامدار کیا ہوگا

سنگ کو تیز ہواؤن سے ضرر کیا ہوگا
اونکے دلمین مری آہونکا اثر کیا ہوگا

رحم عاشق پہ کرینگے تو ضرر کیا ہوگا
دیکھ لینگے جو اوہر ایک نظر کیا ہوگا

زاد رکھتے نہین جاتا ہے ہمین سوئے عدم
ہے یہ تشویش کہ ہنگام سفر کیا ہوگا

مطمئن ہون مین کہ شب بھر وہ نہین جانیکے
دیکھیون سے تری اے مرغ سحر کیا ہوگا

مقفل اشک آنکھ سے نکلے نہ اونھین رحم آیا
تو جو ساتھ آیا ہے اے لخت جگر کیا ہوگا

دل بھی ہم نذر کو لائے ہین جگر بھی جان بھی
دیکھئے یار کو منظور نظر کیا ہوگا

وصل کی رات بھی گذری نہ کبھی احت سے
دل دھڑکتا ہے کہ ہنگام سحر کیا ہوگا

دل ہی پر تاک کے وہ تیر نظر پھینکتے ہین
مثل بسمل جو تڑپتا ہے جگر کیا ہوگا

میرے سینے سے وہ سینے کو ملا کر بولے
اور اب نخل تمنا کا ثمر کیا ہوگا

تیغ ابرو سے نہ دھمکا مجھے تو اے قاتل
سر بکف جو ہو اوسے جان کا ڈر کیا ہوگا

وصل کی صبح نہ ہم ہونگے نہ پھر تو ہوگی
تیری دلسوزیون کی شمع سحر کیا ہوگا

وصل مین جب نہ کھلا ہمپہ یہ راز پنہان
دستیاب اب ہمین مضمون کمر کیا ہوگا

ہم نظر رکھتے ہین اللہ عشق بت مین
دل ہمارا بھی جو ہو جائے اُدھر کیا ہوگا

دیکھکر وہ دل پُر داغ مرا کہتے ہین
ایسا پھولا ہوا گلشن مین شجر کیا ہوگا

ہوتی تاثیر محبت مین تو وہ کیون جاتے
میرے نالون مین سب ہجر اثر کیا ہوگا

اونکے جانے ہی سے آتا ہے کلیجا منھ کو
نہ ملیگی جو ہمین یاس خبر کیا ہوگا

ہر جگہ اوس کا کل بیجان کا افسانہ رہا
کوئی مجنون کوئی وحشی کوئی دیوانہ رہا

دورسی مین ناظر گلگشت جانا نہ رہا
باغ عالم مین مثال سنبرہ بیگانہ رہا

واہ رہی تقدیر اور دن سے کرین کیا پھر گلہ
دل جو اپنا تھا وہی الفت مین بیگانہ رہا

دل خیال گردن ساقی و چشم مست مین
گاہ شیشہ گاہ ساغر گاہ پیمانہ رہا

پیرہن میخوار ایسے دخت رز کے عشق مین
جسجگہ بیٹھے یہ بن پرزہ کر میخانہ رہا

صدقے ہوتے ہین تو خورشید تجھپر رات دن
کون تیرے جلوۂ رخ پر نہ دیوانہ رہا

باغ مین جو شاہد گل آئے بن بنکر دلہن
بلبلون مین کچھہ دنون جشن عروسانہ رہا

جا ہوئی کن کن مسیحا کی دل آگاہ مین
یہ وہ کعبہ ہے ہمیشہ جسمین بتخانہ رہا

جسنے کچھ نشو ونما کی چرخ نے پیسا اوسے
آسیا پھرتی رہی گر ایک بھی دانہ رہا

اب نہین جھتی فراق روح و تن ہونیکو ہیچ
بس بہت اک عمر ان دونون مین یارانہ رہا

خاک ہی اوڑتی رہی ایسی کدورت بھر گئی
مین رہا بستی مین لیکن دل مین ویرانہ رہا

وصل مین دشمن مجھے مینے پلائے اوسکو جام
سید ہی قسمت جب ہوئی گردش مین پیمانہ رہا

دل سے آگر ہماری آنکھ مین آنسو بھر نے
شیشہ خالی ہو گیا لبریز پیمانہ رہا

وصل کی شب کیون نہ اوجھن مین بسر ہوتی مجھ
شام سے تا صبح اوسکی ہاتھ مین شانہ رہا

تھا سٹری فرہاد ہی جو مر گیا سر پھوڑ کر
قیس نے تو ہوشیاری کی کہ دیوانہ رہا

یار نے میری فاکا ذکر خود اکثر کیا
ایسی کی مینے کہ برسون جسکا افسانہ رہا

شعر گوئی ہے کبھی ہو حق ہی یارون مین کبھی
یاس کے دم سے ہمیشہ جشن رندانہ رہا

کل شب کو جلوہ گر جو کوئی مہ جبین رہا
کوٹھا ہمارا غیرت چرخ برین رہا

الفت مین کوئی دوست ہمارا نہین رہا
ہر شخص در پئے حسد و بغض و کین رہا

مر کر بھی کوئی یار مین عاشق نہین رہا
وا اشتیاق مین در خلد بر ین رہا

پہونچا نہ کوئی منزل مقصود تک کبھی
مین عشق مین کہین دل شیدا کہین رہا

مضمون چیدہ خال صنم کے جو بند ہئے
اپنی کتاب نظم کا مین نکتہ چین رہا

تیر نگاہ یار ادہر آئے جس قدر
دل مین کوئی رہا کوئی دلکے قرین رہا

ماتم کو میرے مرنے کو بیکسی
انکے سوا کوئی نہ دم واپسین رہا

ہم اوٹھہ بھی گئے ہوکے خفا بزم یار سے
پر دلکو دیکھیے کہ وہ ظالم وہین رہا

الفت نے اونکی کھو دیا دونون جہان سے
مشرب کوئی رہا نہ مرا کوئی دین رہا

دل انعذار الفت محبوب مین ملا
مین ساری عمر صاحب نقش و نگین رہا

اسکو تمھاری آنے سے حاصل ہوئی خوشی
ورنہ ملال مین دل اندوہگین رہا

قرآن پڑھنے کا ہین حاصل ہوا ثواب
پیش نظر اگر وہ خط عنبرین رہا

بغض و حسد سے دل نہین جاتا کسی کو علم
خرمن کوئی ہوا تو کوئی خوشہ چین رہا

فرہاد و قیس لیلی و شیرین کہان ہین آج
عاشق رہی جہان مین نہ کوئی حسین رہا

تاب و توان بہی چھوڑ گئی ساتھ ہجر مین
اک چشم تر تو اک دل اندوہگین رہا

غصے مین اوسکو دیکھ کے بھاگے حواس و ہوش
ثابت قدم ہی دل کہ جہان تھا وہین رہا

اک دن جلینگے اوسکی لپک سے دل و جگر
افروختہ اگر وہ رخ آتشین رہا

کچھ اوسکی زندگی نہ جہان مین تہی اے فلک
ہر وقت اپنی مرگ کا جسکو یقین رہا

کوٹھی پر اوسکی غیر تھا مین فرش خاک پر
ایک آسمان پر ایک بروئے زمین رہا

حاصل ہوا نہ مطلب دل کچھ شب وصال
محبوب مین اوہر وہ اودہر شرمگین رہا

دل کی طرح اگر حرکت کی مقام سے
ایسا ضعیف ہون کہ جہان تہا وہین رہا

پرزے کیے ہین ہاتھ مین اپنے لپیٹ کر
دامن مرا جنون مین مری آستین رہا

سب رفتہ رفتہ حسرت و ارمان نکل گئے
دل مین خیال یار فقط اک مکین رہا

دلمین کسی کے یاد کچھ ایسی سما گئی
حسرت غریب کا نہ ٹھکانا کہین رہا

دونون مین ایک ہجر مین پہونچا دیا تمہین
تاثیر رہ گئی کہین نالہ کہین رہا

اے یاس ہم کسی سے بھلا فاک دل لگا مین
اب باوفا جہان مین نہ کوئی حسین رہا

دھیان تیرا جو مجھے اے مہ کامل آیا
ہجر مین منھ کو کئی بار مرا دل آیا

سر بکف مین بھی وہین اوسکے مقابل آیا
کھینچکر تیغ ادا جب مرا قاتل آیا

جان و دل سے رہی ہم تابع فرمان لیکن
بر سر لطف و عنایت نہ وہ قاتل آیا

ہوا کیا کیا نہ تری عشق مین حال مجنون
رحم پر تجکو نہ اے صاحب محمل آیا

جسسے مجنون نے یہ ویرانہ کیا ہے آباد
نجد مین پھر نہ کوئی صاحب محمل آیا

وہ شناور ہون کہ دو ہاتھ مین اوس پار تہا مین
بحر غم کا جو کبھی سامنے ساحل آیا

آشنا بحرِ محبت کا ہوا جو عاشق
عمر بھر پھر نہ کبھی وہ لبِ ساحل آیا

ظلم جو چاہ وہ کر شوق سے حاضر ہیں تن
اتنوا یا جانِ جہان تجھپہ مرا دل آیا

نظرِ لطف سے دیکھا بھی نہ اوس دلبر نے
سرِ دربار لیے ہاتھ و نپہ مین دل آیا

مُنھ کی کھائیگا تو ایماہ کہے دیتا ہون
چہرۂ یار کے جسبر و ز مقابل آیا

پھر لو دنیا مین کہ پھر قبر مین جانا ہوگا
جو تھکا راہ مین وہ جانبِ منزل آیا

اب کے وحشت مین گیا دشت بھی کیا سارا ہی
جا کے مجنون سے بھی فرہاد سے بھی مل آیا

صاف دھوکا ہوا اسی پہ دلِ بیتاب مرا
جب نظر مجکو تڑپتا کوئی بسمل آیا

دیکھو ہو جاؤگے دنیا مین ذلیل و رسوا
ان پہ پیرویون پہ اے یاس اگر دل آیا

تمام رات جو اوس زلف کا خیال رہا
بلا کی شب تھی کہ جنیا مجھے وبال رہا

ہمیشہ اوس رخِ وابر کا یہان خیال رہا
جو بدر سامنے سے ہٹ گیا ہلال رہا

کوئی گھڑی نہ گیا وسلے لطفِ بوس و کنار
تمام عمر ہمین وصل کا خیال رہا

نہ سازوار ہوا ہمکو عشق دنیا مین
ہمیشہ یار سے رنجش رہی ملال رہا

دہن کا اونکے معانہ خواب مین بھی کھا
ہمیشہ ہمکو اسی بات کا خیال رہا

نہ اور وضع پہ اے آسمان تجھے دیکھا
ہمیشہ تیری دورنگی کا ایک حال رہا

تمھاری زلفِ دراز و جبین و رخ کا خیال
صباح و شام تو کیا بلکہ ماہ و سال رہا

بلا تاخیر کے دھوکے سے اپنے گھراونکو
ستم کی چوک ہوئی مین غضب کی چال رہا

ہمیشہ اس فلکِ کجروش کی گردش سے
مثالِ سبزۂ صحرا مین پائمال رہا

ضرور بہر جوانی ہے ایک دن پیری
زوال پھر ہے جو برسون تجھے کمال رہا

تمھاری وصل مین جو جو کہ لطف اوٹھائے ہین
اونھین مزے کا مہینون مجھے خیال رہا

جنون گھٹا نہ کبھی کم ہوئی پریشانی
تمھاری عشق مین اس دل کا ایک حال رہا

جو ایک دن بھی کہین ساتھ دوستونکی نہسا
وہ غم نصیب ہون برسون مجھی ملال رہا

لگی ہوئی ہے مجھے کربلائی دہن کی یاس
مین اگلے سال چلونگا جو اے سال رہا

مجکو اوس دشت مین لیکر یہ جنون جا پہونچا
آدمی کیا مکان و ہم کسیکا پہونچا

تیرے ہاتھونسے نہ صدما مجھے کیا کیا پہونچا
ابتوای جانِ جہان دل کو نہ ایذا پہونچا

دل فرشتون کی بھی تھرا گئی اللہ ری اثر
میرا نالہ جو سوئے عالمِ بالا پہونچا

اونکی ہاتھونسے ہوا پنجۂ مرجان بھی خجل
نازکی مین نہ کسی حور کا پہونچا پہونچا

جان مجنون کے تن زار مین آئی فوراً
وادی نجد مین جب ناقۂ لیلےٰ پہونچا

جستجو مین تری یہ خاک اوڑائی مینے
کبھی کعبے تو کبھی سوئے کلیسا پہونچا

دم لبون پر تھا مگر آکے جلایا اوسنے
نزع کے وقت مری پاس مسیحا پہونچا

جیتے جی تو نے تو صورت نہ دکھائی ظالم
قبر تک چلکے تو عاشق کا جنازا پہونچا

دیکھیے ایسی ہی صورت تہی مری کیون صاحب
مرگیا آپ کے ہاتھونسے وہ صدما پہونچا

کیون نہ قایل ہون مین اعجاز محمدؐ کا یاس
وہان گئے آپ نہ جبریل بھی جس جا پہونچا

اونکی چھاگل سے بیا رہتا ہی شیون پر پانی
چونک اوٹھے گا جبکا آجائیگا مدفن زیر پا

بیٹھکر گلدار قالین پر یہ کہتا ہی وہ شوخ
دیکھو ہم اس رنگ سے رکھتے ہین گلشن زیر پا

سر چڑھی دنیا اوسی کے جسنے کی اسکی طلب
کیسی قارون کی بڑائی اسنے گردن زیر پا

کچھ عجب اوس شوخ کی اٹکھیلیونکی چال ہی
گاہ اوڑتا ہی کبھی آتا ہی دامن زیر پا

سیر کو دنیا کی گر نکلا ہی تو اے ہوشیار
دیکھکر رکھنا قدم لاکھون ہین دشمن زیر پا

جب نئی پاپوش پہنی یار خوش رفتار نے
عاشقون کی منھ سے یہ نکلا کہ دشمن زیر پا

آہلون مین جوش وحشت سے یہ آتش بھر گئی
کھل کے بہ جائی اگر آجائی آہن زیر پا

تجکو سمجھاتی ہین یہ رفتار کچھ ابھی نہین
جانکر لایا نہ کر عاشق کا مدفن زیر پا

پڑ گئی پا مین حنائی مین جو دھبے نیلگون
لطف ہی پھولی ہین وہان گلہای سوسن زیر پا

ایڑیون تک زلف پہونچی ہی اوٹھالو دوش پر
کاٹ کہاتی ہی جو دب جاتی ہی ناگن زیر پا

یار کے توسن کی شوخی دید کی قابل ہی یاس
روند ڈالا آگیا جب میرا مدفن زیر پا

وہی دل مین تری محفل کا سمان ہی کہ جو تھا
سیر گلشن ہی وہی پھر خفقان ہی کہ جو تھا

یاد کرتے ہین اوسیطرح مری سب احباب
قدر دانون کو وہی لطف زبان ہی کہ جو تھا

پھر وہی جوش جنون پھر وہی وحشت ہی ہمین
پھر وہی دل کو ہمارے خفقان ہی کہ جو تھا

پھر نشانہ مرا دل تیرِ نگہ کا ہوگا ✣ خم ابروئی صنم شکلِ کمان ہی کہ جو تھا
عشق کو مول نہ لونگا نہ لیا ہی مینے محکو سودا یہ اوسیطرح گران ہی کہ جو تھا
حسن میرا ہے نظر یار کو تھی اور نہ ہے صورتِ آئنہ حیران وہ کہان ہی کہ جو تھا
فاش پردا ہو اغیرتِ یوسف کا مرے حسن یوسف وہی رسوائی جہان ہی کہ جو تھا
کیون دل آگے نہی یہ بہن ہوتی تھی کیا تیری یارا اوسیطرح ترا مرتبہ دان ہی کہ جو تھا
پھر وہی ٹٹ ہی مجھی پھر وہی سودا ہی مجھے پھر وہی نام صنم ورد زبان ہی کہ جو تھا
رنج دینے سے نہ باز آیا نہ باز آئے گا یار اوسیطرح مراد اسمن جان ہی کہ جو تھا
کافر عشق اوسیطرح مجھی کہتے ہین سب کعبۂ دل کو وہی شوقِ بتان ہی کہ جو تھا
انتظار آئی کا اونکے مجھی اتنک ہی وہی دل اوسیطرح سو در نگران ہے کہ جو تھا
وہی ہونٹون کو مرا بوسہ نگایا دانا ہی وصل کا تیرے اوسیطرح سمان ہی کہ جو تھا
آدھی رات آگئی وہ دلکی تڑپ ہی تو نہین اشتیاق آنیکا اونکے وہ کہان ہی کہ جو تھا

پہلے تو مرنے کا مرے اب نام ہی لیتے نہین تم
یاس کیون عشق تمھارا وہ کہان ہی کہ جو تھا

عشق اوس پر دغا سے کیجیے کیا ✣ یاس دل بے وفا کو دیجیے کیا
دل کو صدمے ہزار دیجیے کیا آفتِ عشق سر پہ لیجیے کیا
شب فرقت مین جان دیجیے کیا سر پہ سودائے زلف لیجیے کیا
جسکو پروانہ ہو زرا اپنی ✣ جان اوس شمع پر دیجیے کیا
دلِ بے تاب کی کہانی کو ✣ کس سے کہیے بیان کیجیے کیا
جو جسے دے دیا نہ مانگا پھر دے کے دل اونسے پھر لیجیے کیا
جسکو معشوق اپنے منھ سے کہا اے دل اوس کو برائی کیجیے کیا
دلستان سیکڑون اوٹھائی ہین پھر محبت کا نام لیجیے کیا ✣
ماہ کو تیرے رخ سے کیا نسبت اوس سے تشبیہ اسکو دیجیے کیا
نقد دل پہلے دیجیے اپنا مفت اک بوسہ اونسے لیجیے کیا
دھجیان اوڑ گئی ہین وحشت مین دامن زخم دل کو سیجیے کیا
سب نہو یاس ما ہوش اپنا ساقیا پھر شراب پیجیے کیا ✣

دل کا سودا نہ آپ سے ہوگا
جو گران شے ہو اوسکو لیجیے کیا
کچھ نہ پوچھو کہ کیا گذرتی ہے
حال دل کا بیان کیجیے کیا

زلف کے پیچ سے چھٹین کیونکر
پھنس گئے اب تو یاس کیجیے کیا

ہماری دلکی تڑپ کا جو امتحان ہوگا
نہ پھر زمین ہی ہوگی نہ آسمان ہوگا
نوقن مین دلکو پھنسائیگا سبزۂ رخ یار
کوئی گرہی گا خسپوش جب کنوان ہوگا
ہمارے دل کی نہ خواہش کرین حسین کیونکر
متاع نیک کا ہر شخص قدردان ہوگا
یقین ہی ضد سی اوسی باغبان اجاڑیگا
جو باغ مین کہین بلبل کا آشیان ہوگا
یہ ہمسے کہتی ہے عمر قلیل بڑہ بڑہ کر
تمھارا نام بھی اکروز نے نشان ہوگا
دل و جگر تو کیے ابرو و مژہ نے فگار
تمھین بتاؤ کہ اب کسکا امتحان ہوگا
چمن مین بلبل تر جسکو لوگ کہتے ہین
وہ آہ بلبل ناشاد کا دہوان ہوگا
ادائین قتل کرینگی جلائینگی ٹھوکر
قیامت آئیگی وہ شوخ جب جوان ہوگا
بتا دے یار کہ جلوہ کہان رہے گا ترا
مکان دل مرا ہوگا کہ لامکان ہوگا
ملیگا چین ہی سونا نہ بعد مرون بھی
مرا مزار اگر زیر آسمان ہوگا
ہمین ہی اوسے محبت تو اونکو بھی ہوگی
اثر یقین ہے برابر یہان و وان ہوگا
عدم کو لوگ چلین مین بھی چلنے والا ہون
یہ خاکسار بس گرد کارروان ہوگا
وہ آئیگا مری گہر بھی تو غیر کے ہمراہ
مجھے جلائیگا جب یار مہربان ہوگا
کریگی قتل ہمین اوسکی جو ادا ہوگی
جو کہنچکے تیغ تو جھک کر وہ بت کمان ہوگا

کلام یاس کا ہر عیب سے مبرا ہی
نہ اسلئے شعر مین ایطا نہ شائگان ہوگا

بام جب یار تر اطور تجلے ٹھہرا
پھر ترا طالب دیدار بھی موسے ٹھہرا
دیکھتا ہون مین اوسی آڑ مین ہی یار اگر
اوسکا پردا بھی مری آنکھہ کا پردا ٹھہرا
جذب الفت نے دکھایا یہ اثر وصل کی شب
سینہ سینے سے ملا جب تو کلیجا ٹھہرا
دیکھکر ہنستے ہین وہ تار مرے رونے کا
تپلیو نکا مری آنکھو نمین تماشا ٹھہرا
تڑپے جاتا یو ہین جب تک وہ بت آلیتا
خود بخود دل مرا ٹھہرا بھی تو پھر کیا ٹھہرا

اشک قوف ہوی مژگین پلکین جو مری
دیکھنا ان خس و خاشاک سے دریا ٹھہرا

اسقدر ضعف ہوا مجکو تپ فرقت سے
لب تک آتی ہوی نالہ بھی گئی جا ٹھہرا

غیر سے ملکے پھر واہ ری انسانیت
ہم برے ہو گئے آخر وہی اچھا ٹھہرا

جسطرف دیکھیے کچھہ جمع ہین دیوانہ عشق
لکھنؤ کا ہی کو ٹھہرا کوئی صحرا ٹھہرا

یار جبتک رہا پہلو مین یہ تڑپا ہی کیا
اوٹھگیا پاس سے جب وہ تو کلیجا ٹھہرا

کہین بالون کی کہین زخم کی کہین قد کی شبیہ
باغ کا ہیکو ہوا اونکا سراپا ٹھہرا

چین آیا کسی پہلو نہ مجھے فرقت مین
دل تڑپنے لگا جسوقت کلیجا ٹھہرا

یار کے آتے ہی رونا مرا موقوف ہوا
ہی یہ اعجاز کہ بہتا ہوا دریا ٹھہرا

آتی جاتے ہین حسینونکے خیالات امین
دل مرا کا ہی کو ٹھہرا کوئی رستا ٹھہرا

جب مجھے دیکھتے ہین مانگتے ہین دل مجسے
جان کا روگ یہ ناحق کا تقاضا ٹھہرا

خاک مجنون کو یہ حسرت ہی کہ دامن چھوٹے
سارباں آج ذرا ناقۂ لیلے ٹھہرا

مرض ہجر سے فوراً مجھے صحت ہوگی
ایک دم گر مری بالین پہ مسیحا ٹھہرا

یار کو دیکھہ لیا اسنے تصور مین تو کیا
مین تو تڑپا کیا گر دل مرا ٹھہرا ٹھہرا

دیکھتا ہون مین جسے اوسکی نظر پڑتی ہے
خال رخسار صنم آنکھو نکا تارا ٹھہرا

تیرے جلوی نے مرے دل کو غضب تنگ کیا
کشمکش سے نہ تصور بھی سیکا ٹھہرا

حال دل اتو یہ ہی جیسے کہ آپ آئے ہین
اتنے عرصے مین کئی بار یہ تڑپا ٹھہرا

کشتۂ نازدہ ہون جسکی نہین کوئی دوا
دیکھکر مجکو نہ بالین پہ مسیحا ٹھہرا

ضعف مین نبض کے مانند چلا جب گھر سے
درد کی طرح ترا عاشق شیدا ٹھہرا

کیون نہو دید کے قابل ہین طلسمات جہان
یاس جو کوئی ہوا محو تماشا ٹھہرا

کھینچکر قاتل جو ہر قتل خنجر رہگیا
مثل بسمل مین سر میدان تڑپکر رہگیا

آکے شانون تک جو گیسوی معنبر رہگیا
دل نکلنے کو بڑا تھا پر یہ اژدر رہگیا

گردش چشم حسین کا دہیان آکر رہگیا
آج ہم تک آتے آتے دور ساغر رہگیا

بعد مرنے کے نہ باقی زیور و زر رہگیا
دلمین حسرت رہگئی سینے پہ پتھر رہگیا

سانچے اسکے جو تصویر سکندر مٹ گئی
آئنہ اس رنج مین ہو کر مکدر رہگیا

سب مے نالے گئے کسروز گوشِ یار تک
کوئی پہونچا بیٹھ اٹھکر کوئی تھک کر رہگیا

انقلابِ عشق تو دیکھو کہ بزمِ یار مین
گر ہوا سیدھا مقدر دل الٹ کر رہگیا

تھی بس اپنی کفن سے مین لپٹ کر رہگیا
قبر مین اپنی

آج تھا چھاگل پہنکر یار کا قصد خرام
خیر سے پاہوتے ہوتے شور محشر رہگیا

زندہ رکھتی ہے بشر کو صنعت اوسکی بعد مرگ
آئنہ رو شنگر نامِ سکندر رہگیا

فاتحہ پڑھنے کو وہ آئے تھے لیکن پھر گئے
آکے بالین تک ہماری شورِ محشر رہگیا

لاش پر مہجور کی اپنے یہ کہتا ہے وہ شوخ
آپ اسنے جان دی الزام مجھپر رہگیا

عشق مین رخصت ہوئی پہلے مری تاب و توان
روح بھی پھر چل بسی اک جسم لاغر رہگیا

زیست کا باعث ہوا گیسوئے جانانکا خیال
رات کو تن مین ہمارا دم اوجھکر رہگیا

کچھ ہی نہین اوسکے سب عاشق کنارہ کش ہوئے
اک درِ محبوب پر اپنا ہی بستر رہگیا

پیشوائی کو بڑھا تھا یار کی آیا نہ وہ
کچھ قدم دلسے نکلکر شوق باہر رہگیا

میرے پہلو مین تو بیٹھا پر نہ زلفین چھوڑ دین
دل تو لے لیتا مگر یہ چال دلبر رہگیا

حال کھلجاتا خرامان وہ جو ہوتا باعمین
یہ تسگوفہ کہلتے کہلتے اے صنوبر رہگیا

کشتۂ رفتار قاتل ہوگئے اللہ رے دل
اب ہمارا نام بھی تا روزِ محشر رہگیا

یہ نشانی ہے تبون کے عشق کی بعد فنا
لوح مرقد کے نہین چھاتی پہ پتھر رہگیا

کیون نہ پڑجاتی کشاکش مین بچارون قت قتل
دلمین کچھ قاتل کھینچا کچھ کسک خنجر رہگیا

یاس اسی کا نام ہے جذبِ محبت خلق مین
قتل جب مین ہو چکا قاتل تڑپ کر رہگیا

جانان سے بیقراری باطن جتائین کیا
سینے مین دل تڑپتا ہے اسکو دکھائین کیا

زخمون پہ زخم نشتر مژگان کے کھائین کیا
دکھتے ہوئے جگر کو ہم اے دل دکھائین کیا

ہم کیا کہین وہ غیر کی جانب رجوع ہین
سنتے نہ ہون تو حال دل اونکو سنائین کیا

پھر دیکھیے رہے نہ رہے یہ نگاہِ لطف
وہ پوچھتے ہین حال دل اونسے چھپائین کیا

گلشن مین کیون گلونکے گریبان چاک ہین
دستِ جنون نے پھاڑی ہین انکی قبائین کیا

مستون کی بڑ سے حضرتِ واعظ خموش ہین
یہ محو سنا رہے ہین وہ انکو سنائین کیا

پہلے ہی اوسسے کہدیا سب اپنے دل کا حال
جو بات تھی بگڑ گئی اوسکو بنائین کیا

ساقی کسی کے چلو نمین ہمنے پی ہے مے
جام و قدح تری یہ نظر مین سمائین کیا

تڑپا ہی دل تو اوسسے ہوا ہی ضرور وصل
جس شی کا تجربہ ہو اوسی آزمائین کیا

دل لیکے اپنے چاہنے والوسے بولے وہ
عاشق ہین جھوٹ سچ کی ہمین آزمائین کیا

یار آہ گرم کھینچ کے رو مین فراق مین
اورون کی طرح ہم بھی لگائین لگائین کیا

آہین جو بھر رہا ہون تو مہکینگے داغ دل
دیکھو تو رنگ لاتی ہین اب یہ ہوائین کیا

کیا خاکساریون نے دکھائی ہین رفعتین
یہ آسمان میری نظر مین سمائین کیا

تل بھر بھی اوسکے جلوسے خالی نہین جگہ
آنکھون مین اپنے اوسکو جو ہم بھر سمائین کیا

صدمے ہمیشہ پائے حسینونکے ہاتھ سے
ای یاس پھر کسی سے بھلا دل لگائین کیا

پھر مرے دلکو دکھانے لگا ابرو تیرا
دیکھ پھر نیش زنی کرتا ہے بچھو تیرا

بدر سے کم نہین ای رشک قمر رو تیرا
لیلۃ القدر مری حق مین ہر گیسو تیرا

او صراحی کسی میخوار کا گھٹجائے نہ دم
رنگ لائے نہ کہین بزم مین اچھو تیرا

مر گیا وہ جسے ابرو نے تیرے چھیڑ دیا
زہر رکھتا ہی قیامت کا یہ بچھو تیرا

کیا بھلا گل سی غرض سیر چمن کو کیون جائین
ہے ہمین مد نظر عارض خوشبو تیرا

کو بکو خوب کیا تو نے اوسے سر گردان
اب تو قابو تیرا

اک شجر کے لیے یہ شور و فغان ای قمری
سر پھراتا ہے مرا نالہ کو کو تیرا

دل مرا چھین لیا مجکو کیا سودائی
اک بلا ہو گیا میرے لیے گیسو تیرا

چھان دیکھے وہ تجھے تیر نظر سے ای دل
کوئی پہلو نہ بچے گا کسی پہلو تیرا

چشم فتان نے تری مار لیا دلکو مرے
صید کرنے لگا اب شیر کو آہو تیرا

کسی پہلو نہ قرار آئیگا عاشق کو ترے
غیر بیٹھا ہے دبائے ہوئے پہلو تیرا

تو نے ٹھنڈا نہ کیا جل ہی گئے پروانے
شمع بیکار ہے ہر ایک پہ آنسو تیرا

کیون شکایت نکرون اپنے مقدر کی مین
زیر سر غیر کے ہے تکیہ زانو تیرا

صبر کر اے دل مضطر نہ تڑپ تو اتنا
آج بس جائے گا اوجڑا ہوا پہلو تیرا

آزمایش جو ہی منظور مری او قاتل
تیر بھی تولتا ہے ہو کے ترازو تیرا

رحمت حق ترا رونا ہے پیے عاشق زار
عطر کا فوم ہے ہر ایک پہ آنسو تیرا

صبح کو اوٹھکے نہ دیکھون کبھی خورشید کا منھ
گر رہے پیش نظر آئینہ رو تیرا

یا تو وہ آئین نہین ترک کر الفت ایدل
آج ہو جاے یہ قصہ کہین یکسو تیرا

تیری آنکھون کی محبت نے کیا دلمین اثر
چلگیا خانۂ اللہ مین جادو تیرا

ہے شروع اسکو جنون آئی ہے جو فصل بہار
سر و سودا کرتا ہے پھر عاشق گیسو تیرا

قتل پر دے سے کیا لب سے جلایا اے دل
ہو گیا تجکو مسیحا وہ ہلاکو تیرا

اے پری حسن تڑپتا ہو نمین مچھلی کی طرح
یاد آجاتا ہے جسدم کوئی باز و تیرا

باغ مین سیر جو کی ہمنے گل و سنبل کی
کہین عارض نظر آیا کہین گیسو تیرا

منفعل ہو کے گنا ہونپہ ذرا رو تو سہی
نار دوزخ کو بجھا دیگا یہ آنسو تیرا

اب تو آرام سے اے یاس بسر ہوتی ہے
ہم بغل رہتا ہے وہ یار پری رو تیرا

جب نظر سلسلۂ زلف سیہ فام آیا
مرغ دل میرا یہ سمجھا کہ یہ دام آیا

لاکھ ہو تمپہ جفا صبر و تحمل کرنا
دل یہ لیکر ترے سرکار کے احکام آیا

دل وحشی مرا پھولا نہ سمایا برمین
جام مے لیکے جو مین ساقی گلفام آیا

آمد و رفت عدم سے ہے جہان مین یکسان
صبح کو ایک گیا ایک سر شام آیا

جگر و قلب سے اسکندر و جمشید ہو نمین
میری حصے مین یہ آئینہ تو یہ جام آیا

ابتدا مین ہوئی خوش رنج و الم پھر دیکھے
یہ نظر عشق کے آغاز کا انجام آیا

وصل کی شب ہے وہ لپٹی ہوئی ہین سینے سے
دل بیتاب تجھے آج تو آرام آیا

عشق نے ہمکو جوانی مین مٹایا افسوس
عیش کی رات ہمین موت کا پیغام آیا

آزمایا جگر و دل کو بہت فرقت مین
وقت بد مین نہ کوئی دوست مرے کام آیا

جانفشانی یہ کرے لاکھ مگر کچھ بھی نہین
آیا عاشق پہ تو معشوق کا الزام آیا

دن جوانی کا بھی گذرا شب پیری ہے قریب
چونک اے یاس کہ خورشید لب بام آیا

وہ قاتل جو مرے سر کو جدا کرتا
تو رنگین ہاتھ اوسکے خون مرا مثل حنا کرتا

اگر مین جان دیکر عشق گیسوے رسا کرتا
پریشانی سوا ہوتی مین دیوانہ رہا کرتا

کشش ہوتی ہے اکثر آہ کی تاثیر سے پیدا
اگر نالہ نہ کرتا مین شب فرقت تو کیا کرتا

قیامت چال ہی بوٹا سی قد پر اُس پری کی
زرا قد اور بڑہ جاتا تو پھر محشر بپا کرتا

بہار آئی ہی اے صیاد گل پھولے ہین باغون مین
چمن کو دیکھتے ہم بھی جو تو ہمکو رہا کرتا

بجھاتا گرنہ آب تیغ سے تو آتش دل کو
دُہوان برسون ہماری قبر سے ہم اُٹھا کرتا

تبو نکا عشق گر ہوتا تو پھر ایمان کہتے ہم
ہماری حق مین آگے چاہتا خونخوار خدا کرتا

عبیر و عود و عنبر بھی بہونچے اوسکی خوشبو کو
اگر اوس زلف کو مین مشک کہتا کیا خطا کرتا

ہزارون فلسفین دین چار ہی دنکی محبت مین
نہین معلوم آگے یار میری حق مین کیا کرتا

محبت خوب چھوٹی یاس ایسے بیمروت سے
نہین تم نالے کرتے سامنے وہ بت ہنسا کرتا

اے پری کون تری زلف کا شیدا نہوا
کسکو وحشت نہوئی کسکو یہ سودا نہوا

قصر پر اوس بت بیمہر کا جلوا نہوا
یار کا بام کبھی طور تجلی نہوا

کسکو دنیا مین تری زلف کا سودا نہوا
کو بکو کون ترے عشق مین رسوا نہوا

کونسا راز نہ اوس بت نے چھپایا مجھسے
کونسی بات تھی جس بات کا پردا نہوا

دیکھا محفل مین جو تیرا رخ عالم افروز
کبھی دلسوز نہ پھر شمع کا پروانہ ہوا

ہر طرف لیلی و مجنون کی طرح شہرا ہے
کس جگہ میرے ترے عشق کا چرچا نہوا

کسلیے مین قد و قامت کو قیامت نہ کہون
کس جگہ حشر تری چال سے برپا نہوا

کب بہار آئی چمن مین کہ گریبان نہ پھٹے
کونسی فصل مین دو چار کو سودا نہوا

دیکھکر آنکھون سے جلوا ترا اے رشک پری
وہ بشر کون تھا جو محو تماشا نہوا

تپ فرقت سے جلا دل ہی جگر ہی برسون
سوز غم پر مرے سینے سے ہویدا نہوا

رات دن لوگ پس و پیش چلے جاتے ہین
بند صحرائے عدم کا کبھی رستا نہوا

صفت بوئے گل آغوش مین آیا نہ دہ گل
وا کبھی غنچۂ دل کا مرے عقدا نہوا

بات کچھ یار نے جب کی تو اشارون مین ہی کی
ہم سخن یون وہ ہوا مجسے کہ گویا نہوا

بے طلب دیتا ہی ہر ایک کو تو ایسا ہی
بند دم بھر بھی ترے فیض کا دریا نہوا

تیرہ و تار ہی کیا روز فراق مہرو
اسطرح رنگ کسی شب کا بھی کالا نہوا

ذلت و خواری و رنج و الم و رسوائی
ہوگا کیا کیا نہ ترے عشق مین کیا کیا نہوا

اے طبیبو ہوئین کیا کیا نہ دوائین میری
مرض عشق سے پر مجکو افاقا نہوا

ابکی وحشت تو ہوئی مجکو مگر ضعف رہا
چاک ہاتھون سے مرے دامنِ صحرا نہوا

تو مسیحا تو ہی مشہور مگر فائدہ کیا
تیرا بیمار ہوا جو کبھی اچھا نہوا

توڑے گلچین نے تری سامنے گلہائے چمن
درد دلمین ترے اے بلبلِ شیدا نہوا

کارگر اور طبیبون کی دوا کیا ہوتی
تیرا بیمار مسیحا سے بھی اچھا نہوا

دلمین لیلی کے نہ کی اپنی جگہ اے مجنون
ارے وحشی تجھے اس باتکا سودا نہوا

خاک چھانا کیے ہم بادیہ پیمائی مین
دامن جامۂ وحشت کبھی میلا نہوا

یاس دل دیدیا کیون دستِ ہرجائی کو
وہ تمھارا بھی نہوگا جو کسیکا نہوا ؛

وحشی کیا کبھی کبھی حیران بنا دیا
دیوانہ تمنے مجکو مری جان بنا دیا

اوس زلف وخط کو سنبل وریحان بنا دیا
چہرے کو اوسکے حق نے گلستان بنا دیا

افشان لگا کے یارنے ماتھے پہ دیکھنا
کس حسن سے قمر کو زر افشان بنا دیا

بکھرا کے زلف چاند سے چہرے پہ یارنے
بیٹھے بٹھائے مجکو پریشان بنا دیا

تیار جب ہوا مرے یوسف کا پیرہن
گردون نے ماہِ نو کو گریبان بنا دیا

یوسف کیطرح تم ہوئے مشہور جابجا
عشاق نے تمھین مہِ کنعان بنا دیا

رو کر فراقِ یار مین دریا بہائے ہین
دامن کو اپنے ابر کا دامان بنا دیا

فرقت مین یادِ گوہرِ دندانِ یارنے
عاشق کی چشمِ تر کو دُر افشان بنا دیا

فصلِ بہار مین مرے اشکونکی فیض نے
دشتِ جنون کو رشکِ گلستان بنا دیا

دکھلا کے اپنے روئے مصفا کو یارنے
لو دل کے آئینے کو بھی حیران بنا دیا

زخمی دل اوسکا ہوگیا جسپر نگاہ کی
نوکِ مژہ کو یارنے پیکان بنا دیا

فرقت مین یادِ مصحفِ رخسارِ یارنے
عاشق کے دل کو حافظِ قرآن بنا دیا

اندھیر ہوگیا کہ جدا ہوکے یارنے
روزِ وصال کو شبِ ہجران بنا دیا

وہ نغمہ سنج ہون کہ مرے ہمچھون نے یاس
گلشن مین بلبلون کو غزلخوان بنا دیا

جب کوئی جنسِ ہنر کا قدردان ہو جائیگا
اتوار زلفی ہے پھر سودا گران ہو جائیگا

برق کا جب بیقراری پر گمان ہو جائیگا
ابر میری آہِ سوزان کا دھوان ہو جائیگا

آمد اوس مہ کی ہوئی گھر آسمان ہو جائیگا
راستا میرے مکان کا کہکشان ہو جائیگا

دل جو تڑپے گا مرا برہم جہان ہو جائیگا
یہ زمین اوپر تو نیچے آسمان ہو جائیگا

میری قسمت مین کسیصورت نہ راحت ہے نہین
دوست تو ہوگا تو دشمن آسمان ہو جائیگا

ہے ابھی تمسن مگر نخوار یان آفت کی ہین
قتل ہونگے سیکڑون جب وہ جوان ہو جائیگا

فصل گل آئے تو وحشت تو ہے دمجھے
دیکھنا سب کاروان غم کاروان ہو جائیگا

کیا خبر تھی آکے پھر جائیگا غیر ونمین وہ بدست
وصل بھی اوسکا نصیب دشمنان ہو جائیگا

عقدہ کھلجائیگا با تو نمین دہان تنگ کا
راز پنہان اونکا عاشق پر عیان ہو جائیگا

مثل مجنون ہونگی اپنے عشق کی بھی شہر مین
رفتہ رفتہ یہ بھی قصہ داستان ہو جائیگا

وصل اوس گل کا تمنا ہی تو ہے ہمکو مگر
ہر ورق اوسکا گلستان بوستان ہو جائیگا

جستجو اوس شوخ کی ہوگی بعد مرگ
خاک ہوکر جسم گرد کاروان ہو جائیگا

گریہ مین چندی رہے گی قوت دست جنون
یہ گریبان تا بدامن دبیان ہو جائیگا

عشق مین تیری اوٹھائی ہین جو صدمے پوچھ لے
یہان گواہی کو زمانہ یکزبان ہو جائیگا

نالہ سوزان جو سر کھینچے گا مجھ غمناک کا
آسمان کے پار اونکا دہوان ہو جائیگا

نقد جان جب سنکے دیوانی نثار عشق مین
پھر بہت اس صف کا سودا گران ہو جائیگا

بزم مین رونق لگین گے وہ جو اہل درد ہین
ذکر میری نامراد یکا جہان ہو جائیگا

قمریون کی جان پر بنجائیگی اوسکے بغیر
باغ سے وہ سرو قد جسدم روان ہو جائیگا

ضعف ایسا ہی رہا چندی تو سر کا بوجھ کیا
جامۂ ہستی بھی اس تن پر گران ہو جائیگا

سر بھی کاٹو وفاداری ہماری دیکھیہ لو
کیا یہ کہتے ہو کہ اکدن امتحان ہو جائیگا

صورت بلبل غزلخوان کون ہوگا اسطرح
یاس گلزار جوانی جب خزان ہو جائیگا

حشر کے دن پرسش اعمال ہوگی یاس جب
ہر سر مو جسم پر اپنے زبان ہو جائیگا

مہربان مجھپر جو وہ رشک قمر ہو جائیگا
میری گھر مین بھی کسی شب جلوہ گر ہو جائیگا

طول ہجر یار کیونکر مختصر ہو جائیگا
اکدن گذرا تو مجھکو سال بھر ہو جائیگا

آتش الفت کا گر ظاہر اثر ہو جائیگا
اشک ہو آنکھون سے ٹپکے گا شرر ہو جائیگا

سوز دل کا میری آہ مین اثر ہو جائیگا
ورنہ آتے آتے نالہ شرر ہو جائیگا

جو بخشش گریہ دکھائیگی ہمیں ابر لطف کا
روتے روتے دیدۂ تر ابتر ہو جائیگا

تیز ہوتی جائیگی آتش فراق یار کی
بڑھتے بڑھتے داغ دل میرا شرر ہو جائیگا

باغبان آئی خزان فصل بہاری چل بسی
بوئے گل کے قافلے کا اب سفر ہو جائیگا

کم نہ ہو جائیگی بوسونسی یہ دولت حسن کی
بولیے کیا آپکا ایمان ضرر ہو جائیگا

میرے غم میں خاک اڑائیگی صبا صرصر و شام
نخل ماتم باغ میں ہر اک شجر ہو جائیگا

خاک ہو جائیگی خوشبوئے عبیر و عود و مشک
ذکر اوس زلف معنبر کا اگر ہو جائیگا

کیوں نہو افتادگی پہ ہمیں انسان کی لیے
گر پڑیگا جس گھڑی پختہ ثمر ہو جائیگا

وصف ندان میں در مضمون ہو گر دستیاب
مصرع موزون ہر اک سلک گہر ہو جائیگا

ہچکیاں آئیں جو فرقت میں تو مر جائینگے ہم
کوس رحلت بجتے ہی اپنا سفر ہو جائیگا

فکر مضمون میان یار میں جائیگی جان
جادۂ ملک عدم موئے کمر ہو جائیگا

بعد مرنیکے بھی جائیگی نہ گردش بخت کی
کاسۂ سر کاسۂ دریوزہ گر ہو جائیگا

وصل ہوگا ایک دن کہتا رہا ہے یاس کیوں
یہ زمانا ہجر جانان کا بسر ہو جائیگا

محبت کا مری آخر یہ انجام ہونا تھا
تمھیں مشہور ہونا تھا مجھے بدنام ہونا تھا

پھنسا ہے دل مرا اوس گیسوئے پیچاں کی پھندے میں
مری تقدیر میں آخر اسیر دام ہونا تھا

مری دلکو مجازی سے حقیقت ہو گئی حاصل
یہی اس عشق کے آغاز کا انجام ہونا تھا

رہیں محروم ہمسے ست اک جام صبوحی کو
یہی دوری میں تیری ساقی گلفام ہونا تھا

چلے آئے جو در وصل تھا یہ امر تقدیری
تمھارا نام ہونا تھا ہمارا کام ہونا تھا

ہوئے دو چار ہی اس ابرو خمدار کے کشتے
تری تلوار سے سفاک قتل عام ہونا تھا

ادھر تو نے صدا دی وصل کی شب میں ہوسل
تجھے پر خون مرا ای مرغ بے ہنگام ہونا تھا

رہینگے تا قیامت قبر میں ہم یہ نہ سمجھے تھے
یہی منزل یہ دنیا کا سفر اتمام ہونا تھا

بہلایا بلقاسم جاتی ہی تمنے اپنے عاشق کو
ہمارے اور تمھاری نامہ و پیغام ہونا تھا

پھونکیگر تابہ گیسو جان آخر کھوئی اس دل نے
چراغ زندگانی گل قریب شام ہونا تھا

عدم سے آکے دنیا میں اوٹھائی رنج و غم کیا کیا
مسافر کو اسی منزل پہ بے آرام ہونا تھا

نہ یہ سمجھا تھا میں فرقت میں میری جان جائیگی
تمھارا وصل مجکو موت کا پیغام ہونا تھا

خیالِ رخ مین گر تڑپون تو الجھون بار گیسو مین
یہی ہر صبح ہونا تھا یہی ہر شام ہونا تھا

محبت کے تو اب صدمے ہین اور ایذا یہ ایذا ہی
وہ دل ہو چکا قسمت مین جو آرام ہونا تھا

گئی جان حزین جو یاس کی تیری محبت مین
اسی مین کام اسکا اے بتِ خود کام ہونا تھا

تجھے اے دل جو محو روئے آتشناک ہونا تھا
تو جل جلکر محبت مین کسی کی خاک ہونا تھا

تجھے اے شہسوارِ حسن اگر سفاک ہونا تھا
تو میری سر کو پہلے بستۂ فتراک ہونا تھا

پڑا رہتا ہے کیون اس تنگنائے دہر مین برسون
تجھے اے تو مین عمرِ روان چالاک ہونا تھا

اگر تقدیر مین جلنا بدا تھا عشق جانان مین
تن کاہیدہ کو اپنی خس و خاشاک ہونا تھا

جلاتی بھی ہمین کشتہ جو کرتی خال لب اوسکے
کبھی تریاق بھی بنتی اگر تریاک ہونا تھا

محبت قیس کی لیلی کے دلمین یون اثر کرتی
بھٹکتا تھا بیان گریبان جگر کو چاک ہونا تھا

بگولے کی طرح صحرا بصحرا کیون پھرا مجنون
اسی لیلی ہی کے کوچہ مین مشت خاک ہونا تھا

محبت مین ہوئی شہرت کا باعث اپنی گمنامی
ہمارا نام مٹ مٹ کر تہ افلاک ہونا تھا

جو فصل گل مین وہ آراستہ کرتے ہین زلفونکو
گریبان کو مری یہان جمع و خود صد چاک ہونا تھا

خدا کا گھر ہی تو یادِ بتان کو کیون جگہ دی ہی
تجھی تو دل ان جھگڑونسے بالکل پاک ہونا تھا

نہ تھی دلربا جب تم تو پھر شرم و حیا کیسی
نگاہ ناز کو اے شوخ کچھ بیباک ہونا تھا

اسی کہتے ہین مستی مین پرستی کے یہ معنے ہین
مٹے پر بھی سبو و خم کی ہمکو خاک ہونا تھا

طبیعت مین ہو جسکے بخل دنیا اوسکی ہوتی ہی
مقرر اہل زر کو صاحب امساک ہونا تھا

محبت کی تھی منے اور ہی کچھ جان کر تجھسے
مری قسمت سے او ظالم تجھے سفاک ہونا تھا

تری ہستی کا باعث یاس انہین کی ذاتِ اقدس ہی
زبان پر ہر گھڑی وصفِ شہِ لولاک ہونا تھا

جناب عشق مین ایسا مین باریاب ہوا
زبان خلق سے عاشق مرا خطاب ہوا

وہ گلعذار حسین مین جو بے نقاب ہوا
ہر ایک گل کو خجالت ہوئی حجاب ہوا

ادا و ناز مین ہر ایک لاجواب ہوا
بتون کا حسن زمانے مین انتخاب ہوا

فراقِ یار مین کھینچی جو آہ آتشبار
فلک پہ دودِ جگر پھیلکر سحاب ہوا

فقیر کا نہ کیا روسوا اے شہِ حسن
ہمین جو دید یا بوسہ تمھین ثواب ہوا

عبث سوال ہی تیرا نہ پا سکا بوسہ
یہ سبکو یار کی سرکار سے جواب ہوا

دہن کے وصف مین کیا کیا نہ نکتہ چینی کی
غزل مین شعر ہوا جو وہ انتخاب ہوا

نکیون جلا ہو حسینون سے چال ڈھال تری
انکو کہا حسن نرالا ترا شباب ہوا

مدام جام پہ ہم جام مے کے پیتے ہین
فلک کا دور ہمین دور آفتاب ہوا

مسافران عدم کی یہ پہلی منزل ہے
لحد مین جا رہی جب بہا نسے یا تراب ہوا

مثال چشم ہوا سیہ دور ساغر مے
شراب خانے مین کیسا یہ انقلاب ہوا

لکھی جو فصل کوئی ہمنے وصف گیسو مین
یہ طول ہو گیا آخر کہ ایک باب ہوا

فراق مین اسی عادت ہی کچھہ تڑپنے کی
ہٹے وہ پاس سے اور دلکو اضطراب ہوا

اوٹھے قدم سو ملک عدم فراق مین یاس
وصال یار کا مضمون نہ دستیاب ہوا

کیا اثر ہی اس تری نازکبدن تصویر کا
خود بخود ای گل معطر ہی چمن تصویر کا

ہی عیان اب تک شبیہ قیس سی جوش جنون
پیرہن سے پرزے پرزے ہو رہا ہی پیرہن تصویر کا

میری دلمین سکیڑون ہی گلرخونکا ہی خیال
ایک آئینے مین پھولا ہی چمن تصویر کا

جب گئی شہرون مین کھنچکر تری رخ کی شبیہ
مر گیا دیکھنے والا بانکپن تصویر کا

دیکھ لے شوخی اگر چشم سیاہ یار کی
سر جھکا لے شرم کی ماری ہرن تصویر کا

کلک مانی سی تیرے گیسو کی مشکین کھنچ گئی
مول ہی اب حاصل ملک ختن تصویر کا

نقش یون لوح دل عاشق پہ ہی تیری شبیہ
صفحہ قرطاس ہی جیسے وطن تصویر کا

مین وہ دیوانہ ہون گر تصویر ہی میری کھنچی
دیکھیان اوڑ اوڑ گیا ہے پیرہن تصویر کا

نقش حیرت ہی شبیہ بنگیا وہ مٹ گیا
ایک عالم ہے تہ چرخ کہن تصویر کا

حال مجنون یاد آجاتا ہی رو دیتا ہون مین
دیکھتا ہون جب کبھی دیوانہ پن تصویر کا

ہر غزل مین کھینچکر عشق و عاشق کی شبیہ
رنگ دکھلاتی ہین ارباب سخن تصویر کا

بوسہ لب کا زبس انکار رہتا ہے اوسے
دیدہ عاشق سی پنہان ہی دہن تصویر کا

جب کیا دلمین تصور سامنے دیکھا تجھے
کھینچنا مشکل نہین ای گلبدن تصویر کا

کھنچگئی ہی ساتھ جو میری اوداس کل کی شبیہ
تنگ ہی بالیدگی سی پیرہن تصویر کا

کسقدر چہرہ ترا رنگین ہوا ای گلعذار حسن
ہو گیا ہی آئینہ رشک چمن تصویر کا

دور کیا گر پاس ہو عاشق کی اور اوسکی شبیہ
چوم لے تصویر چپکے سے دہن تصویر کا

یاس نہ رنگین بنائی سنکے سب جیران ہین
بنگیا ہے مجمع محفل چمن تصویر کا

اگر دل محو چشم و گیسو جانا نہ ہوجاتا
کبھی مستانہ ہوجاتا کبھی دیوانہ ہوجاتا

اگر دلکو خیال نرگس مستانہ ہوجاتا
ابھی لبریز میری عمر کا پیمانہ ہوجاتا

نہ بنتین یار کی زلفین مین دیوانہ ہوجاتا
خلل ای مشاطہ بہتر تھا جو تیرا شانہ ہوجاتا

نہین انسانیہ کچھ موقوف پر یونکو جنون ہوتا
تمھاری زلف کو جو دیکھتا دیوانہ ہوجاتا

محبت ہی بری شی دل جگر سی پھر شکایت کیا
سمجھتے ہم جسے اپنا وہی بیگانہ ہوجاتا

سوے صحرا نکلجاتی اگر ہم جوش وحشت مین
یقین ہی قیس سی ہمسے بڑا یارانہ ہوجاتا

محبت ہی دلمین چشم کے ساغر جھلکتے ہین
جہان مین رند مشرب بیٹھتا میخانہ ہوجاتا

جہان ہوتا اوڑاتا خاک مجنون عشق لیلی مین
اگر یہ شہر مین رہتا وہین ویرانہ ہوجاتا

چھپا رکھتا نہ مین دلمین اگر راز محبت کو
مرا قصہ بھی اورون کی طرح افسانہ ہوجاتا

لگک کر پاؤن تک زلف رسا محشر بپا کرتی
دل صد چاک سی میری جو ہمین شانہ ہوجاتا

اگر تاثیر کرتی الفتا اونکی چشم میگون کی
تامل ہمین کیا مشرب مرا رندانہ ہوجاتا

نہ رکھا خالی نیے دلکو اوس بت کے تصور سے
مکان برباد تھا رخصت جو صاحبخانہ ہوجاتا

غزل لکھتے جو ہم اوصاف ساقی مین عجب کیا تھا
قلم ہی صفحہ قرطاس پر مستانہ ہوجاتا

زمین کو تخت کردیتی فلک کو تاج اگر الفت
فقیر و بیکا تری سامان انہی شاہانہ ہوجاتا

ہوس رہتی نہ یکی جب ہمین غنچے نظر آتے
بہار آتے ہی کل صحن چمن میخانہ ہوجاتا

نہ کچھ پیتا نہ کچھ کہتا سوا رونے کی فرقت مین
ہر اک آنسو کا قطرہ مجکو آب و دانہ ہوجاتا

جو اپنا شعلہ رخ آپ کہلاتے نہ محفل مین
تو ہر پروانہ شمع رخ کا بے پروانہ ہوجاتا

لگاتا تھ گر تیری قبا کو غیر محفل مین
ابھی تو جامے سے باہر ترا دیوانہ ہوجاتا

نشانہ دل نہوتا یار تیرے تیر مژگان کا
جو ابرو مین شکن پڑتی کمان نہ چلتا ہوجاتا

ہر اک پر ہوتی کیفیت عیان یوسف زلیخا کی
جو مجیر والہ و شیدا مرا جانا نہ ہوجاتا

سر مجلس اگر اکثے نہ رندون کو اگر واعظ
ہمارے اور انکے پھر تو اک یارانہ ہوجاتا

محبت ان بتون کی گر اثر اپنا دکھا دیتی
یقین ہی پھر مزاج اپنا بھی معشوقانہ ہوجاتا

سمجھتا نہین مجھی حاصل ہوئی معراج دنیا مین
جو دم بھر جلوہ گاہ اونکی مرا کاشانہ ہوجاتا

جو اونکو ہمسے ملتے سامنے غیرونکی شرم آتی
دل محزون ہمارا اونکا خلوتخانہ ہوجاتا

جو کرتے جمع معشوق حقیقی و مجازی کو
تو دل کعبہ کبھی بنتا کبھی بتخانہ ہوجاتا

تجھے اوروں کی الفت کا نہوتا نشہ گر زاہد
در ساقی کو ٹھکراتا ترا میخانہ ہوجاتا

قریب آیا ہوئی سب برہم محشرت درہم و برہم
جہان یہ بوم جاتا اوس جگہ ویرانہ ہوجاتا

ہماری اور تمھاری عاشقی کا ذکر گر چلتا
حدیث غم کہین ہوتا کہین افسانہ ہوجاتا

جب اپنا دل ہی ہمکو چھوڑ بیٹھا اوسکی الفت مین
شکایت کچھ نہ تھی گر یار بھی بیگانہ ہوجاتا

دل وچشم اپنے کام آئے ہوا ترا بادہ نوشی مین
صراحی کوئی بنجاتا کوئی پیمانہ ہوجاتا

بناتی مرہم زخم کو چشم سیاہ یار سودائی
کچھ ایسی گرد شین دیتی کہ یہ دیوانہ ہوجاتا

پریشان حالی اپنی دل کی مین کچھ بھی اگر لکھتا
مری دیوان کو جو دیکھتا دیوانہ ہوجاتا

اگر کچھ دن یوہین ای یاس مشق شعر رہ جاتی
یقین ہے پھر سخن تیرا بھی اوستادانہ ہوجاتا

امتحان گاہ مین مین ہوکے جو بسمل تڑپا
لوٹنے پر مری دل تمام کی قاتل تڑپا

رہ گئے اوٹھکے جو پہلو سے مرا دل تڑپا
چھٹ گیا صاحب محمل سے تو محمل تڑپا

ہے اسی حسرت دیدار دکھادے صورت
اپنے مجنون کو نہ ای صاحب محمل تڑپا

ہجر جانان مین ہوا دل بھی عجب اوس سے
اپنے ہمدم کے لیے کیا ترا بیدل تڑپا

کھینچ ای کوچہ محبوب مجھے اپنی طرف
اب مسافر کو نہ ای دوری منزل تڑپا

الفت ابرو قاتل کی عجب ہے تاثیر
دل جو تڑپا بھی مرا صورت بسمل تڑپا

عاشقون نے جو ترا جلوہ رخ دیکھ لیا
مثل پروانے کے ہر سمت سر محفل تڑپا

ہجر جانان مین جگر پہلے تو بیتاب رہا
یہ تڑپنے سے جو ٹھہرا تو مرا دل تڑپا

پاس یہ تھا کہ کہین خون کی چھینٹین نہ پڑین
مین ادب سے نہ تہ خنجر قاتل تڑپا

جذب الفت نے دکھایا یہ اثر مقتل مین
سر میدان کہین قاتل کہین بسمل تڑپا

ڈھونڈتا پھرتا ہون مین جوش شہادت مین تجھے
اب نہ مشتاق کو اسے کوچہ قاتل تڑپا

ہون مین بیتاب سیاہی شب فرقت سے
اس اندھیری مین نہ تو ای مہ کامل تڑپا

جسکو الفت ہو کسی سے اوسے پھر تاب کہان
پہلو غیر مین بیٹھے وہ مرا دل تڑپا

خوب ہی ساتھہ دیا اسنے مرا الفت مین
جب مین تڑپا کبھی اے یاس مرا دل تڑپا

دل جب سے محوِ زلف گرہگیر ہوگیا
دیوانہ تھا کہ بستۂ زنجیر ہوگیا

اسطرح ضعف پاؤن کی زنجیر ہوگیا
کوچے مین یار کے مین زمین گیر ہوگیا

یہ محوِ دید زلفِ گرہگیر ہوگیا
آنکھون کا حلقہ حلقۂ زنجیر ہوگیا

مکتوب یار کا خطِ تقدیر ہوگیا
سمجھے اسٹ اودھر سے جو تحریر ہوگیا

برسون سے عشق ہی خمِ ابرو و زلف کا
یہ طوق ہوگیا تو وہ زنجیر ہوگیا

مجکو دیے فلک نے جوانی مین ایسے رنج
پیری نہ آنے پائی کہ مین پیر ہوگیا

ترچھی نظر نے مارا و تار اتری اسسے
ہو جب خونِ عاشق دلگیر ہوگیا

خاموش مجکو دیکھہ کے کہنے لگا وہ شوخ
تھا آدمی پر اب تو یہ تصویر ہوگیا

اوس ترک چشم کا کوئی دیکھے تو بانکپن
سرمے کا خط کھنچا تو وہ شمشیر ہوگیا

جوہر دکھائے اپنے جو پیرِ یکے ضعف نے
جھک جھک کے قد مرا خمِ شمشیر ہوگیا

ایسا ملایا مجکو مقدر نے خاک مین
آخر کو خود مٹی ہوئی تقدیر ہوگیا

باغ جہان سے ایسی گئی کچھہ شگفتگی
پہلو مین دل بھی غنچۂ تصویر ہوگیا

قاتل نے میری لاش پھرائی گلی گلی
مرنے پہ بھی مین شہر مین تشہیر ہوگیا

نیرنگ یہ دکھائے مقدر کے پھیر نے
پامال گردشِ فلکِ پیر ہوگیا

مین جسکو دیکھتا ہون وہ عاشق ہی یار کا
عالم فریبِ حسن جہانگیر ہوگیا

ایسا بٹھا دیا اسے آنسو نکلے جوش نے
پہلو مین دل گری ہوئی تعمیر ہوگیا

نازک وہ تھا تو مجکو کیا غم نے ناتوان
آخر کو خود مین یار کی تصویر ہوگیا

ایسا جنون نے مجکو کیا زار و ناتوان
مجنون کی اک مٹی ہوئی تصویر ہوگیا

وحشی کی اپنے آپ نخافت تو دیکھیے
اک تارِ زلف پاؤن کی زنجیر ہوگیا

دیکھا تھا شب کو وصل سحر کو وہ آملے
خود میرا خواب ہی مجھے تعبیر ہوگیا

مرنے کے بعد ہوگئی مٹی مری عزیز
رہنا کسی کے کوچے مین اکسیر ہوگیا

سیدھی کسی طرح نہین ہوتی نگاہِ یار
برگشتہ ہوکے وہ مری تقدیر ہوگیا

میرے دلِ ضعیف مین جو آبلہ پڑا
تجھسے بلند اے فلکِ پیر ہوگیا

رتبہ ملا شہید کا بسمل بھی ہم ہوئے
ہونا تھا جو وہ بس دم تکبیر ہو گیا

حسن اور رنج کا بڑھ گیا سبزی کی وجہ سے
خط مصحفِ جمال کی تفسیر ہو گیا

تو نے جو اپنے پاس بٹھایا رقیب کو
برہم مزاجِ عاشقِ دلگیر ہو گیا

قوسِ قزح کو توڑ گیا میرا تیر آہ
گردوں کے پار نالۂ شبگیر ہو گیا

حاسد تمام بنگئے پروانے بزم مین
روشن جو میرا شعلۂ تقریر ہو گیا

اسدرجہ سرد مہری محبوب بڑھ گئی
یہ شہر لکھنؤ مجھے کشمیر ہو گیا

گھبرا نہ جلد اب تجھے ہو جائے گی شفا
اے یاس فضل حضرت شبیر ہو گیا

ابرو کے عشق نے یہ مجھے ناتوان کیا
جو قد کہ مثلِ تیر تھا اوسکو کمان کیا

اشکون کو دلکی یاد مین ہمرہ روان کیا
یوسف کی جستجو کو روان کارواں کیا

عشقِ میانِ یار نے یہ ناتوان کیا
آخر کو رفتہ رفتہ مجھے نیمجان کیا

ای چرخ پیر تجھسے ہے عشاق کو گلہ
اکدن نہ انکے بخت کو تو نے جوان کیا

اکثر ہمارے دل مین رہی ہین محبتین
پنہان کیا کسیکو کسی کو عیان کیا

دیوانگی مین صدمہ پہ صدمہ دیا مجھے
الفت نے کس بلا مین مرا امتحان کیا

ظلم و ستم کی اونکے شکایت کرونمین کیا
پیدا مری خدا نے مجھے بے زبان کیا

لکھ لکھ کے مدح یار کے بام بلندکی
تھمنے زمین پست کو بھی آسمان کیا

ای چرخ کجروش تری عادت تو یہ نہتی
اونکو ہمارے حال پہ کیون مہربان کیا

کیا استخوان دلکے کیے سوز عشق نے
مٹی سی آگ آگ سے اوسکو دھوان کیا

گلشن مین گنگ ہو گئی سارے گلونکے کان
بلبل نے یہ بہار مین شور فغان کیا

کہتی ہے روح جسم مین دو چار دن ہمین
خالق نے اس سرا مین مجھے میہمان کیا

موباف اپنی چوٹی کا کھولا جو یار نے
گردون نے سر پہ رکھ کے اوسے کہکشان کیا

دل ہی ہمارے سینے مین دل مین خیال یار
الفت نے دیکھیے کہ مکین کو مکان کیا

یہان کے بتونکے خال نے کیونکر ہون فریب
خالق نے اس زمین کو ہندوستان کیا

سونے دیا نہ یار کو تا صبح وصل مین
فرقت کا حال طول سے ہمنے بیان کیا

اک ماہرو کے عشق کا سودا جو ہو گیا
سو ٹکڑے پیرہن کو مثالِ کتان کیا

کھانے کو غم تو پینے کو خون جگر دیا
ای عشق یار خوب مجھے میہمان کیا

صد مے سے ٹکڑے ٹکڑے گلون کے جگر ہوئے
بلبل نے حال دل جو ہمارا بیان کیا

بچپن مین سیکڑون کو وہ کرتا تہا روز قتل
پیر فلک نے تا بہ تو اوسے نوجوان کیا

رہتا جو اوسکے پاس تو کام آتا ایکدن
عاشق کے دل کو تمنے عبث رائگان کیا

ہر جا پہ میرے خون کف پا سے گل کھلے
فیض جنون نے دشت کو بھی بوستان کیا

برہم زیادہ گوئی قاصد سے وہ ہوئے
قصے کو طول دیکے مرے داستان کیا

خالق نے لکھنؤ مین کیا ہمکو خلق یاس
ہندی زبانون مین ہمین اہل زبان کیا

ہر دم خیال ہے جو کسی گلعذار کا
گلشن مری نگاہ مین عالم ہے خار کا

دہوکا ہر ایک کلپہ ہے رخسار یار کا
کانٹے پہ ہے گمان مرے جسم زار کا

اللہ رے ارتفاع ترے خاکسار کا
ہے لامکان مکان مری مشت غبار کا

سودا ہے مدح گیسو مشکین یار کا
ہین خاص کوچہ گرد ہون ملک تتار کا

اللہ رے اضطراب دل بے قرار کا
تختہ اولٹ پلٹ ہے ہمارے مزار کا

چال اپنی بھولجائے ابھی جیخ کبک دش
انداز دیکھہ لے جو یہ رفتار یار کا

گردون پہ کیون نہ موذی سرکش کا ہو گمان
تارون پہ جبکہ شبہ ہو دندان مار کا

وحشت تو تار تار گریبان کا لیگئی
دامن ہو رہگیا ہے وہ حصہ ہے خار کا

رہجائے منہ پھلا کے عروس بہار بھی
گر دیکھہ لے جمال مرے گلعذار کا

ہر گل کے رخسے رنگ ٹپکتا ہے باغ مین
دیکھے تو کوئی حسن عروس بہار کا

ایسا سیاہ بخت جہانسے اوٹھا ہوئین
ہے شام زلف نام مرے سوگوار کا

پھر فوق کیا لحد پہ چڑہاتے ہو تازہ پھول
مین تو ہون خواستگار تری باسی ہار کا

اسطرح چند روز کا مہمان ہے شباب
رہتا ہے جیسے باغمین موسم بہار کا

دار و مدار الفت تمری اسی پہ ہے
ہمکو تو سرو باغ پہ دہوکا ہے دار کا

ایسا فلک نے نامورون کو مٹا دیا
چھوڑا نشان بہی نہ کسی کے مزار کا

مثل فقیر زیر زمین وہ بھی دفن ہین
قبہ بہت بلند ہے جنکے مزار کا

بعد فنا یہ سوز درون کا اثر رہا
مرجھا گیا ہے سبزہ ہمارے مزار کا

یہ خاکساریون نے دکھائی ہین رفعتین
گنبد ہے آسمان ہمارے مزار کا

کسنے یہ ٹھنڈی سانسین بھرین آکے قبر پر
جو بجھ گیا چراغ ہمارے مزار کا

سب اپنی راز کہتا ہی مجسے وہ شاہ حسن
پایا بڑھا ہوا ہے مرے اعتبار کا

روتا ہون اسی جا بہ دری پر جنون مین مین
دامن مین ہے نمونہ مری اشکونکے تار کا

آتی ہی زیر زلف تو سرکاتی ہین حسین
کم مرتبہ حلب مین ہی مشک تتار کا

مارا مژہ سی مردمک چشم یار نے
ہون تیر خوردہ زنگی ابلق سوار کا

کس سمت کو یہ توسن عمر روان گیا
نکتا نہین پتا جو ہمارے غبار کا

رکھدو تم اپنا ہاتھ کہ اسکو سکون ہو
ہے یہ علاج مرے دل بیقرار کا

یارب بتنگ ہون مین دل بیقرار سے
وہ دل ملے کہ ہو جو مرے اختیار کا

جس سمت چاہتا ہی یہ لیجاتا ہے مجھے
کیا اختیار ہے دل بے اختیار کا

دل تو ہمارے پاس نہین ہی فراق مین
پھر کیون یہ اشتیاق ہی بوس و کنار کا

اتنی بڑھی کہ صبح قیامت سی مل گئی
دیکھے تو کوئی طول شب انتظار کا

آنکھین سفید ہوگئین میری فراق مین
یارب ہو روسیاہ شب انتظار کا

ابر آسمانیہ آئے تو زاہد پیے شراب
ہے انتظار رحمت پروردگار کا

مارا ہی مجکو گردش چشم کحیل نے
روندا ہوا ہون ابلق لیل و نہار کا

یاس آج مہربان ہے تو بیزار ہوگا کل
کیا اعتبار یار کے اس چاہ پیار کا

تیری دیوانونمین جسے ای پری شامل ہوا
نام مثل قیس و وامق مجکو بھی حاصل ہوا

آج میرے قتل پر آمادہ وہ قاتل ہوا
شکر خالق کا کہ مین ہی یاس اس قابل ہوا

بزم مین خوبان و ہان تو ابرو قاتل ہوا
دل یہان پہلو مین میری طائر بسمل ہوا

بیٹھے بٹھلائے مجھے عاشق کیا اوس ترک پر
دل ہی میرا آہ میری جان کا قاتل ہوا

عشق کے آزار نے ایسا کیا زار و نحیف
آہ کیسی سانس لینا بھی مجھے مشکل ہوا

ضعف مین جب مین در محبوب کی جانب چلا
فاصلہ اک گام کا بھی مجکو اک منزل ہوا

مار ڈالا عاقبت دیوانہ پن نے میری آہ
مجکو عشق افعی گیسو سم قاتل ہوا

آہ سوزان زردی رخسار مین میری گواہ
پہلے ناقص تہا مگر اب عشق مین کامل ہوا

مشق تیغ ناز ہی پہلے پہل اوس ترک کی
ہو مبارک اوسکو بسم اللہ مین تسہیل ہوا

عشق کی تاثیر سے دلمین ہوا لیلی کا گھر
واہ ری قسمت کہ مجنون سا صاحب محمل ہوا

یہ ہوا ثابت کہ شیشے پر پہاڑ آکر گرا
جب مقابل یار کے دلسی ہمارا دل ہوا

یار سے کی دوستی پیدا ہوا دشمن مرا
دلکو جو دعوی وفاداری کیا تھا باطل ہوا

کیا کہون کیسا ہوا بحر شہادت موجزن
تیغ کے پانی مین میرا خون جب شامل ہوا

نقد جان تک کا ہوا نقصان ہی عشق مین
ہان فقط اک سکہ داغ جنون حاصل ہوا

جب طلب کرتا ہون مین بوسہ تو کہتا ہی وہ ہنس
لو خدا کی شان تیرا منہ بھی اس قابل ہوا

لاغری سے قد مرا خم ہو گیا مثل ہلال
سچ تو یہ ہی عشق بر واب مجھی کامل ہوا

قتل ہو کر یاس مین طوفان غم سے چھٹ گیا
گہاٹ خنجر کا سمندر کا مجھے ساحل ہوا

وحشت دل ترا جرچا نہوا تھا سو ہوا
مجکو اوس زلف کا سودا نہوا تھا سو ہوا

فصل گل مین مجھے سودا نہوا تھا سو ہوا
اک جہان محو تماشا نہوا تھا سو ہوا

مینے کیون یار سے عشق اپنا جتایا افسوس
راز دلکا کبھی افشا نہوا تھا سو ہوا

اپنے رخسار بجاتا ہی وہ گل بوسون سے
دولت حسن کا صرفا نہوا تھا سو ہوا

شہرون شہرون گئے دیوانے اڑاتے ہوئے خاک
یار کے حسن کا شہرا نہوا تھا سو ہوا

رخ روشن پہ نہ بکھری تھی کبھی زلف سیاہ
رنگ دنکا کبھی کالا نہوا تھا سو ہوا

پہلے عاشق تھا حسینونکا سو اب بھی ہوا دل
شمع رو یونپہ یہ پروانہ ہوا تھا سو ہوا

جوش سودی کا ہی گھبراتی ہی اب روح مری
موت کا مجھپہ تقاضا نہوا تھا سو ہوا

خط بھی آغاز ہوا اور ترے گیسو بھی بڑھے
اس قمر پر کبھی ہالا نہوا تھا سو ہوا

ہجر جانان مین ہی آنکھون نے اٹھایا طوفان
جاری ان چشمون سے دریا نہوا تھا سو ہوا

میری نالون نے کیا شور قیامت برپا
ایک عالم تہ و بالا نہوا تھا سو ہوا

اوسکے نالونپہ یہ سب باغمین بیٹھی ہین
گل و بلبل مین یہ جھگڑا نہوا تھا سو ہوا

ہم پریشانون کو جو بیچ مین تو لاتی ہے
یہ ہوائے زلف چلیپا نہوا تھا سو ہوا

رہ گیا دیکھکے وہ نور کی صورت اے یاس
مثل موسیٰ مجھے سکتا نہوا تھا سو ہوا

ہجر جانان مین دل جو بھر آیا
نہ مجھے چین رات بھر آیا

دہیان تیرا جو اے قمر آیا
داغ دل مین مرے اوبھر آیا

آج وہ ماہ بام پر آیا
چاند یا چرخ سے اوتر آیا

یار کوٹھے سے جب اوتر آیا
بام گردون پہ تب قمر آیا

مصحف رخ کی کچھ نئی ہی شان
اور قرآن لو اوتر آیا

رہگیا آنکھ سے نکلکر اشک
نخل مژگان مین بھی ثمر آیا

لو جوان ہوگئے وہ نام خدا
نخل امید مین ثمر آیا

قبر تک آئے چار کے کاندہے
تھک گئے جب قریب گھر آیا

چشم جانان پہ ہوگیا مائل
دل وحشی مرا کدھر آیا

لاکھ رد کو اسے نہین رکتا
دل جدہر آیا بس اودہر آیا

تو بھی اے چشم تر برس اسوقت
دیکھہ وہ ابر جھوم کر آیا

اوسکے دشمن بھی ہوگئے پیدا
جس کسی کو کوئی ہنر آیا

دل جگر دونون ہوگئے گھائل
جب وہ ابرو مجھے نظر آیا

ہم فقیرون کو کام کیا اس سے
صاحب تخت و تاج اگر آیا

مشک و عود و عبیر ہوگئے خاک
ذکر اوس زلف کا اگر آیا

عاشق اوس بت کا ہو کی سنبھلا مین
چاہ مین ڈوبکر اوبھر آیا

جمع کریا س زاور اد عدم
چونک غافل قرین سفر آیا

یار سے مین پاک کر آیا
نور قیبون کو خاک کر آیا

تیرا ابرو جدہر جھکا قاتل
عاشقون کو ہلاک کر آیا

ترک کی رسم دوستی اونسے
آج جھگڑا مین پاک کر آیا

ہوگیا دل ہدف ہمارا ہی
تیر مژگان بھی تاک کر آیا

سیف تبران کلام ہے میرا
دل حاسد جو چاک کر آیا

واہ ری زرق برق نالے کی
جسپہ پہونچا یہ خاک کر آیا

ابکی سودا ہوا غضب کا مجھے
دامن دشت چاک کر آیا

میری نالے کا ذکر سُن لینا — اک نہ اک کو یہ خاک کر آیا
آیا اس میکدے مین جو کوئی رند — دختر رز کو تاک کر آیا
جنکے سر مین غرور تھا اونکو — پیسکر چرخ خاک کر آیا
شب غم جیب صبح کو جاکر — دست وحشت نہ چاک کر آیا

غم فرقت جو اوسکا تھا دشمن
یاس کو لو ہلاک کر آیا ☆

کھینچا کوئی شبیہ رو کی پرنور کیا — مانی و بہزاد سے کھنچتی تری تصویر کیا
زلف کی سوائیو نکو چاہیے تعمیر کیا — انکی آسائش کو کم ہے خانہ زنجیر کیا
پھر گیا ہے یار بھی اسکی کرون تدبیر کیا — آجکل برگشتہ ہی مجسے مری تقدیر کیا
دلمین حاسد کی کھٹکتی ہے مری تقریر کیا — ہین مری تیغ زبان مین جوہر شمشیر کیا
درد و غم رنج و الم مجھہ زار کی تقدیر مین — کردیا ہی کاتب قسمت نے یہ تحریر کیا
یار نے صورت کہانے کی بھی کہائی ہی قسم — یا الٰہی اب کرون مین وصل کی تدبیر کیا
یہ مثل سچ ہی کہ ہوجاتا ہی صحبت کا اثر — عقل مجاتی ہے ہرک دیو انکی زنجیر کیا
ساتھ سونے کا تمھارے ہمکو نسخہ ملگیا — کیا مھوس کی حقیقت صاحب اکسیر کیا
طوطیای چشم خوبان گر کہون تو ہے بجا — خاک پای یار کے آگے بھلا اکسیر کیا
عشق مین کس کسکی دیکھون ٹھوکرین کہاتا نہین — دیکھیے مجکو دکھاتی ہے مری تقدیر کیا
شام سے مین نالہ کرتا ہون وہ سنتے بھی نہین — آج میری آہ کی جاتی رہی تاثیر کیا
نور کے سانچہ مین ہی ہر عضو تیرا ڈھالا ہوا — صانع قدرت نے کھینچی ہی تری تصویر کیا
ہمنے دیکھا جسکو عاشق یار کا پایا اوسی — لوٹ لیگا خلق کو وہ حسن عالمگیر کیا
دل الجھکر زلف سے تیری نکلتے ہی نہین — قیدیون کو چین سے رکھتی ہے یہ زنجیر کیا
اتبو عاشق ہوگئی زلف دراز یار کے — پھنسگیا دل اسکے چھٹنے کی کرین تدبیر کیا
دلکی بیتابی مین ای قاصد لکھا ہی مینے خط — یہ نہین معلوم مجکو اسمین ہے تحریر کیا
تیری یکتائی پہ کیون لڑتے ہین شیخ و برہمن — جو حقیقت مین ہو سچ اوسمین بھلا تقریر کیا
وہ چلے آئے تڑپتے بے بلائے میرے گھر — آج میری آہ نے دکھلائی ہی تاثیر کیا
لوگ کہتے ہین یہ مجھہ وحشی کی صورت دیکھکر — صفحۂ ہستی پہ مجنون کی کھنچی تصویر کیا

خونِ عاشق سے بنایا ساری میدان کو چمن
رنگ دکھلاتی ہی او قاتل تری شمشیر کیا

دم نہ مارا چلگیا تیغ زبان کا جبہ وار
صاحب جوہر کے آگے جوہر شمشیر کیا

دلبہ عاشق کے اشارہ مین ہو نیچ جاتا ہی یہ
خنجر ابرو کے آگے تیزی شمشیر کیا

منفعل یہ ظلم سے اپنے جو بند قتل ہے
کہدیا بسمل مے قاتل سے تہ شمشیر کیا

زلف کے آگے شب دیجور کی کیا اصل ہے
نور رخ کے سامنے خورشید کی تنویر کیا

صدمۂ فرقت جو دیکھا وصل دلبر ہوگیا
مگلئی ہے مجکو بھی اس خواب کی تعبیر کیا

مین تڑپتا ہون پڑا اوسکو خبر مطلق نہین
موت کے آگے بھلا طفل و جوان و پیر کیا

رحم آجاتا ہے قاتل کو کہ ہوتا ہو نہین قتل
دیکھیے یہان آج ہوتا ہے دم تکبیر کیا

تیغ کھینچے ہاتھ مین کیا سوچتا ہی ہمدمو
آج میرے قتل مین قاتل کو ہی تاخیر کیا

کوئی بتلاتا ہے کوئی مٹکا ہی یہان ہر صبح و شام
عالم ایجاد بھی ہے عالم تشویر کیا

قدردانی یہ فقط احباب کی ہی یاس ہے
کیا سخن مجہ کم زبان کا اور مری تقریر کیا

یاس کو روضے پر اپنے جلد بلوا لیجئے
دیر ہے اسکے لیے یا حضرت شبیر کیا

قتیل عشق ہوے کوئی حوصلہ نرہا
چلو جی خوب ہوا دل کا ولولہ نرہا

بہار مین بھی وہ سودے کا ولولہ نرہا
تمہاری زلف سے دلکو جو سلسلہ رہا

ہمین کو قتل کیا سب سے پہلے میدان مین
خدا گواہ ہے قاتل سے کچھ گلہ نرہا

ہماری دل نے کیا قرب یہ ترا حاصل
کہ اک کمان کا بھی درمیان سے فاصلہ نرہا

ہماری جیتے ہی جی بانکپن تہا قاتل کا
ستمگری کا اوسے پھر وہ حوصلہ نرہا

تمام دلکی امنگین گئین شباب کے ساتھ
وہ دن گذر گئے وہ دل کا ولولہ نرہا

تلاش یار مین پیہم ٹپکتے ہین آنسو +
کسی مقام پہ تہک کر یہ قافلہ نرہا

بتون کے عشق مین وہ رنج و غم اٹھائے ہین
کہ دل لگانے کا اب ہمکو حوصلہ نرہا

ہمین جو ابرو قاتل نے کر دیا بسمل
شہید ہونے کا پھر یاس حوصلہ نرہا

بتاؤ یاس کہ عہد بہار کیسا تھا
گلون کے عشق مین دل داغدار کیسا تھا

وہ روز وصل بت گلعذار کیسا تہا
دل حزین مرا باغ و بہار کیسا تہا

یہ کیون ہوا تھا مکدر رہما را آئنہ رُو
بلند آج حلب مین غبار کیسا تھا

بہم تہی باغ مین ہم جس کی صورت بلبل
بتائے دل وہ بت گلعذار کیسا تھا

شب وصال جو راحت تہی مجکو ہر پہلو
قرار سے یہ دل بیقرار کیسا تھا

کیا تہا آنے کا وعدہ جو ای صنم تو نے
خدا گواہ ہمین انتظار کیسا تھا

ہماری بعد ہی ہوگی ہماری قدر تمکین
جبہی کہوگے کہ وہ جان نثار کیسا تھا

ہر ایک سے وہ مجھے قتل کر کے کہتے ہین
تمھین بتاؤ مرا جان نثار کیسا تھا

کہین جو بزم مین جاگی نہین تمہی رات کو تم
سحر کو آنکھون مین صاحب خمار کیسا تھا

لکھی تہی ہنسے جو توصیف گیسوے جانان
غزل مین شعر ہر اک پیچدار کیسا تھا

فراق یار مین تڑپا کیا جو مین شب بھر
عذاب مجھپہ ای کردگار کیسا تھا

خوشی مین وصل کی صدمہ فراق کا بھولے
ہمین خبر نہین کچھہ انتظار کیسا تھا

علیؑ کے دوست یہ محشر مین سب سے پوچھینگے
عذاب کہتے ہین کسکو فشار کیسا تھا

سحر کو وصل کی دلبر سے یاس نے یہ کہا
کہ شب کو لطف مئے خوشگوار کیسا تھا

اشک خونبار شبنم گل دامن ہوا
میرا جامہ سر بسر گلشن ہوا

شکر ہے اللہ کا مرنے کے بعد
کوچہ محبوب مین مدفن ہوا

بہر گئی آتش فراق یار کی
میرا سینہ بہر دل گلخن ہوا

ہو وفادار کی بہر کس سے امید
دوست دل ساجب دشمن ہوا

کیا تلون ہے مزاج یار مین
دوست تبکر پھر مراد دشمن ہوا

وادی وحشت مین جب رکہا قدم
میرا سایہ خود مراد دشمن ہوا

دل ہی نے پہلو سے پیدا کی خلش
دوست ہم سمجھے جسے دشمن ہوا

جلوہ فرما جب ہوا کوئی ادہر
دشت اپنا وادی ایمن ہوا

لے چلا کعبے سے مجکو سوے دیر
خضر دل سا لو مرا رہزن ہوا

خاک یہ چہاتی جنون کے جوش مین
دامن صحرا مراد دامن ہوا

سیکڑون بسمل تڑپتے ہین پڑے
کوچہ قتال عالم رن ہوا

آہین کرتا ہون مین اوٹھتے بیٹھتے
درد میرا نالہ وشیون ہوا

شب کو دونا ہو گیا حسن قمر
اور چہرہ زلف سے روشن ہوا

چشم سے یہ اشک برسی ہجر مین
پاٹ دریا کا مرا دامن ہوا

دلمین جا ئی حسرت واندوہ کی
رخنۂ مایوسی ہمارا تن ہوا

ابر در یا بار ہے آنکھین نہین
رو ئے جب ای یاس ہم ساون ہوا

دو بحرین

خواب مین بھی ہجر مین رویا کیا
چشم سے طوفان یہ اٹھا کیا

کوچہ و بازار مین رسوا کیا
آپ نے جو کچھہ کیا اچھا کیا

دوست ہی دشمن مرے سب ہو گئے
غیر تھا بس وہ جسے اپنا کیا

زلف کا تھا گہ کبھی رخ کا خیال
دل مرا اس شغل مین بہلا کیا

یار کے اکثر سہے جور و ستم
دل کبھی ہمنے نہین میلا کیا

الفت مژگان کی تھی یہ سب خلش
دل مین جو اک خار سا کھٹکا کیا

یار سے سب کہدیا احوال عشق
دل ہی نے اس راز کو افشا کیا

ہجر مین اک دم مجھے آئی نہ نیند
بخت میرے سوئے مین جاگا کیا

کر دیا مجھہ زار کو بیمار عشق
حضرت دل آپ نے اچھا کیا

حال کوئی ہمسے کب اوسنے کہا
یار نے ہر بات کا پردا کیا

رعب تھا یہ حسن کا بولا نہ کچھہ
یار کو تا صبح مین دیکھا کیا

وصل مین ائینے تھے دونو نکے دل
وہ مجھے اور مین اوسے دیکھا کیا

دل نے سب افشا کیا احوال عشق
دوست نے میرے مجھے رسوا کیا

بزم مین بیٹھا رہا جب تک وہ شوخ
دور سے ای یاس مین دیکھا کیا

عشق زلف یار مین دیکی شدت دیکھنا
فصل گل آنے تو دو پھر میری وحشت دیکھنا

آنکھہ سے ٹپکینگے پیہم اشک حسرت دیکھنا
حشر مین میری گناہون پر ندامت دیکھنا

جس سے ہمصحبت رہا کرتے تھے ہم آٹھون پہر
ہائے مشکل ہو گیا اب اوسکی صورت دیکھنا

میری گھر آکر وہ دلکو لیگئے پھر کھو دیا
مینے کی دعوت اونھون نے کی عداوت دیکھنا

اونکی باتون سی اوٹھائی کیون خط عاشق کا دل
ہی نمک شیرینی لب مین حلاوت دیکھنا

انہی سینے مس کرینگی قبر سی عاشق تمام
بعد مردن دوستو میری کرامت دیکھنا

جانتی ہین عیب ہم ترک ملاقات ای پری
کچھہ دنون نبھہ جائیگی صاحب سلامت دیکھنا

شام سی محکو خیال زلف مین نیند نہین
مارڈالیگی شب تاریک فرقت دیکھنا

اتو منہ پھیری ہوی جاتی ہو بالین سی مری
آکے پھر حسرت بھری عاشقکی تربت دیکھنا

مین گنہگار سو اسطے کرتا ہون اے پروردگار
ہی مجھہ منظور اکدن تیری رحمت دیکھنا

میرا خوش قامت خرامان ہوگا جسدم حشر مین
ہوگی برپا اک قیامت مین قیامت دیکھنا

ہی الف بنی تو گیسو لام میم اوسکا دہن
شان ہی قرآن کی اوسکی صورت دیکھنا

سامنے آئی ہی اونکے اسکو سکتا ہوگیا
ای دل شفاف آئینہ کی حیرت دیکھنا

آئی ہین وصف دہن مین جو خیالات کمر
پھر گئی اک اور بھی وقت مین دقت دیکھنا

روز وصل یار کہتا تہا یہ مجسے دل مرا
صبح راحت دیکھیو اب پھر شام غربت دیکھنا

اتو چندی صبر کرلے ان بتون کے ظلم پہ
پھر اسی عشق مجازی کی حقیقت دیکھنا

خلق سی اوتر گئی پانی کی طرح خنجر کی دھار
کسطرح پیتی ہین ہم جام شہادت دیکھنا

ظلم جو چاہو کرو منہ سی نہ کچھ بولینگے ہم
عمر بھر لب تک نہ آئے گی شکایت دیکھنا

خاکساری خوب ہی یا سرکشی کیون منصفو
خلق مین کیونکر ہوئی آدم کی خلقت دیکھنا

ہوگا عاشق ایک ہی گرنام کو ہون دس ہزار
پھر نکل آئیگی اس کثرت مین وحدت دیکھنا

اشک خون رونیکے جب احنا کو آئیگا یاد
ظلم اوسکا میرا قاتل کو بحسرت دیکھنا

جب غزل پڑہتا ہی یاس اوٹھتا ہی محفل سی بیکل
اسکے شعرون سے ٹپکتی ہی فصاحت دیکھنا

ازل سی عشق ہی دلمین مری گیسوی جانانکا
مجھے ہر بار سودا ہو نہ کیونکر کوی جانانکا

تصور محکو رہتا ہی ہمیشہ روئے جانانکا
مرا دل برج ہی گویا مہ ابروی جانانکا

غضب کا کاٹ ہی اس مغربی تلوار مین اوسکی
کہون کیا دلمین گہر گہا وہی ابروی جانانکا

یقین مرگ مجکو ہوگیا زلفون کے سودی مین
یہ جھٹکا زہر تنمین انمی گیسوئے جانانکا

سپاہی جو ہین وہ تلوار ہی سی کام رکھتے ہین
بڑہیگی آبرو گر عشق ہی ابروی جانانکا

بگڑ جاتی ہین تیوراک ذرا سی بات مین اسکے
اثر کچھ آگیا میری ہی دلمین خوی جانا نکا

بدی کیسی خیال بد کبھی آتا نہین اسمین
فقط دلمین تصور ہی رخ نیکوی جانا نکا

نہ دیکھو غور سے اے ہمدمو زخم جگر میرا
تعجب کیا یہ گہرا گھاؤ ہی ابروی جانا نکا

ہوی رسوا جہان مین دل بھی اپنا مفت کھویا
پڑا یہ پیچ ہمپر الفت گیسوے جانا نکا

یہ قسمت اپنی اپنی مین ثبات نقش پاک بھی
بنے تعویذ جا کر دل مرا بازوی جانا نکا

کہلا آخر کو مجھپر یہ بھی ادنی شاخ ہرا وسکی
مجھے طوبی پہ دعوی تھا قد دلجوی جانا نکا

عشق یاد دیکھکر نور جمال پاک موسے کو
بھلا ہم خاک نظارہ کرینگے روی جانا نکا

شمیم عطر و گل ہے خاک سے بدتر سمجھتے ہین
دماغ عاشقان ہی خاص مدیع بوی جانا نکا

سپہر حسن کا یہ اک ہلال نوکشیدہ ہے
کوئی کیا جانتا ہی مرتبہ ابروی جانا نکا

ذرا چوکی نظر بس مار ڈالا تار چشم فتان نے
جھپکتے ہی پلک کشتہ تھا مین جادوی جانا نکا

مجھے رہتا ہی بالائی بلا کا سامنا ہر دم
ہوا ہی عشق جب سے قامت و گیسوی جانا نکا

نمایان کب ہوا یہ خال پیشانی روشن پر
ستارہ اوج پر ہی عاشق ابروی جانا نکا

خداوندا اسے وہ چاند سی تصویر کہلا دی
بہت مشتاق ہی عاشق جمال روی جانا نکا

خجل ہی چاند جس سی آب گوہر پانی پانی ہی
خدا کی شان ہی عالم صفای روی جانا نکا

کہین عاشق بسکتے ہین کہین بسمل پھڑکتے ہین
بتا یہ یاد رکھنا نامہ بر تو کوے جانا نکا

یقین ہی یاس مجکو پھر نہ اونھون مین قیامت تک
مرے سر کے تلے تکیہ ہو گر زانوے جانا نکا

نہ ہوتا فرق پھر گر عشق مین مجکو غلو ہوتا
جو تو ہوتا وہ مین ہوتا جو مین ہوتا وہ تو ہوتا

کلی کوئی صبا کی ہاتھ سے گر چاک ہو جاتی
قبای گل مین تار اشک بلبل سے رفو ہوتا

محبت پھر نہ کرتے حضرت یعقوب بھی اوسسے
شرف ہوتا نہ یوسف کو اگر کنعان مین تو ہوتا

زلیخا سو دی کا مجکو جوش تھا فصل بہار مین
گریبان چاک ہو جاتا جو دامن مین رفو ہوتا

یقین ہی پھر ادا ہوتی مرا سم مریدی کے
شراب ناب ہی زاہد اگر تیرا وضو ہوتا

نہ ہوتی معرفت حاصل لونکو عندلیبون کی
گلون مین گر ترا جلوہ نہ مثل رنگ و بو ہوتا

نہ ہوتا باعث ایجاد عالم گر کوئی پیدا
بشر ہوتی نہ جن ہوتی فقط اک تو ہی تو ہوتا

سمجھکر فرض سجدہ کرتے یہ محراب ابرو مین
جو تیری عاشقونکا آب خنجر سے وضو ہوتا

تجھی پہچان لیتے حشر مین اس نشانی سے
گریبان گیر او قاتل اگر میرا لہو ہوتا

پو گلگشت آ باغ مین گر وہ شہ خوبی
چٹکتا کوئی غنچہ بھی تو شور طرفہ ہوتا

تری دوری مین مے پیتا جو کوئی گھونٹ پانی کا
ٹھہرتی آگ سینے مین مرے در دگلو ہوتا

یقین ہی دل کی بیتابی سے سب ٹانکے اوڈھر جاتے
مری زخم جگر مین یار کیسا ہی رفو ہوتا

شہید وفا مین ہین ممتاز ہوتی شان سے ایسی
ہماری خونسی گر قاتل کا خنجر سرخرو ہوتا

پسیجا دل نہ ہرگز اوس بت بیدرحم کا ورنہ
مری نالون سے پتھر کا کلیجا بھی لہو ہوتا

بھلا مینوش ہمسے ایک وسا غر کو کیا ہمین
بہت سی شیشے ہوتی کوئی خم ہوتا سبو ہوتا

اثر ملتا جو میری گفتگو مین تیری جانب سے
وہ خود مداح ہو جاتا جو کوئی عیب جو ہوتا

جو ہوتا عشق صادق حضرت یوسف سے تجکو بھی
تری چاہت کا شہرا ہی زلیخا کو بکو ہوتا

تقرب ہی جو اوس محبوب سے مانند شہرگ کے
ہمارا دل نہ پھر کیونکر مقام آرزو ہوتا

گہر کیطرح تو اسکو چھپاتا ساتھ پردون مین
تجھے غافل اگر کچھہ بھی خیال آبرو ہوتا

محبت اوسکی ہو جاتی اگر اربع عناصر مین
مری بھی عشق کا چرچا لیقین ہی چار سو ہوتا

مجھے دشوار ہوتی زیست اکدم کے زیان مین
نہ میری حال پر گر مہربان وہ مہتدخو ہوتا

تجوکی عشق مین اے دل رقیبونکی شکایت کیا
تعجب کیا جو اسجا دوست بھی اپنا عدو ہوتا

ترانے سنکے تیری بلبلین بھی بند ہو جاتین
اگر اے یاس تو گلشن مین صرف گفتگو ہوتا

ناصح جو عشق گیسوے جانانہ ہو گیا
سن لیجیو کہ یاس بھی دیوانہ ہو گیا

اوس شمع رخ کو دیکھکے پروانہ ہو گیا
بوسونگھتے ہی زلف کی دیوانہ ہو گیا

بچتا ہی دام زلف کے پھندونسے دل مرا
ہشیار اے پری ترا دیوانہ ہو گیا

الفت مین چشم یار کی بچنا محال ہے
بہزیر میری عمر کا پیمانہ ہو گیا

افسوس ہی کہ دل نے بھی ہمسے دغا نہ کی
اپنا جسے کیا وہی بیگانہ ہو گیا

علوی ہی قلب دیدۂ مستون کی عشق سے
یہ جام اسی شراب کا پیمانہ ہو گیا

اللہ رے میری دل کی تلون مزاجیان
اپنا کبھی ہوا کبھی بیگانہ ہو گیا

لیلی کہان کی قیس کو تھا واقعی جنون
ہم کو کسی کی زلف کا سودانہ ہو گیا

سودا ہوا یہ الفت گیسوے یار مین
صد چاک ہو کے قلب مرا شانہ ہو گیا

کیفیتِ شراب تہی فصلِ بہار تک
بس ختم دورِ ساغر و پیمانہ ہوگیا

ہم نقد جان پہ لیجیے الفت کو آپکی
دل پہلے دیدیا ہے یہ بیعانہ ہوگیا

مژگان پہ رکھدیا دیکھا جو یار کو
کسجا ادا یہ سجدۂ شکرانہ ہوگیا

دل یار لے گیا مرا پہلو اوجڑ گیا
آباد جو مقام تہا ویرانہ ہوگیا

ساقی کی آنکھ پھرتے ہی ہم تہی بزم مے
کیا انقلابِ گردشِ پیمانہ ہوگیا

کیفیتین تمام یہ ساقی کے دم کی ہین
جلسہ جہانِ جاودہین میخانہ ہوگیا

آیا ہی یار بنکے دولہن سیر دیکھنے
عاشق کا عرس جشن عروسانہ ہوگیا

یادِ خدا سے دل تو ہتونکے خیال سی
کعبہ کبھی بنا کبھی بتخانہ ہوگیا

ہمنے جو سر کو معرکۂ عشق مین دیا
گردون نثارِ ہمتِ مردانہ ہوگیا

دیوانگانِ عشق کی شاہی ملی مجھے
صحرائے نجد میرا جلوخانہ ہوگیا

صحبت ہی گرم شام سی تا صبح ہجر مین
دلسے خیالِ یار سے یارانہ ہوگیا

آئی بہار دشت مین بستر ہوا مرا
سبزے کی طرح خلق سے بیگانہ ہوگیا

ہم منہ پہ تیغ ابروِ قاتل کے چڑہ گئے
یہ کام آج ہمسے دلیرانہ ہوگیا

پہلو سے دل تڑپ کے ہمارا نکل پڑا
جامے سے باہر آپ کا دیوانہ ہوگیا

ای یاس عشق کا گلِ خشکین یار سے
روشن ہے دل ہمارا سیہ خانہ ہوگیا

مری گہر اپنے کوٹھے سے جو وہ رشک قمر آیا
ہوا ثابت کہ گویا خرچ سی اک چاند اوتر آیا

عدم ہی سی ہو نہین بحرِ جہان مین نومہ گر آیا
حباب آسا ہوئی رنج و غم سے چشم تر آیا

عدم سی دہر مین مسیحا جو کوئی بے ہنر آیا
کسیسے بہی پوچہا تو کہان آیا کدہر آیا

کبہی بیتابیٔ دلسے جو اونکے در پہ جاتا ہون
تو فرماتی ہین ہنسکر یہ تو بتلا تو کدہر آیا

یقین ہی مین بہی گم ہوجاؤن خط کی طرح واں جاکر
گیا جو رہ گیا پہر کر نہ کوئی نامہ بر آیا

مری نالے کو سنکر وہ جو آئے مضطر ہوکر
کہا مینے کہ اب تو میری آہو نہین اثر آیا

عداوت کا ملونسے چرخ دون پر کو ہوتی ہی
جہانمین بے نشان اوسکو کیا جو نامور آیا

خداوی دولتِ دنیا تو اوسکو صرف کرڈالی
کسی کو کیا جو غنچے کی طرح مٹھی مین زر آیا

بلاکر قبر مین شانہ یہی احباب کہتے ہین
ذرا ہشیار رہو آنکہین تو کہولو دیکھو گہر آیا

سوائے رنج کچھ اونکی محبت مین نہ پائیگا
سنبھل اب بھی خدارا اول نادان کدھر آیا

گئے دہ ایسے گھر مین خوابسے یہان چونک کر رویا
مکان خالی جو پایا یار سوے دل اور بھر آیا

ہوا یہ انقلاب اوس شوخ کی ایک آنکھ پھر نیسے
جگر کی سمت دل آیا تو سوے دل جگر آیا

سپیدی آئی بالون مین نمود صبح پیری ہے
اٹھو اے یاس اب اوٹھو کہ ہنگام سفر آیا

تا بہ تنہا نہ جو ترا کیسو خمدار آیا
آج اک ہمکو نظر دل کا خریدار آیا

سیر تھی یہ دھرے رو بر و یار آیا
ولسے مین جنس شہادت کا خریدار آیا

دل تھین جسنے دیا تھا وہ گنہگار آیا
لو سزا دو کہ سزاوار آیا

اور اوس شوخ ستمگر نے دکھائین آنکھین
جب نظر اوسکو تڑپتا کوئی بیمار آیا

آج پھر کوندتی ہے برق تجلے موسے
طور پر کیا کوئی پھر طالب دیدار آیا

آشنا بحر محبت کا ہوا مین دم مین
ایک دو ہاتھ مین اوس پار سے اس پار آیا

وصل مین شام سے تا صبح رہا خوابمین مین
تیری گھر لیکے عبث طالع بیدار آیا

چوری جانی کا مری دلکو ہوا صاف یقین
جب نظر یار ترا طرۂ طرار آیا

صبح کو دلکو تڑپتے ہوئے پایا ہمنے
خواب مین شب جو نظر ابروے خمدار آیا

ہم سمجھتے نہین قرآن تمہارے رخ کو
کیا نہین ہی ہمین اس بات کا اقرار آیا

ای پری بڑھ گئی وحشت تری دیوانی کی
اسکے سر پر جو کبھی سایۂ دیوار آیا

ہوگیا دلپہ ہماری بھی ہجوم غم و یاس
اوسکے در پر جو نظر مجمع اغیار آیا

لب جان بخش سے قسم کہ تو ابھی جی اٹھے
زندہ ہونے کو ترا کشتۂ رفتار آیا

ڈھونڈھا کیا ملک الموت نے بستر پہ اسے
نظر اونکو بھی نہ عاشق کا تن زار آیا

تیغ نیرنگی گردون سے ہوا تھا کشتہ
نہ مرے کام کبھی مرہم زنگار آیا

خوش رہا دور مین تیری کوئی دم نہ کبھی
کیا سلیقہ تجھے ای چرخ ستمگار آیا

دل بہلجائیگا اب اوسکے تصور سے مرا
ہجر مین ایک مرے پاس یہ غمخوار آیا

لطف جب تھا کہ انہین لیکے یہ آتا ہمراہ
دل مری پاس جو آیا بھی تو بیکار آیا

وصل مین بھی رہی ابرو پہ شکن قاتل کے
صلح کے وقت بھی باندھے ہوئے تلوار آیا

ہنسکے بولی کہ یہ موتی تری سب جھوٹے ہین
جب نظر اونکو مرے آنسو ونکا تار آیا

دم آخر مجھے الفت نے دکھائی تاثیر
آج رو تا ہوا بالین پہ مری یار آیا

یاس اسوجہ سے پیری مین جھکا ہی یارب
سامنے تیرے گناہون کا لیے بار آیا +

ہی خوف ہجر وصل کسیکا ہوا تو کیا
سامان عیش کا جو مہیا ہوا تو کیا

دنیا مین بھی نہ عشق کا چرچا ہوا تو کیا
اپنے ہی شہر مین کوئی رسوا ہوا تو کیا

مشتاق ذبح رہ گئے عشاق اہی حسین
ابرو کی تیغ پر ترا قبضا ہوا تو کیا

دشمن کو اور دوست کو یکسان سمجھتے ہو
کوئی تمھارا چاہنے والا ہوا تو کیا

کیسی امید بوسۂ روئے ملیح کی +
انسان کو نمک کا سہارا ہوا تو کیا

جس بت کی جستجو ہے کسی گھر مین وہ نہین
کعبہ ہوا تو کیا جو کلیسا ہوا تو کیا

کرتا ہے زندہ دل کو ہماری نہ ہمکو قتل
قاتل ہوا تو کیا وہ مسیحا ہوا تو کیا

جو خاک مین ہی بے اثری سے ملا ہوا
اونچا جو آسمان سے وہ نالا ہوا تو کیا

سینے ہی سوز عشق نہ نکلے گا عمر بھر
یون دیکھنے کو جسم جو ٹھنڈا ہوا تو کیا

دونون اسیر دام بلا عشق مین ہوئے
انسان ہوا تو کیا جو فرشتا ہوا تو کیا

تسکین اس سے کب دل بیتاب کو ہوئی
پوچھا جو یار نے کہ تجھے کیا ہوا تو کیا

ہمنے بھی وقت فکر سخن ڈھونڈھ ہی لیا
مضمون دہان یار کا عنقا ہوا تو کیا

بلبل وہ ہون کہ جاتا ہون مانند بوی گل
صیاد کا چمن پر اجارا ہوا تو کیا

دونون کو آپ ایک نظر دیکھ لیجئے
ناحق دل و جگر مین بکھیڑا ہوا تو کیا

ہنگامہ یہ نہین مری نالونسے کچھ فزون
بالین پہ شور حشر جو برپا ہوا تو کیا

اے دل دکھادی انکو بھی جو جبین ہی نہان
آنکھون سی حسرتون کا جو پردا ہوا تو کیا

جب ہجر کام کر چکا بی فائدہ ہے وصل
اب کچھ مریض عشق کا چارا ہوا تو کیا

آئے سوم مین شکل نہ دکھلائی عمر بھر
مرنے کے بعد اگر یہ نتیجا ہوا تو کیا

حاصل کسیطرح کا نہین شاعری مین یاس
اس فن خاص مین جو سلیقا ہوا تو کیا

گھٹا چھائی ہی ہر سو باغ پر عالم ہی جوبن کا
مے گلگون پلا دی ساقیا موسم ہی ساون کا

نزاکت مین نہین ثانی کوئی اوس رشک گلشن کا
جو دو گل رکھ جوڑی مین اوٹھایا بوجھ سومن کا

ہوا تہا شوق مجکو آجکل جو سیر گلشن کا
کیا کرتا ہون نظارہ کیسکے روی و دشمن کا

رہا کرتا ہی اوسکی بزم مین مجکو نہ کیون کسکے
رقیب و رسیہ ای دوستو کانٹا ہی گلشن کا

قبای غنچہ کی ہر برگ گل سی ہوسکتی ہے
وہ کونسا ہی کسی گلشن کا جو گوشہ ہی دامن کا

رہی ہمراہ تربت مین فقط اعمال ہی اپنے
کر یہین کہلگیا سب حال ہمپر دوست دشمن کا

اودہر پھیری نظر اُسنے ادہر دم پر نبی اپنی
چڑہائی یار نے تیوری ہمارا ڈہلگیا منکا

بلا سی مین پہنچا جب سے لیا دل لف جانان نے
سبکدوشی ہوئی احسان سی گردنپہ رہزن کا

ضعیفی مین گری جب دانت میری رو دیا میکے
نکیون صدمہ ہو دلکو ساتھ چہوٹا آہ بچپن کا

ہماری سر سی سودا تیری کاکل کا نجائیگا
اوترتا پہر نہین جب زہر چڑہجاتا ہی ناگن کا

لگا تلوار قاتل تشنۂ جام شہادت ہون
اوتر جائی گلے سے گھونٹ جلدی آب آہن کا

نہین معلوم سودہین گریبان کیا ہو میرا
پتا ملتا ہی خاکستان مین کچھ مجھ بیسری دامن کا

کیا اوس گل نی غصے کی نظر سی زرد نرگس کو
چبا کر ہونٹ گلشن مین اوڑایا رنگ سوسن کا

نزاکت کی کمر بند ہوا رہا ہی شک نہین سیمین
کمر سی اونکی اڑاڑ کر لٹینگے اونکے دامن کا

وہ عاشق سی جو اپنی وصل پر راضی نہین ہوتے
قصور اونکا نہین کچھ یہ تقاضا ہی کرکین کا

کم و بیش ایک مدت سی تعشق دلکو رہتا ہی
کسیکے حسن کامل کا کسیکے اٹہتی جوبن کا

جو ایسی ہی رہیگی قوت دست جنون چندی
ملیگا دامن محشر سی بڑہکر چاک دامن کا

بگڑ جانا زرا سی بات پر تیوری چڑہا لینا
ہوا گشتہ مین ای قاتل تری بیباختہ پن کا

بہار آئی پڑی پا زمین بیڑی عشق کاکل کی
گریبان بنگیا جوش جنون مین طوق گردن کا

جنون مین دیکہتی ہین ہم وہ جو دسی ذی دیکہتا تہا
نظر آتا ہی جلوہ نجد مین وادی ایمن کا

فلک معشوق کی کوچہ سی جو مجکو اڑا تا ہے
کہان اب اسنے ٹہہرایا ٹہکانا میری مدفن کا

مری پہلو مین در پکر جو اک برچہی سی گرتی ہی
ہوا زخمی دل مضطر کسیکے اٹہتے جوبن کا

قریب کاکل مشکین ستارا سا چمکتا ہے
گمان ہی گوشواری پر بہاری سانپ کے من کا

طریقہ اپنی مذہب کا زمانے سے نرالا ہی
نہ بندہ شیخ کو مانے نہ قائل ہو برہمن کا

ہر اک شی دیکہتا ہی بنر اونکے غط کا دیوانہ
ہرا ہی سوجہتا ہی اوسکو جو اندہا ہی ساون کا

کسی نے ایک تنکا بہی ہمارا ہے اگر سر سے
ہوا ہی بوجہہ گردن پر ہماری سیکڑون من کا

گنہ کی شست و شو کی زندگی بہر مینے رو رو کر
فرشتی پوچہتے ہین حال کیا مجہہ پاکدامن کا

زمین اوس شہسوارِ حسن کی رشکِ فلک کردی
ہلال ایک ایک چمکا یا اس نقشِ نعلِ توسن کا

بیٹھے بیٹھے عشقِ زلفِ فتنہ گر پیدا ہوا
یاس یہ تمکو کہان کا دردِ سر پیدا ہوا

بہر گریہ ہجر مین دو دِ جگر پیدا ہوا
اشک برسی چشم سے یہ ابر تر پیدا ہوا

عشق گیسوئے صنم سی عشق ابرو ہو گیا
درد سر جاتا رہا درد جگر پیدا ہوا

بلبلِ سودا کی ترقی واہ رے فیضِ جنون
وحشیونکے پاؤن مین گنج گہر پیدا ہوا

آئی کعبہ مین خلیل اللہ حج کے واسطے
تیرے دلمین میری الفت کا اثر پیدا ہوا

حور کو نسبت نہین اللہ ری تیرا جمال
کب بھلا اس حسن کا کوئی بشر پیدا ہوا

عشقِ قدیار سی ایدل نہوگا کچھ حصول
یہ تو تبلا سرو مین کسدن ثمر پیدا ہوا

الفتِ چشمِ سیاہ و روئے رنگین کی ہین داغ
واسطے عاشق کی لالہ کا جگر پیدا ہوا

ہمعدم ثابت ہوئی باریک بینی سی ہمین
موشگافی سے یہ مضمون مکرر پیدا ہوا

ڈاب مین ہی عاشق و معشوق ہوتی ہین بہم
عشق جب کامل ہوا فوراً اثر پیدا ہوا

جب کئی صدمہ اٹھایا دل مرا جلنے لگا
چوٹ جب اس سنگ پر آئی شرر پیدا ہوا

یاس گھبرا تا تھا دم میرا جو ہجرِ یار مین
دل دہی کے واسطے داغِ جگر پیدا ہوا

یار کے آنے کا دیکھا کیا رستا کیسا
صبح تک دل مرا تڑپا کیا کیسا کیسا

ہر جگہ دیکھتے ہین ہم ترا جلوا کیسا
عرش کہتی ہین کسے طورِ تجلی کیسا

مردمِ چشم مری ہین نگران تیری طرف
پتلیان دیکھہ یہ کرتی ہین تماشا کیسا

حالِ دل مین جو بیان کرتا ہون کہتا ہی وہ شوخ
تونے ناحق کا نکالا ہی یہ جھگڑا کیسا

ایک بوسہ جو دیا ہی تو ملین اور بھی یار
صرف پر آگئے جسوقت تو صرفا کیسا

حشر مین بھی ہمین صورت نہ دکھائی تمنے
اپنے عشاق سے اے یار یہ پردا کیسا

کوئی کہتا ہی امام اپنا کوئی اپنا خدا
آپ کی ذات تو ہی ایک یہ جھگڑا کیسا

لن ترانی ہوئی صادق ہوئی عشق ایموسی
تمنے دعوی ارنی کا یہ کیا تھا کیسا

سامنا کیا کسی آفت کا ہوا پھر اسکو
میرے سینے مین جگر ہے تہ و بالا کیسا

سب کو بھر بھر کے دیا جام شرابِ گلرنگ
ساقیا ہم رہے محروم یہ دورا کیسا

قتل کرکے مجھے شرمندہ ہوا ہی قاتل
عرق شرم ہے یہ رخ پہ پسینا کیسا

انپے دلکو جو طلب کرتا ہون مین دلبر سے
کس ڈھٹائی سے وہ کہتا ہی کہ کیسا کیسا

ڈھونڈھتا ہون کہین پہلو مین نہین دل ملتا
تو نے دزدیدہ نظر سے مجھے دیکھا کیسا

وائے الودۂ عصیان ہی کفن کا دامن
کپڑے بدلے تھے ابھی مینے یہ دھویا کیسا

کیا گذرتی ہی ذرا حضرتِ دل کہیے تو کچھ
آہ کے ساتھ نکلتا ہے یہ نالا کیسا

نہ محبت نہ مروت نہین معلوم اے یاس
لوگ یہ کیسے ہین اور ہے یہ زمانا کیسا

مجنون تنِ خاکی مین بھی دل نہین ملتا
اس گرد مین بھی یار کا محمل نہین ملتا

اسطرح ہتونسے یہ مراد دل نہین ملتا
جسطرح کہ رنگِ حق و باطل نہین ملتا

ابرو کا ترے عاشق کامل نہین ملتا
بے تیغ جو کشتہ ہو وہ بسمل نہین ملتا

غربت مین عجب دست چھٹا وائے مقدر
ہم ڈھونڈھتے پھرتے ہین کہین دل نہین ملتا

معلوم نہین یار کہ کیا بات ہے تجھمین
دلبر تو بہت ملتے ہین پر دل نہین ملتا

یہ کہکے مری روح گئی ملکِ عدم کو
یہان کوئی مکان رہنے کے قابل نہین ملتا

کوئی نہین ایسا کہ جو یہ بار اوتارے
ہم سر کو لیے پھرتے ہین قاتل نہین ملتا

لیلی ہی کدہر نجد مین ہر سمت یہ غل ہے
دیوانے پڑے پھرتے ہین محمل نہین ملتا

جادہ ہے نہ رہرو کہین ملتا ہی عدم تک
کچھ ہمکو نشان رہ منزل نہین ملتا

یہ لفظ وہ ہی مثل طمع جو کہ تہی ہے
زردار ہوا ایسا کوئی کامل نہین ملتا

الفت مین حسینونکا یہ عشاق سے ہے حال
ظاہر مین تو ملتے ہین مگر دل نہین ملتا

دل ایسا ہٹا میرا حسینانِ جہان سے
سمجھاتا ہون مین لاکھ کہ جا مل نہین ملتا

اوس ناف کی توصیف مین ہون غرق تحیر
گرداب کی گردش مین ہون ساحل نہین ملتا

دل ملگیا پر یار کو ہم ڈھونڈھ رہے ہین
محمل تو ملا صاحبِ محمل نہین ملتا

پچھتائیگا الفت جو حسینون سے کریگا
دل دیدیا جب ہاتھ سے پھر دل نہین ملتا

گردش مین ہے مانند فلک یاس ہمیشہ
کچھہ تیرا پتا اے مہ کامل نہین ملتا

یہ تہان صورتِ بسمل کبھی ایسا تو نہتا
جیسا بیتاب ہے اب دل کبھی ایسا تو نہتا

روز آزار دیا کرتا ہے دلکو میرے
ہائے بے درد وہ قاتل کبھی ایسا تو نہ تھا

ابتدا ہی مین ہوا عشق مجھے آفت کا
شور دریا لب ساحل کبھی ایسا تو نہ تھا

بیگنہ مجکو کیا قتل نہ کچھ رحم آیا
او ستمگار ترا دل کبھی ایسا تو نہ تھا

کیا ہوا یار جو صورت نہین اب کہلاتا
میری جانب سے وہ غافل کبھی ایسا تو نہ تھا

دیکھکر ضعف مرا نسکے وہ مہرو بولا
عشق ابرو مین یہ کامل کبھی ایسا تو نہ تھا

میری ٹیڑی کا سُنا غل تو کہا لیلی نے
نجد مین شور سلاسل کبھی ایسا تو نہ تھا

نہین سنتا مری جو چاہتا ہی کرتا ہے
جیسا وارفتہ ہی اب دل کبھی ایسا تو نہ تھا

دیکھتے ہی مجھے تیوری وہ چڑھا لیتا ہی
دشمن جان مرا قاتل کبھی ایسا تو نہ تھا

ابکی کس رنگ سے آئی ہی بہار اے گلچین
باغمین شور عنادل کبھی ایسا تو نہ تھا

ایک ابرو کے اشارے مین ہوئی سیکڑون قتل
باڑہ پر خنجر قاتل کبھی ایسا تو نہ تھا

کب کھینچی تیغ تری اور مین حاضر نہوا
جھوٹ یہ بات ہی قاتل کبھی ایسا تو نہ تھا

مانع عشق مجھے ہوتا ہے سمجھا سمجھا
مہربان مجھپہ مرا دل کبھی ایسا تو نہ تھا

وصل مین ہاتھ مرے سینے پہ رکھکر بولے
چین سے یاس ترا دل کبھی ایسا تو نہ تھا

قتل کرکے مجکو بخشش کی دعا دینے لگا
خون بہاکر میرا قاتل خونبہا دینے لگا

ابتدا ہی مین یہ مجسے بیرخی کیون اے صنم
تو ابھی سے اپنے عاشق کو دغا دینے لگا

ہونٹ اپنے چاٹتا ہو نمین حلاوت کے سبب
بوسۂ عناب لب ایسا مزا دینے لگا

تو نے ہنس ہنسکر جو اے قاتل کیا زخمی مجھے
مین دہان زخم سے تجکو دعا دینے لگا

بوسۂ عناب لب بھی شربت دیدار ہی
یار بیمار محبت کو دوا دینے لگا

اہل دنیا سے لگی جھک جھک کی ملنے اہل دین
بوریائے فقر بھی بوئے ریا دینے لگا

بعد میرے قتل کے آیا جو قاتل کو عرق
دامن زخم جگر سے مین ہوا دینے لگا

ان ستون کے ظلم پر کرتا ہی نالے بار بار
ٹوٹکر دل میرے پہلو مین صدا دینے لگا

لاکھ ڈھونڈھا پر ملا ہمکو نہ کچھ دلکا سراغ
داغ آخر کو چمک کر خود پتا دینے لگا

منزل الفت مین دل نے بیرخی کی اختیار
میرا ساتھی راہ مین مجکو دغا دینے لگا

خط دیا قاصد کو جبتک کچھ مرض مجکو نہ تھا
آگئی لکنت زبانمین جب پتا دینے لگا

ٹھنڈی سانسین عشق اور مین ہایم مرگ مین
قہر ہی زخم جگر جسدم ہوا دینے لگا

وصل مین سینے پہ میرے رکھکے منہ بولا وہ شوخ
اب پسینا یاس کا بوسے وفا دینے لگا

یار پردی مین اودہر جلوہ دکہا کر رہگیا
صورت موسی ادہر مجکو غش آکر رہگیا

عاشقون کی بات کو معشوق سنتے ہین کہین
گوش گل مین نالۂ بلبل سما کر رہگیا

طائر دل ایک ہی آیا پھندی مین کبھی
دام گیسو وہ بلائی جان بچھا کر رہگیا

خفتگان قبر چونکے مین جو تڑپا ہجر مین
میرا نالہ فت نہ محشر اٹھا کر رہگیا

خواب مین آیا جو مجکو وصل جانا نکا خیال
یک بیک دست تمنا مین بڑہا کر رہگیا

یہ نہین معلوم اس وحشی کو کیا راحت ملی
دل ہمارا کوچۂ دلبر مین جا کر رہگیا

کوئی گریان ہی کوئی خندان ہی باغ دہر مین
نالۂ بلبل پہ غنچہ مسکرا کر رہگیا

اوٹھگیا جب یار صبح وصل میری پاس سے
کچھہ نہ بس میرا چلا مین تلملا کر رہگیا

دیکھتے ہی اونکی صورت ہوگیا سکتا مجھے
نقش حیرت بنگیا پردہ اوٹھا کر رہگیا

آگیا جب اوس لب شیرین کے بوسی کا خیال
ہونٹ اپنے مین حلاوت سی چبا کر رہگیا

یار کی شوخی یہ تہی گستاخ کرنے کے لیے
وصل کی شب وہ جو مجکو گدگدا کر رہگیا

یار تنہا ملگیا تنہا یاس کچھہ بولا نہ مین
ہاتھہ ملتا ہون کہ ایسا وقت پا کر رہگیا

جسکو ہمدم سمجھتے تھے وہ رہزن ہوگیا
دوست دل سا الفت جانا نمین دشمن ہوگیا

مست مے پیکر جو وہ طفل برہمن ہوگیا
حسن عارض اسقدر دمکا کہ گلخن ہوگیا

واہ ری رفعت زہی اوج فروغ حسن یار
رشک خورشید اوسکا روی روشن ہوگیا

دیکھکر صورت تری عشاق کو آیا عرق
آفتاب روز محشر روی روشن ہوگیا

عشق مین لیلی کے مجنون کو ہوا ایسا جنون
چاک اوسکے ہاتھ سی صحرا کا دامن ہوگیا

کیا کہون اپنی مقدر کی برائی دیکھیے
وصل کی شب باتون باتون مین وہ بدظن ہوگیا

ہاتھ مین مہندی لگاؤ زلف مین شانہ کرو
اب ذرا سنبھلو جوانی ہے لڑکپن ہوگیا

خواب مین سہوا کہین گذرا جو بوسی کا خیال
نیلگون لب اوسکا مثل برگ دشمن ہوگیا

دیکھنا تاثیر خوب عشق کہتے ہین اسے
وصل شیرین کوہکن کو بعد مردن ہوگیا

عشقِ زلف و رخ مین میرِ جان اکدن جلیگی
تیرگی بخت سے یہ حال روشن ہوگیا

سر کٹا میرا تو جائی خون اونھی گردنسے لو
سوز دل سے جسم مثلِ شمع روشن ہوگیا

عقدِ پروین کی طرح چھپکا جو ہے بالائے سر
ای سپہر حسن دونا رُخبہ جوبن ہوگیا

انتہائی عشق کہتے ہین اسی چھوڑا نہ ساتھ
بعد مردن کوچۂ جانان مین مدفن ہوگیا

یہ دکھایا ہمکو اوس گل کی محبت نے اثر
داغ کی کثرت سے سینہ رشکِ گلشن ہوگیا

حال ہوپنچا یا ہے یہ سوز دروں نے یاس کا
خانۂ دل آتشِ فرقت سے گلخن ہوگیا

اونکا جو ہین عاشقونکے حقیقی قاتل ہوگیا
مرگیا کوئی کوئی مرنے کے قابل ہوگیا

سانس لینا عشق کی گرمی سے مشکل ہوگیا
آبلہ غم کی حرارت سے مراول ہوگیا

اسقدر مین ناتوان اے ماہِ کامل ہوگیا
تا مژہ آنا نگہ کو ایک منزل ہوگیا

آپ جو کہتے ہین مجھسے باز آ الفت سے تو
کیا مرا دل بھی مرے جان آپکا دل ہوگیا

موجزن رہتا ہے اب اشک ہمین ہر گھڑی
آنکہ کا گوشہ مری دریا کا ساحل ہوگیا

رہگیا دل تھام کر کوئی کوئی تڑپا کیا
تیر ہی جانے سے دگرگون رنگ محفل ہوگیا

نشہ مے کا مزا ملتا ہے الفت مین ہمین
جب ہوئی سودیکی شدت ہوش زائل ہوگیا

التجا کرتا ہون یہ دلسے کہ باز آ عشق سے
اندنون مین اپنے در کا آپ سائل ہوگیا

بجلیان چمکین تو سینے پر مری بجلی گری
سنبرہ کا نوکا تمھارے زہر قاتل ہوگیا

داغ یہ دلپر نہین مُہر ہین سند پر ہین مری
خوب سیکھا مینے فن عشق کا مل ہوگیا

رنگ حیرت تو مٹائے اپنے دل سے آئنہ
مُنہ چڑہا کر یا ترے رخسے مقابل ہوگیا

زندگی مین کچھ خیال آیا نہ خواب مرگ کا
جاگتے ہی جاگتے ایسا مین غافل ہوگیا

یہ تحمل ہو اہرگز نہ قیل و قال سے
آپکی نازک دہانی کا مین قائل ہوگیا

خاک مجنوں کی جو دلکی ہوگئی اوسمین شریک
ہر بگولہ نجد مین لیلی کا محمل ہوگیا

وہ چھلکتا ہی تو کرتا ہے یہ نالے بار بار
چشم تر ساغر بنا شیشہ مرا دل ہوگیا

چٹکیان لیتے ہو اونکے دل تو تھا نیلا مرا
آسمان بھی زہر کھا کر لو مقابل ہوگیا

اونگلیان قاتل کی ہی مجکو چبھریسے کم نہین
گدگدایا وصل مین اونسے مین بسمل ہوگیا

ہمبغل رہتا تھا معشوقوں سے مین وہ یاس ہون

اے کنارِ گور اب مین تیرے قابل ہو گیا

خون گھٹ گیا تمام بدن زرد ہو گیا
مین ہجرِ یار مین ہمہ تن درد ہو گیا

مٹنے پہ بھی ہوا یہ مری خاک کو عروج
اوج آسمان کا بھی جہان گرد ہو گیا

دلمین غبار آیا تو کیا لطفِ دوستی
بیکار ہے جو آئینہ پر گرد ہو گیا

پھرتا ہون مثلِ بادِ صبا کوہ و دشت مین
مجنون کا بھی غبار یہان گرد ہو گیا

تاثیر ہے وہ خاکِ درِ یوتراب مین
اکسیر کا اثر بھی جہان گرد ہو گیا

غیرون سے بزم مین جو ہنسا وہ تو رشک سے
مین کشتۂ زعفران کی طرح زرد ہو گیا

لکھی جو اک یگانۂ آفاق کی ثنا
میری غزل کا شعر ہر اک فرد ہو گیا

سرگرم تھا یہ فوج مین قاتل نہ روکا ہاتھ
جبتک کہ زیرِ تیغ نہ مین سرد ہو گیا

دنیا سے جسنے لوث کیا منفعل ہوا
اس زن کو چھو کے مرد بھی نامرد ہو گیا

کرتا تھا کمسنی مین کوئی عاشقونپہ رحم
لیکن جوان ہوتے ہی بیدرد ہو گیا

قاتل تری نگاہ مین بجلی کا ہے اثر
گرما کے جسکو دیکھ لیا سرد ہو گیا

اشعار یاس سنکے یہ کہتے ہین قدردان
دو چار شاعرون مین یہ اب فرد ہو گیا

بیقراری مین جگر تجسے بھی دل بڑھ گیا
سوچ تو یہ کیا ہوا مد مقابل بڑھ گیا

لیچلی سوئے مکان یار الفت کی کشش
پاؤن میرا خود بخود کچھ سوئے منزل بڑھ گیا

خوب کی تو نے وفا شاباش اے عاشق مرے
آپ کے اتنے ہی کہنے سے مرا دل بڑھ گیا

سامنے افشان کے تارے جھلملا کر رہ گئے
جلوۂ رخسے چراغ ماہ کامل بڑھ گیا

تو جو بیٹھا صدر مین مسند کی زینت ہو گئی
تیری جلوے سے مریجان حسن محفل بڑھ گیا

جبسے پیری آئی ہے ہر دم اوسی کی یاد ہے
عمر تو کچھ گھٹ گئی پر عشق کامل بڑھ گیا

اوٹھگیا سینے سے اوس رشک مسیحا کا جو ہاتھ
اب مرا درد جگر کچھ اور اے دل بڑھ گیا

آیا آنکھو سے جگر مین دل مین پھر جا کر رہا
عشق تیرا اے پری منزل بہ منزل بڑھ گیا

تھی اوپی تلوار بھی قاتل بھی تھا بیداد گر
سخت جانی سے ہماری وقتِ مشکل بڑھ گیا

داستانِ عشق اب کتنک کہی جائے گا تو
طولِ مطلب ہو گیا قصہ یہ اے دل بڑھ گیا

سامنے جو ناز سے لپٹی گلے دو چار کے
حوصلہ میرا بھی اب اے تیغِ قاتل بڑھ گیا

اے حسین تیری تصور نے یہ بالیدہ کیا
پھر نہ پہلو مین سمایا اسقدر دل بڑھگیا

سیر دریا کو اگر آیا کبھی دو بحر حسن
شوق پابوسی مین تھوڑی دور ساحل بڑھگیا

خاک پائی فرنگانی ساتھ مین لایا نحیف
صورت نقش قدم منزل بمنزل بڑھگیا

باڑہ پر ہی خون مرا جیسے ہوا آمین شریک
دیکھہ پانی تیغ کا اب اور قاتل بڑھگیا

تھا یقین محبوبہ فرقتین جیونگا ایک پل
دم تڑپنے سے مگر کچھہ اور بیدل بڑھگیا

رفتہ رفتہ اسقدر لیلی نے پیدا کی جگہ
کچھہ دنون مین قیس کا دل مثل محمل بڑھگیا

جسطرف دیکھو ادھر کشتی تڑپتی ہین پڑے
شاید اوس قاتل کو شوق فصد بسمل بڑھگیا

عشق بسمل بڑھکے سودا ہوگیا شاید تمہین
وحشیونکے غل سے بھی شور عنادل بڑھگیا

حشر ہوجائے نہ چھوڑونگا نہ چھوڑونگا کبھی
ابتو میرا ہاتھہ تا دامان قاتل بڑھگیا

اپنے کاندھے پر مجھے احباب لائے قبر تک
کاروان لیکر مجھے خود سوئے منزل بڑھگیا

یاس میرے سامنے حاسد کو ہوگا کیا فروغ
یہ سنا بھی ہے کبھی عالم سے جاہل بڑھگیا

پھندی مین گیسوؤنکی پھنسایا یہ کیا کیا
ایدل یہ کس بلا مین مجھے مبتلا کیا

مین نزع مین بھی یار ترا دم بھرا کیا
رسم وفا کو وقت قضا بھی ادا کیا

مرنے پہ بھی یہ سوز دل کا اثر رہا
برسون دھوان ہماری لحد سے اوٹھا کیا

یوسف کسی نے گر تری دامن کو چھو لیا
یہان دست غم سے ہمنے گریبان قبا کیا

برسونکا تھا جو دوست وہ دم مین بچھڑ گیا
الفت نے تیری دلکو بھی تمسے جدا کیا

اسکا جگر نکالیا دل اوسکا مل گیا
ہر گام تیری چال نے محشر بپا کیا

اونکی زبان کھلی مرے لب بند ہوگئے
معشوق جو کہا کیا عاشق سنا کیا

عاشق کا رنج بھی ہے حسینونکی دل لگی
رویا کیا مین سامنے وہ گل ہنسا کیا

دیکھینگے کیا چمن کو خزان مین سوائے خار
صیاد کس بہار مین ہمکو رہا کیا

اولٹے مزاج کرتے ہین وہ عذر کی عوض
بگڑے بہت ذرا بھی جو ہمنے گلا کیا

کہتے ہین اسکو ضبط کہ اف بھی کبھی نہ کی
سینے مین قلب سوز درون سے جلا کیا

الفت جتانے پر نہ بگڑیے اب اسقدر
بس جانے دیجئے کہ ہمین نے برا کیا

اب کیا لکھیگا یاس بجز حسرت و ملال

دل بے وفا کو دیدیا افسوس کیا کیا

یاس مجکو عشق کیسوئی سا کسدن نتھا
مین پریشان مور درنج و بلا کسدن نتھا

کیا سنا کر غیر کو دشنام دیتے ہو بھلا
جیسے عاشق ہون تمہارا مین برا کسدن نتھا

جیسے ہوش آیا ہی دلدادہ ہون اک سفاک کی
عشق کا میری طبیعت مین مزا کسدن نتھا

الفت دلبر مین دلکو ڈھونڈتا ہمین عیب
یہ ستمگر میرے پہلو سی جدا کسدن نتھا

پڑ گئی جسکی نظر وہ دل پکڑ کر رہگیا
بچہ جو بن ای حسین نام خدا کسدن نتھا

چاہنے والونسے تمنے بیوفائی کب نہ کی
عاشقون مین ای ستمگر وفا کسدن نتھا

پہلے تو دل لیا پھر بیرخی کرنے لگے
ای حسینو مجکو تمسے یہ گلا کسدن نتھا

کب نہ آیا مین گلون کے دیکھنے کو صبحدم
مین ہوا خواہ گلستان ای صبا کسدن نتھا

سینہ کوبی سا تھیونکی واسطے کس شب نہ کی
مین جہان مین نالہ کش مثل درا کسدن نتھا

کب نتھا آنکھون مین میری جلوہ حسن نبی
ہر گھڑی ورد زبان صل علی کسدن نتھا

عاشقون ذیاس معشوقون کو کب زینت نہ دی
خون ہمارا دست قاتل مین حنا کسدن نتھا

تیرے قد سے ہمسری شمشاد کو کیا ہوگیا
دیکھنا اس بندۂ آزاد کو کیا ہوگیا

قتل تو کرتا ہی یہ گر کتا ہے گردن پر مری
دیکھہ قاتل خنجر فولاد کو کیا ہوگیا

دیکھکر لاشہ مرا رو رو کے وہ کہنے لگے
ہائے میرے عاشق ناشاد کو کیا ہوگیا

کھولنے سے فصد کی سودا نجائے گا مرا
چھیڑتا ہے کیون مجہی فصاد کو کیا ہوگیا

کیا مین اوڑ جاونگا فولادی قفس کو توڑ کر
نوچتا ہی پر مرے صیاد کو کیا ہوگیا

ذبح کرنے مین یہ منہ پھیرے ہوئے ہے کسلیے
بیرخی کرتا ہی کیون جلاد کو کیا ہوگیا

لکھنؤ مین پہلے چرچے عاشقی کے تھے بہت
ہے غضب اس ملک عشق آباد کو کیا ہوگیا

ساتھہ مجھہ دیوانے کے پھینچی ہی اوس گل کی شبیہ
سبکو حیرت ہے یہی بہزاد کو کیا ہوگیا

اسکو بھی ٹھنا ہی اکدن کیون مٹاتا ہی ہمین
یا خدا اس چرخ بے بنیاد کو کیا ہوگیا

دیکھکر دیوانگی میری یہ مجنون نے کہا
تنکے چنتے پھرتے ہین اوستاد کو کیا ہوگیا

ہجر مین نالے کرونمین سوئین وہ آرام سے
بے اثر کیون ہی مری فریاد کو کیا ہوگیا

مر گیا سر پھوڑ کر کیون یہ تو سودائی نہ تھا
جان شیرین مفت دی فرہاد کو کیا ہوگیا

بڑھی پہنا تا ہی کیون مجکو رکو نگا مین بہلا
مین تو سودائی تھا پر خدا کو کیا ہو گیا

جاں پر بن بن گئی تھی یاس سے ہاتھ سے
پھر تڑپتا ہے دل ناشاد کو کیا ہو گیا

غرق ہو جائے ابھی کلبۂ احزان میرا
جوش پر آئے اگر دیدۂ گریان میرا

میرے گھر آئے اگر وہ گل خندان میرا
بزم شادی ہو ابھی کلبۂ احزان میرا

الفت ابرو قاتل ہے گلے کو خنجر
آجکل دست اجل مین ہے گریبان میرا

آگئی فصل بہار الحمد واے دست جنون
تنگ کرتا ہے بہت مجکو گریبان میرا

اپنی زلفون کے بنانے مین ہین ایسے مصروف
دیکھتے ہی نہین وہ حال پریشان میرا

پھول کھلجاتے ہین گلشن مین برستا ہے جو مینہ
کیون نہ روئے یہ ہنسے وہ گل خندان میرا

دیکھہ اے گل دل پر داغ کی پھولون کی بہار
آجکل سیر کے قابل ہے گلستان میرا

اسقدر چاک ہوا دست جنون سے ہر صبح
ملگیا دامن محشر سے گریبان میرا

حسرتو نکا ہوا خون ہاتھ سے تیری دلمین
دیکھہ مشاک زرا گنج شہیدان میرا

مین تڑپتا ہون تب ہجر مین اور ونکو ہے وصل
واہ کیا خوب کیا آپ نے درمان میرا

حسرت وصل ہے شعر و نمین ہر اک جا مرقوم
خط تو ام مین لکھا جائے گا دیوان میرا

کیسا دیوانہ ہو یہان تک تو عاقل ہو جائے
بھاگے سودا بھی اگر دیکھہ لے زندان میرا

خط جدول نظر آنے لگے موئے گیسو
جب رقم ہونے لگا حال پریشان میرا

الفت زلف نے دم بند کیا پہلے تو ٹ
پھر گلا گھونٹنے آئی شب ہجران میرا

الفت ابروئے خمدار مین بنکر خنجر
ذبح کرنے لگا خود مجکو گریبان میرا

اف جو کرتا ہون دیوان دہنہ سے نکلجاتا ہے
پھونکے دیتا ہے مرا تن دل سوزان میرا

وصف گیسوئے مسلسل کے جو لکھے مینے
سنبلستان نظر آنے لگا دیوان میرا

مین بھی اک صورت زیبا کا تماشائی ہون
آئنہ دیکھتا ہے کیا رخ حیران میرا

یاد محبوب مین فریاد کیا کرتا ہے
چین دم بھر نہین لیتا دل نالان میرا

دلمین آتا نہین کیون صبح سے دلبر کا خیال
آج کچھہ مجھسے خفا ہو گیا مہمان میرا

شرم سے باغمین شمشاد و صنوبر گڑ جائین
سیر کو آئے جو وہ سرو خرامان میرا

حسطرح ہو گا ترے گھر مین مین آج آؤنگا
کیا بنا لیتا ہے دیکھون ترا دربان میرا

لہلہائینگے مری سینے مین گل داغون کے
جوش پر آئے گا جسدن گلستان میرا

الفت لب نرہی گیسو دنکے سودے مین
ہوا ظلمت مین نہان چشمۂ حیوان میرا

عشق لیلی کی جو دشت ہے ہرن ہوجائے
دیکھ لے قیس اگر آکے بیابان میرا

سرمہ آنکھون مین تہی دیکھکے مرجاؤن گا
خون بہائیگی تری تیغ صفاہان میرا

ناتوانی مجھے وحشت مین جہکا دیگی اگر
بیڑی بنجائیگا پاؤن کی گریبان میرا

کفر و اسلام سے مطلب نہین دنیا مین مجھے
الفت خال و رخ یار ہے ایمان میرا

حسرتین رہگئین سب دل ہی کی دلمین ہی مین
آہ نکلا نہ کوئی دہر مین ارمان میرا

ذوقافیتین

تاکنا کب دیدۂ روز نسے اونکا جانگا
عاشقون کو دیکھنا چلمن سے جہانکا جانگا

سامنے عاشق کے چہرہ سے نہین اوٹھتی نقاب
دیکھین کب اونکی رخ روشن سے پردا جانگا

وہجیان اسکی اوڑین دست جنونسی توسہی
بیخودی ہونے تو دو دامن سے سمجھا جانگا

نقص ہے اوسمین کلف کا اور ہے یہ ذی کمال
مدرسہی اونکے رخ روشن کے شرماجانگا

فصل گل مین بلبلین آسیمین کرتی ہین بیان
دیکھین کب صیاد کا گلشن سے کٹکا جانگا

آنکھ اوجکی گیسو طرار سے لیگی دل
مال میرا بیشک اس رہزن سے چھینا جانگا

چار کاندہے جب آیا ہون یہان مین ناتوان
خاک مجھکو حشر مین مدفن سے اوٹھا جانگا

رشک سے اوس رشک چمن کی جو کریگا تہسری
توڑکر وہ گل الگ گلشن سے پھینکا جانگا

لن ترانی سنکے کیون دعوی کیا تھا دید کا
لیکے کیا منہ وادی ایمن سے موسی جانگا

جسطرح ہوگا اونہین عشاق گہورینگے ضرور
دیکھنے دینگے نہ جب روزن سے دیکھا جانگا

گرد کہایا ہجر کی شب بیقراری نے اثر
یار میرے نالۂ دشبون سے گھبرا جانگا

سبزہ رنگون کی محبت مین سراپا زہر ہون
دل مرا اوس زلف کی ناگن سے مارا جانگا

آئیگا گور غریبان پر اگر وہ شہسوار
میرا مدفن کیا سم توسن سے روندا جانگا

ہون وہ سودائی کہ مرنے پر بہی گا سبکو خوف
میرا مدفن تختۂ آہن سے ڈہانکا جانگا

روز اکڑیگا اگر وہ تیرے قد کے سامنے
کاٹکر سرو بہی گلشن سے پھینکا جانگا

مستی مکر تو اگر جائے گا سیر باغ کو ۔ شرم کے ماری بھلا سوسن سی بولا جائیگا
دہن جو سودی کی ہوئی سودائی زلف یار مین ۔ سر ہمارا کوہ کی دامن سے ٹکرا جائیگا
گھیرتی ہی یہ مگر بھکو ہے دنیا سے گریز ۔ ساتھ مردونکے بھلا عورت سے دوڑا جائیگا
عالم طفلی مین بہی منت کی نار دونکے عوض ۔ رشتۂ الفت مری گردن سی باندہا جائیگا
دیکھ لینا ہی اگر تاثیر الفت مین مری ۔ اشک حسرت یار کی دامن سی پونچہا جائیگا

زہر الفت یاس پہلے ہی سے اسکو مل گیا
عاشق خط زلف کی ناگن سے مارا جائیگا

زیست مین مین نہی مرنے پر بہت غمناک تہا ۔ کیون نہ آخر خاک ہوتا ابتدا سی خاک تہا
وصل مین فرقت کا ڈر تہا ہجر مین غمناک تہا ۔ چین سی عاشق ترا کسدن نہ افلاک تہا
عشق مین جو تہا وہ دیوانہ تہا یا وحشی مزاج ۔ کوئی عاقل تہا نہ کوئی صاحب ادراک تہا
لوگ گلشن مین گل صد برگ سمجہتے تہے جسے ۔ اصل مین وہ گل نہ تہا میرا دل صد چاک تہا
کاکلین شبا نو نہ لہراتی تہین کالون کی طرح ۔ یار تہا میرا کہ اپنے وقت کا ضحاک تہا
دیکہکر قاتل کو یہ حالت دلون کی ہوگئی ۔ کوئی بسمل تہا تو کوئی بستۂ فتراک تہا
روز دیکہنے آتا تہا جا جا کر کسی محبوب کو ۔ ہجر مین مین نیست تہا پر دل مرا چالاک تہا
وحشیون کی پاؤنکے چہالے تہے خوشون کی جگہ ۔ جادہ جو صحرا مین تہا انگور کی اک تاک تہا
چہوڑ کر مجہ ناتوان کو پاس غیرون کے گیا ۔ کیون جلایا یار نے کیا مین خس و خاشاک تہا
اسکے باعث وصل مین کہین یار سی گستاخیان ۔ مین تو تہا محجوب لیکن دل مرا بیباک تہا
یار کو دیتا تہا پیہم بیقراری کی خبر ۔ ہجر کی شب دوستو نالہ ہمارا ڈاک تہا
زیست مین تہا تاج و تخت اب قبر مین کچہہ بہی نہین ۔ تہا جو وہ تیرا تجمل بہی تو پہر کیا خاک تہا
وجہ یہ ہی نظم تہی مبنی جانان کی صفت ۔ شعر جو تہا حسن مطلع وہ غزل کی ناک تہا
گنگ رہتی تجھے کسی حال سی کی یاد مین ۔ کچہہ دنون سی ہمکو ذوق نشۂ تریاک تہا
اے ستمگر کیون نکرتا صبر تیرے ظلم پر ۔ دل مرا کیون تنگ ہوتا کیا تری پوشاک تہا
خانۂ دل سیکڑون تہے اوسکے رہنے کے لیے ۔ اس زمانہ مین وہ بت بہی صاحب املاک تہا
عشق مین سوا ہوا عاشق بہی و معشوق بہی ۔ دہجیان اسکا گریبان اوسکا دامن چاک تہا
کیون نہ دیوانے ذین پر لوگ کرتے تہے عجب ۔ جب ہوا عاشق تو سوائی کا اسکو بان تہا

آکے مردون پاس دنیا نخل کی طالب ہی کیون
کوئی عورت ڈھونڈتی ہی اسکو اگر مساک تہا

بےفعل ہو ہو کے عصیان پر جو روتا عمر بھر
تہا مین تر دامن مگر محشر مین دامن پاک تہا

تہا نہ پابند شریعت ہی نہ پیرو کفر کا
عشق کا بندہ تہا ان جھگڑونسے بالکل پاک تہا

ہے تعجب قتل کرتے کرتے کیون قاتل رکا
مین تہا ہے قضا تہا اور وہ سفاک تہا

کھیل مین چلتے تھے ہر سو ابروؤنکے پینترے
بچنے ہی سے مرا قاتل غضب چالاک تہا

یا تھی آدم تھی نہ جن و حور و غلمان و ملک
جسسے طینت مین مری عشق شہ لولاک تہا

نشان گورون غیرونکو بتلاتے تو بہتر تہا
ہماری قبر کو تم آکے ٹھکراتے تو بہتر تہا

جو راہ عشق مین گر کر سنبھلجاتے تو بہتر تہا
کسی کی جستجو مین ٹھوکرین کہاتے تو بہتر تہا

جو کچھ تھی دل مین میرے وہ نسی تنہائی مین کہدیتا
اکیلے راہ مین مجکو وہ ملجاتے تو بہتر تہا

مرا دم حسرت دیدار سے آنکھون مین اٹکا ہی
جو دم رہتے مرے اب بہی چلے آتے تو بہتر تہا

خطا کی جو دو بار اسنے محبت کی
کہین ہم اور اپنے دل کو بہلاتے تو بہتر تہا

نہایت تنگ ہون دنسی تمہارے یار کی صورت
مرے پہلو سے یہ حضرت نکلجاتے تو بہتر تہا

تو نکی سرد مہری نے تو پہونکا تن بدن اپنا
ہماری سوز دلکو یہ نہ بھڑکاتے تو بہتر تہا

نہ لو راہ عدم للہ ہم بہی چلنے والے ہین
ذرا ای دوست دم بھر ٹھہر جاتے تو بہتر تہا

عیان ہو بسکی خوشبو پہر وہ گل سو اسطے ہوتے
تم اپنے حسن پر اتنا نہ اتراتے تو بہتر تہا

گریبان چاک کرنا خوب تہا سوزی کی شدت مین
کہین ہم تنگ ہو کر گر نکلجاتے تو بہتر تہا

تڑپتا نزع مین میرا نہ دیکہا جائیگا تمسے
مری بالین سے تم اسوقت ہٹجاتے تو بہتر تہا

خبر لون ہجر مین کرنا تہی اپنے حال کی انکو
زمین و آسمان نالون سے تہہراتے تو بہتر تہا

نہ جاتا پاس اونکے آپ یہ غیرت کے معنی تھے
کسیکو بہیجکر وہ ہمکو بلواتے تو بہت تہا

پلا کر مے جو بیخود ہی کیا ہمکو تو کیا حاصل
اگر پیر مغان زاہد کو بہکاتے تو بہتر تہا

اگر دو چار آنسو نجر مین نکلے تو کیا نکلے
ہمارے چشم سی بادل بہی شرماتے تو بہتر تہا

مزاج اونکا یہ ہی جو کچہ کہو وہ خصہ سمجہتے ہین
مری جانب سی گر اغیار بہرکاتے تو بہتر تہا

جو تم آتے تو ہو جاتے شگفتہ غنچہ خاطر
تمہاری عاشقونکے پہول کہلجاتے تو بہتر تہا

جو یہ ہوتا تو افشا نیر پر کیون راز دل ہوتا
مرے نالے ہی میرا حال کہہ آتے تو بہتر تہا

سحر تک شام سے کیں وصل کی شب نیتیں اونکی
ہم اپنے دل ہی کو اتنا چھوجاتے تو بہتر تھا

ندامت پر اگر اے یاس بخشش تھی گناہونکی
مرے اعضا بھی آنسو ہوکے بہجاتے تو بہتر تھا

یہ جا کہ تیری پا پہ جو ایجا نجان رہا
عاشق پھر اسکو دلسے بھی کچھ بدگمان رہا

تا صبح ہجر مین جو مرا دل تپان رہا
بتلا تو یار آج کی شب تو کہان رہا

مین عمر بھر جو مورد جور بتان رہا
اللہ کو پسند مرا امتحان رہا +

جوش جنون مین تیز روی میری دیکھنا
پہونچا کہان مین برق کہان آسمان رہا

دلسے نہ مرکے مر گیا ابرو کا عشق
خنجر تمام عمر گلے پر روان رہا

اسیدر چہ محو تھا جب اٹھا بزم یار سے
مجکو خبر نہین کہ مرا دل کہان رہا

تہا مجکو خوف وصل مین کچھ اوسکو کچھ خیال
آرام سے نہ مین نہ وہ آرام جان رہا

سرگشتگان عشق کو راحت ہو کیا نصیب
اک جا قرار سے نہ کبھی آسمان رہا

ثابت ہر زخم سینہ سے دل کی شکستگی
ٹوٹے ہوے مکان مین یہ بیان رہا

بھولی تمام چہچہے گنج قفس مین پر
بلبل کو بوستان کا سب برزبان رہا

کیا تیرے خاکسار کی آہین بلند مین
پہونچین وہ چرخ پر پہ نہ آسمان رہا

ایسا مٹایا چرخ نے فرہاد و قیس کو
اوسکا پتا رہا نہ اسی کا نشان رہا

جاتے ہی فصل گل کے ہوے دونون بوٹین
بلبل کا آشیان نہ ہمارا مکان رہا

کھینچے جو مینے ہجر مین کچھ نالے نرم گرم
کوئی وہان پہونچ گیا کوئی یہان رہا

کیا ہی تہی جو ہو گئے ہمدرد ایک جا
بلبل ہی ہے یہ باغ مین شغل فغان رہا

کوٹہا تھا میرا وصل مین ہمپایہ فلک
کوئی حسین یہان کوئی مہروبان رہا

گر کر زمین پہ بہگئے دریا کی طرح اشک
منزل پہ بھی پہونچکے نہ یہ کاروان رہا

اوسنے لگا مین غیر نگاہون سے یہ جہان
آدہا شہید ہوکے ہر اک میہمان رہا

خط لیکے نامہ بر ہی مرا شوق اور گیا
نامہ وہان پہونچ گیا قاصد یہان رہا

خود تھا عدو کی بزم مین کہتا تھا وہ بجا
تجھکو تو یاس آج کی شب تو کہان رہا

بس یہی کہ مرحبا اک رشک مہر دیکھ لیا
خوش ہوا اے حسین ایک نظر دیکھ لیا

تیری اشکونسے بہی کچہہ اسکی لگی کم نہوئی
حال دل کا مرے اے دیدۂ تر دیکہہ لیا

دل کی زخمون مین اوسی وقت آئی بجلی
میری قاتل نے جہک کر جو ادہر دیکہہ لیا

جان دی ہمنے جدا ہوتے ہی تمسے کہ نہ دی
خیر جو کچہہ تہا تمہین مد نظر دیکہہ لیا

سرمہ گین چشم نہین تیغ صفا ہانی ہے
دل مجہ بسمل مری قاتل نے جدہر دیکہہ لیا

بزم مین غیر سنی رہتے ہین مخاطب دلسے
جب ہوئی اونکی ادہر نیک نظر دیکہہ لیا

خود تڑپنے لگے اغیار کو تب چڑہ آئی
کیون جی تمنے مری نالون کا اثر دیکہہ لیا

ایک پل بہی نہین اوس شوخ کی آنکہون کو قرار
گہ ادہر دیکہہ لیا گہ اودہر دیکہہ لیا

سامنے آکے تری تیر نظر کہاتا ہون
دل مرا دیکہہ لیا اور جگر دیکہہ لیا

زلف کی کہلتے ہی بل پڑ گئے کتنے اسمین
آج اے یار ترا موئے کمر دیکہہ لیا

اونسے جاکر نہ کسی نے بہی مرا حال کہا
میرے نالون ہی نے پہونچائی خبر دیکہہ لیا

دلکو نخچیر بنا کر یہ کہا قاتل نے
کیون مرے ناوک مژگان نگاہ در دیکہہ لیا

یار کی بزم مین نالون سے کہا یہ مینے
اتبو تمنے مرے محبوب کا گہر دیکہہ لیا

قبر مین رکہتے ہی منہ پہیر لیا یارون نے
ہمنے ہر شخص کو ہنگام سفر دیکہہ لیا

موہنی آنکہہ مین و لبر کی قیامت کی ہے
پہر وہ اوسکا تہا جسے ایک نظر دیکہہ لیا

آئے ہو یار جو فرقت مین تسلی دینے
تمنے کیا حال مرا نوعد گر دیکہہ لیا

ہاتہہ رکہکر مرے سینے پہ مریجان تمنے
مین جو کہتا تہا تڑپتا ہے جگر دیکہہ لیا

دسترس ہو ہی گیا یار کے سینے پہ مرا
آخر کار محبت کا ثمر دیکہہ لیا

یاس کچہہ اور ہی اب تم ہو زہی فیض جلال
قدر کرنے لگے سب اہل ہنر دیکہہ لیا

کوئی جوان جو مجہہ زار و ناتوان سے ملا
کمان سے تیر جدا ہو کہ پہر کمان سے ملا

شب وصال کے بوسونکا حظ بیان سے ملا
مزا کسی کے لبون کا ہمین زبان سے ملا

ہزار کی سنتے ہین پر اپنی کچہہ نہین کہتے
عجیب لطف یہ خاموشی زبان سے ملا

ہو ذکر عیش بہ از عیش یہ مثل سچ ہے
ملا نہ وصل مین وہ لطف جو بیان سے ملا

خیال ہے جو تجہے اپنی نغمہ سنجی پر
زبان اپنی تو بلبل مری زبان سے ملا

ہزار مرتبہ ہمنے سوال وصل کیا
جواب بہی نہ مگر یار کی زبان سے ملا

فلک کو پست یہان کی زمین سے پایا
پتا مکان کا تیرے اسی نشان سے ملا

چلا جو گھر سے مین دیوانہ کوئی جانان کو
یہان سے ساتھ تھا کوئی کوئی وہان سے ملا

جو قتل کرتا ہے مجکو تو آنکھ اوٹھا کر دیکھ
شکار کھیل مگر تیر تو کمان سے ملا

تمام عمر نہ جانا خوشی ہے کسکا نام
کبھی ملا بھی تو اک رنج آسمان سے ملا

ترے خیال نے فرقت مین دل کو بہلایا
ہوا کچھہ آہ سے حاصل نہ کچھہ فغان سے ملا

پہونچگیا کسی دل تک ہمارا نالہ پست
نہ تھا بلند مگر جاکے لامکان سے ملا

یہ اتحاد تھا کیسا ہمین نہین معلوم
دل اپنا بڑھکے ترے تیر جانستان سے ملا

ہمیشہ اپنا رخ زرد دیکھکر ہنسنا
یہ ایک رنگ ہمین کشتِ زعفران سے ملا

اوٹھا اوٹھاکے ستم ولولہ بڑہا دل کا
ہمین کچھہ اور مزا اوسکے امتحان سے ملا

جب اونکے چہرے کو دیکھا شرہ نے مار اتیر
سوائے خار نہ کچھہ سیرِ بوستان سے ملا

عدم کی راہ لی اوس سے بچھڑکے عاشق نے
یہ چھٹکے یار سے یارانِ رفتگان سے ملا

ہمین نشان دیا اسنے مثلِ قبلہ نما
پتا کسی کی گلی کا دلِ تپان سے ملا

دل اپنا دیکھکے پاس اونکے یہ کہا مینے
کیا تھا گم جسے ہمنے تمہین کہان سے ملا

گلے سے کوئی تو لپٹا وہ خود کہ تیغ ستم
مزا وصال کا قاتل کے امتحان سے ملا

ہمارے دلمین جو اسی جذبِ عشق آیا ہے
گیا ہے جو اودہر اوس نالہ نہان سے مل آ

پڑا جو تیر کسی کا شگاف تھا پہلو
مین آج کھولکے دل اپنا میہمان سے ملا

جبھکے وہ دیکھہ رہے تھے کہ آہ کی ہمنے
ہمارے تیر کو دیکھو عجب کمان سے ملا

جب آدہی رہ گئے صدمونسے ہم تو وہ آیا
ملا بھی یار تو کیا آکے نیمجان سے ملا

بخیل کہتا ہے کون اسکو رنج ہجر سہے
کبھی ملا بھی ہمین کچھہ تو آسمان سے ملا

اوٹھا جو درد مری دلمین ہوگیا مین خم
کمال جھک کے مین آج اپنے میہمان سے ملا

جو بیقراری وشوخی ہے یار کی بمثیل
تو ای فلک اوسے میری دلِ تپان سے ملا

گلون کے عشق مین ایسا ہوا مین کاہیدہ
صبا نے ڈہونڈہا تو بلبل کی آشیان سے ملا

کمالِ عشق مین کیا کیا نہ کچھہ ہوئی تعظیم
کہ اوٹھکے دردِ جگر تیرے ناتوان سے ملا

کچھہ اسمین فیض ہے مونس کا کچھہ ہے فیضِ جلال
وگرنہ یاس کمال آپ کو کہان سے ملا

رونے سے بخار اسکا نکلجائے تو اچھا
یونہین دلِ بیمار بہلجائے تو اچھا

میرے دلِ داغی سے یہ ہوتا ہے مقابل
بجھکر کسی محفل سے کنول جائے تو اچھا

کیون ملگیا اوس شوخ کی انگیا کا مسالا
ہان اسکے عوض دل مرا ملجائے تو اچھا

کیا طفل سرشک آنکھہ مین ہے آنکھہ سے گر کر
اوس شوخ کے دامن مین مچلجائے تو اچھا

وہ غیر کے پہلو مین ہون مین بحر مین تڑپو
اس سے جو مرا جان نکلجائے تو اچھا

مین بوسہ طلب کرتا ہون پھر جا ہی نہ دینا
اچھا جو ترے مُنہ سے نکلجائے تو اچھا

کیا جل ہے عاشق کو نہو وصل میسر
سارا ترا جوبن یونہین ڈھلجائے تو اچھا

روٹھی ہوئی عاشق کو منانے نہین تم
لینے کو اوسی پیک اجل جائے تو اچھا

سُلگاتے ہین وہ رہ کے مرے دل کو وہ ناحق
اے کاش یہ اک دن کہین جلجائے تو اچھا

بولے شبِ وعدہ جو پڑی چاندنی اوپر
میلی ہے یہ پوشاک بدلجائے تو اچھا

بوسہ لیا ابرو کا تو حاضر ہے گلا بھی
بل آپ کی تیوری کا نکلجائے تو اچھا

مین آہ کرون تیغ نگہ کا وہ اوہ وار
اکدن یونہین آ پیچ مین جو چلجائے تو اچھا

جادو کیسا طرح ہے مری آہ نکا ہر اک تیر
رہجائے تو بر عکس ہو چلجائے تو اچھا

کچھہ ایسے اشارے ہون کہ دے گالیان وہ شوخ
حسرت یونہین کچھہ دل کی نکلجائے تو اچھا

بس یاس نہ کر ضبط دکھا آہ کی تاثیر
کچھہ رنگ زمانے کا بدلجائے تو اچھا

ذرا ہمین بھی بتا اے سحاب دیتا جا
یہ گریہ کسکے لیے ہے جواب دیتا جا

پکارتا ہے تجھے دل جواب دیتا جا
اسی کو ساتھہ لے یا صبر و تاب دیتا جا

جنون تو دیکھیے کہتا ہون دیکھ مین خطِ شوق
یہین سے نامے کا قاصد جواب دیتا جا

چلا ہے مُنہ کو چھپا کر جو چھیڑنے سے مرے
تو کوئی گالی ہی اوبیحجاب دیتا جا

اسی سے جانینگے زندہ تری فراقمین لوگ
نہ لیتا جا دلِ پر اضطراب دیتا جا

چلا ہے پاس سے اوٹھکر تو بیقرار سہی
تو اپنے مُنہ سے مجھی کچھہ خطاب دیتا جا

دل ایک دیکے کئی بوسے مین جو لیکے چلا
تو مُسکرا کے وہ بولے حساب دیتا جا

یہ مجھسے کہتا ہے گردون نمد تو کچھہ کو
نشان اپنا مثالِ حباب دیتا جا

پھری ہے مجھسے نگہ یار کی تو مدت سے
فلک زمانے کو کچھہ انقلاب دیتا جا

تری بچھڑنے سے پژمردہ ہوگیا مرا دل
زرا تسلی اسے اے شباب دیتا جا

ہر ایک اشک سے کہتا ہون یاد رکھیں یہی
کہنچا ہی دلسے تو بوئی گلاب دیتا جا

پلایا خون جگر مے کے بدلے اے غم
گزک کو طائر دل کی کباب دیتا جا

گلے لگا کے چلا ہی جو چھوڑ کر بیتاب
یہی خوشی ہی تو اور اضطراب دیتا جا

بہک کے کہتا ہون زاہد سے جوش مستی مین
کہان چلا مرے ساقی شراب دیتا جا

پکارتی ہین بجو شوق قتل مین عاشق
زبان تیغ سے قاتل جواب دیتا جا

تری فراق مین شاید اسی سے جی بہلے
بے تسلی دل اضطراب دیتا جا

جو ہمسری کا ہے مجسے خیال اے حاسد
تو کچھ سخن کا بھی میری جواب دیتا جا

لحد مین یاس نکیرین نے کہا مجسے
ہمین جواب تو اے ناصواب دیتا جا

نالے اثر جذب نہ دکھلائینگے پھر کیا
منہ چڑہ کے مرے دلسے اوپر جائینگے پھر کیا

اوس مرتبہ کی طرح نہ اب آئینگے پھر کیا
وہ ہجر مین اپنے مجھے تڑپائینگے پھر کیا

غم دلمین ہمارے نرہے گا تو ستم ہی
اپنی تو غذا ہی یہی ہم کھائینگے پھر کیا

اکبار تو سنکر مرا احوال نہ بولے
ابکی جو کہونگا تو وہ فرمائینگے پھر کیا

تیری رخ رنگین سے تو شرمندہ ہوئی آج
گل وقت سحر باغمین اترائینگے پھر کیا

اوس بار اذان زاہدون نے شام ہی دی
ہی وصل کی شب آج یہ جلائینگے پھر کیا

پہلے جو نہ دیتے تھے وہ تہاسن کا تقاضا
دل لیکے وہ عاشق سے مکر جائینگے پھر کیا

ہم جان کے عاشق ہوئے کیون ای ہین ناصح
سمجھا ہو جو خود یہ اوسے سمجھائینگے پھر کیا

دلمین تو کسی کے کبھی ہوتی نہین تاثیر
افلاک مری آہ سے تھرائینگے پھر کیا

بیباک ہین دل لینے مین جو حد سے زیادہ
عشاق سے وہ وصل مین شرمائینگے پھر کیا

دل کہو کی تو برسون سے بڑے ڈھونڈہ رہی ہین
گر ہوش ہی جاتے رہے تو پائینگے پھر کیا

ہین اور بھی عالم مین جو ہین مست مے عشق
بیخود جو ہوئے آپ مین وہ آئینگے پھر کیا

جب اوٹھے وہین درد کے مانند رہونگا
وہ بزم سے اپنی مجھے اوٹھوائینگے پھر کیا

کیا فصل بہاری مین جنون ہوگا ہمین پھر
یا یاس اپنی محبت مین وہ دوڑائینگے پھر کیا

بیٹھا ہے تو اب عاشق مضطر نہ اوٹھیگا
اسکا درِ محبوب سے بستر نہ اوٹھیگا

جبتک کہ نہ تو وصل کا اقرار کریگا
قدمون سے تری یار مرا سر نہ اوٹھیگا

تو غیر سے ہمبزم ہے مین آنکھونسے لگہون لگ
بیجا ہی یہ ناز اے مرے دلبر نہ اوٹھیگا

مرجاؤن نہ دیکر کہین الفت مین تو نکی
بیماری ہی بہت مجھسے یہ پتھر نہ اوٹھیگا

فرقت کا اوٹھا لونگا تری کوہِ گرانبار
پر بات کا اغیار کی لنگر نہ اوٹھیگا

راحت سے بٹھادونگی جو پامال کو اپنے
پھر جانبجہان فتنۂ محشر نہ اوٹھیگا

ٹکراؤنگا سر مین در و دیوار سے اپنا
زانو سے ترے غیر کا گر سر نہ اوٹھیگا

جبتک نہ جواب اسکو مرے خط کا وہ دیدے
بھیجا ہی جو مینے وہ کبوتر نہ اوٹھیگا

در سے تری مجھہ زار کا اوٹھنا تو بھلا کیا
سایہ بھی تری کوچے سے گر کر نہ اوٹھیگا

انہی اثرِ ضعف سے ہی دعدغہ مجکو
اونسے بھی مری قتل پہ خنجر نہ اوٹھیگا

جھنکارسی جہا گل کی جگا ئینگے نہ گروہ
سوئیگا یونہین فتنۂ محشر نہ اوٹھیگا

بیٹھے گا تری بزم مین اے شوخ جو آکر
پھر دلکی طرح عاشق مضطر نہ اوٹھیگا

عاشق ہون کہ کانہ بنا عاشق گیسو
مجہ زار سے اے یار یہ کنگر نہ اوٹھیگا

دیوانے ترے اوٹھتے ہین جسطرح کہ گھر سے
اسطرح کبھی فتنۂ محشر نہ اوٹھیگا

اوسنے جو مجھے قتل کیا غم سے چھڑایا
احسان سے قاتل کی مرا سر نہ اوٹھیگا

بیٹھے ہو ی آواز سے کرتا ہون جو نالے
وہ کہتے ہین ہمسے تو ترا گھر نہ اوٹھیگا

احباب و عزیز آئے مجھے چھوڑ گئے یہان
یاس اب تو مرا قبر سے بستر نہ اوٹھیگا

یادِ گیسو مین جو گھبرا کے پریشان نکلا
ساتھہ ہی میرے جنون دست و گریبان نکلا

ہم یہ سنتے تھے کہ ہی عشق مین مجنون اوستاد
جاکے دیکھا تو وہ اک طفل دبستان نکلا

کون تہا جو مجھے کوچے مین ترے لیجاتا
شوق ہی دلکا مری سلسلہ جنبان نکلا

دیکھکر خم ترے ابرو کا یہ شرمندہ ہوا
کہ فلک پر مہ نو سر بگریبان نکلا

دیکھنا پردہ نشینون کی محبت کا اثر
دلمین پنہان ہوا ایسا کہ نہ ارمان نکلا

نارِ دوزخ نے جلایا مجھے گو لاکھ برس
ہون وہ میخوار کہ تر اسپہ بھی دامان نکلا

کیا اثر رکھتی ہی ساقی تری کوچے کی ہوا
نکلا جو مست ادہر سے وہ غزلخوان نکلا

قبر کھودی جو کفن دوزوں نے مجھ وحشی کی
دنگ ہو ہو گئی جب لاشۂ عریاں نکلا

دیکھنا دستِ جنوں کی کوئی چالاکی کو
گر بچا پھٹنے سے دامن تو گریباں نکلا

حشر میں تہ ہی اعمال بھی میرے گویا
قبر سے ساتھ لیے حسرت و ارمان نکلا

مہ نو دیکھ کے کہتا ہو وہ رشکِ خورشید
چاند بنکر مرے عاشق کا گریباں نکلا

آج کیا حال ہمارے دلِ مجروح کا ہو
نکلا جو تیر وہ انگشت بدنداں نکلا

خال اوس گل کی زنخداں پہ جو دیکھا میں نے
دل پکارا کہ کنوئیں سے مہ کیعان نکلا

یا وہ گیسو میں جو کھینچی کوئی آہ سوزاں
مُنہ سے نکلا جو دھواں بھی پریشان نکلا

جوش کھا کر جو بڑھا دل کو مرے لے ڈوبا
قطرہ سمجھا تھا میں آنسو کو وہ طوفان نکلا

چُرہ کے جہاتی پہ کیا وہ جو قاتل نے مجھے
دم نہیں سینے سے نکلا مرا ارمان نکلا

لوگ چلّائے کہ کھلتی ہے کتابِ الفت
یاسؔ جب بزمِ سخن میں مرا دیوان نکلا

ردیف با ر تازی

لاؤ نہ دلکو ابروِ خمدار کے قریب
پہان آؤ یاسؔ جاؤ نہ تلوار کے قریب

گیسو نہیں یہ دیدۂ دلدار کے قریب
سنبل اوگا ہی نرگسِ بیمار کے قریب

عارض نہیں یہ گیسوِ دلدار کے قریب
ہے صبح کا ظہور شبِ تار کے قریب

ہم مر گئے پہونچ کے درِ یار کے قریب
بلبل کو موت آگئی گلزار کے قریب

تب جانیں ہم کہ بخت ہمارے رسا ہوئے
تربت بنے جو یار کی دیوار کے قریب

تیرا ہی ہاتھ رُک گیا مینے تو شوق میں
خود رکھدیا تھا سر تری تلوار کے قریب

صیاد گھات میں ہی تو گلچین ہی تاک میں
بلبل نہ آنہ آ ابھی گلزار کے قریب

برسائے مینے اشک تو شرما کے ہٹ گیا
آیا نہ ابر چشمِ گہربار کے قریب

ہر شخص نقدِ جان سے خریدار ہو گیا
یوسف گیا جو مصر کی بازار کے قریب

طوفان اوٹھا لب پہ برس دی یکہہ چشمِ تر
پانی پہونچ گیا سرِ کہسار کے قریب

بجلی گرے خدا وہ سیہ تو کیا دور ہے کہو
آئی نہ برق آہ شرر بار کے قریب

کیا شوق ہی کہ سننے کو بلبل کی داستان
خود گل نے کان رکھدیا منقار کے قریب

صیاد بوئے گل کی ہے بلبل کو آرزو
دو چار پھول پھینکدے منقار کے قریب

بلبل قفس مین ایسی ہوئی ناتوان کہ آج
نالہ پہونچ کے رہگیا منقار کے قریب

ایسا نہو کہ چشم سیہ کو نظر لگے
جائین نہ آپ نرگس بیمار کے قریب

رکھیو نہ اپنی آنکھ پہ نرگس کے پھول کو
بیمار کو نہ لائیے بیمار کے قریب

اندوہ و درد و حسرت و حرمان و رنج و یاس
سب کا ہجوم ہے ترے بیمار کے قریب

لازم ہے احتراز اسیرون کی آہ سے
صیاد جا نہ مرغ گرفتار کے قریب

ابرو کی عشق مین مرا بچنا محال ہے
خنجر پہونچگیا ہے دل زار کے قریب

اے یاس اب بہار پہ جوبن ہے یار کا
بوسونگو منہ رکھو گل رخسار کے قریب

میری سر پر نہ بلا زلف کی لاؤ صاحب
اپنے عاشق کو نہ دیوانہ بناؤ صاحب

وہ بھی عاشق ہے جو نالان اوسے پاؤ صاحب
قہقہو نہین تو نہ بلبل کو اڑاؤ صاحب

دیکھو بدنام نہو جاؤ یہ دھڑکا ہے مجھے
اپنے پہلو مین نہ غیرون کو بٹھاؤ صاحب

باغ مین جاکے دکھا کر رخ رنگین اپنا
چہرۂ گل کا ذرا رنگ اوڑاؤ صاحب

شمع رو تم ہو تو عشاق کے دلسوز رہو
مثل پروانہ نہ ان سبکو جلاؤ صاحب

شوخی چشم پہ ہے ناز بہت نرگس کو
مست آنکھین اوسے گلشن مین دکھاؤ صاحب

چشم خورشید جہانتاب جو اب گردون پر
تم جو اپنا رخ پرنور دکھاؤ صاحب

قتل کرتے ہو تو پھر کیون ہے تنکن بڑھ پر
ترچھی تلوار نہ عاشق کو لگاؤ صاحب

وہ جو رنگ کہ ہو پنجۂ مرجان بھی خجل
خون عشاق کی مہندی جو لگاؤ صاحب

خلق مین تمکو بھی دعوی ہے مسیحائی کا
مرگیا ہون مجھے ٹھوکر سے جلاؤ صاحب

نقص جو رخ مین ہے اوسکی اوسے معلوم نہین
آئنہ ماہ منور کو دکھاؤ صاحب

جو کہ ہونا تھا ہوا خیر بس اب جانے دو
میری سر کی قسم آؤ ادھر آؤ صاحب

عود و عنبر ابھی گر جائین نظر سے سبکی
ہو اگر گیسو مشکین کی سنگھاؤ صاحب

خلقی اسپہ مرجان رہیگی کب تک
یاس بیتاب ہے پاس اپنے بلاؤ صاحب

ہو چکے تیر نگاہ سے سیکڑون نخچیر اب
کھینچ او سفاک ابرو کی ذرا شمشیر اب

ضعف ہی اے رشکِ لیلیٰ پاؤنکی زنجیر اب
ملگئی تصویرِ مجنوں سے مری تصویر اب

حسن ہر جائی ہوا کم ہوگئی توقیر اب
جا بجا کھنچنے لگی ہی گل تری تصویر اب

دیکھ یا یارو مہِ روشن جو تمہارا ہی نقاب
گرگئی سب کی نظر سے ماہ کی تنویر اب

سیلِ اشکِ ہجرِ جاناں نے تو اسکو ڈھا دیا
خانۂ دلکی کہو کیونکر کروں تعمیر اب

ہر جگہ کھینچین شبیہین عاشق و معشوق کی
ہوگیا خامہ ہمارا خامۂ تصویر اب

بات بھی اہلِ سخن کی پوچھتا کوئی نہین
اسلیے خاموش ہین ہم صورتِ تصویر اب

یہانتک ہی جوشِ جنوں ہم سیرِ گل دیکھینگے کیا
طوق گردنمین پڑیگا پاؤنمین زنجیر اب

فصلِ گل آئی یہ ہی صحرا نوردی کی بہار
توڑ ای دستِ جنوں پھر حلقۂ زنجیر اب

تھا جنوں پہلے مجھے اب زلف کا سودا ہوا
ہوگیا تاریک کیسا خانۂ زنجیر اب

مرگیا آشفتگانِ زلف سے کوئی ضرور
ہی بپا زندان مین شورِ نالۂ زنجیر اب

وصل دیکھا تھا ہوا ہجر صنم انجام کار
دوستو ظاہر ہوئی اوسکی تعبیر اب

کیا عجب ٹھہرے مضمون کوئی بندِ شیمین اگر
حال ہوتا ہی دلِ بیتاب کا تحریر اب

آہ نکلی منہ سے یہان وہ آئے دل پکڑی ہوئے
کی ہی میرے نالۂ شبگیر نے تاثیر اب

جوش ہی سودی کا سر بارِ گران ہی دوش پہ
جلد کر قاتل ہماری قتل کی تدبیر اب

کاٹ سی ابروئے قاتل کی بچیگی خاکِ جان
آگئی میری جگر تک کھنچکے یہ شمشیر اب

ای حسین سن سنکی تیری گفتگو خاموش ہین
بند ہین ساری فصیحونکی لب تقریر اب

جان بلب ہون ہجرِ جاناں مین یہ عرصہ کیا ضرور
ای اجل للہ آنے مین نکر تاخیر اب

واقعی مجرم ہوا بے حکم بوسہ لے لیا
بخشدو تم اسکی صدقمین مری تقصیر اب

وہان پہنچ ابر و یہان مژگان تہی دلکی وار پار
یاس توڑیگا جگر بہی اس کمانکا تیر اب

ہند مین گھبرا رہا ہے یاس کا دل اندنون
کربلا بلوائیے یا حضرتِ شبیر اب

سودا ہوا نہ جس سے وہ آئی بہار کب
پیراہنِ جنوں نہوا تار تار کب

ہم تیری یاد مین نہوئے بیقرار کب
ای جانجہان رہا نہ ترا انتظار کب

فرقت مین یار کی نہ رہا اضطرار کب
ای یاس میرا دل نہوا بیقرار کب

مرجھائے پھول کھلتے ہی ثابت نہ یہ ہوا
کب آئی اور گذر گئی فصلِ بہار کب

کسر دزاد نکے چال پہ عاشق نہ بس گیا
لائی نہ حشر جان پہ رفتار یار کب

اولجھن سی مجکو رہتی ہے سو دائی زلفین
جائیگی یہ بلا مرے پروردگار کب

وہ سنگدل ہی ہمسے مکدر رہا کیا
آیا ہمارے شیشۂ دلمین غبار کب

کسر دزاد نکی یاد مین تڑپا کیا نہ مین
آنکھین نہ وا رہین مری ای انتظار کب

تڑپا یا سور ہجر نے سیماب کی طرح
ٹھہرا فراق مین یہ دل بیقرار کب

ہر معرکے مین دل مرا ثابت قدم رہا
یہان سے فرار کر گئی فوج قرار کب

ہو جائینگے فرشتے بھی عاجز حساب مین
میرے گنہ کا ہوگا کسی سے شمار کب

عاشق تو ہو نہ جو ہوا دیوانہ ہو گیا
دل پر رہا کسی کا بھلا اختیار کب

کیا ڈر ہمین غلام ہین ہم بوتراب کے
اے یاس ہمپہ قبر مین ہوگا فشار کب

مجسے رقیب اولجھتے ہین ہر بار بے سبب
ہوگی تمہارے بزم مین تکرار بے سبب

قاتل کی میری مشق ستم ہے بڑھی ہوئی
ہر روز قتل ہوتے ہین دو چار بے سبب

تیغ نگاہ قہر سے محفل مین اوسکی قتل
دو چار یا سبب ہوئی دو چار بے سبب

مینے تو آنکھ بھر کے بھی دیکھا نہین اسے
مجسے کھنچا ہی ابرو خمدار بے سبب

عاشق نہین مین یار کی چشم سیاہ کا
کیون دل ہوا ہی عشق مین بیمار بے سبب

سب ہی یہ وجہ مدحت دندان یار کی
کب ہی ہماری طبع گہربار بے سبب

مین سبزۂ چمن نہین برگ حنا نہین
پامال کرتی ہے تری رفتار بے سبب

اب بات کیا ہی گھر بھی مرے آپ آچکے
ای یار اب ہی وصل سے انکار بے سبب

عاشق ہون زلف کا سودا نہین مجھے
جاؤن حلب سی کیون سفر تاتار بے سبب

آیا نہین خیال بھی مژگان یار کا
دلمین مری کھٹکنے لگے خار بے سبب

اے یاس اسکی یار کو پروا نہین ذرا
شور فغان و آہ ہے ہر بار بے سبب

گر کبھی چکھلے مرا چھوٹی نہ پھر دم بھر شراب
جام بھر بھر کر پیے وہ لعل سر منبر شراب

خون روتا ہون تری فرقت مین پیکر شراب
کرتی ہی کار دم خنجر مری دل پر شراب

مر گیا مین ہجر مین پیتے ہی اک ساغر شراب
بنگئی میرے لیے آب دم خنجر شراب

یہ وصیت ہی جو موت آئے مجھے اے میکشو
بدلے پانی کے چھڑکنا میری تربت پر شراب

گھر کیا ہی اسنے ہم مستونکے قلب صاف مین
دیکھنا شیشے مین اوتری ہی پری پیکر شراب

فصل گل ہی شیشہ و ساغر پہ کیا ہی رب ہی
دل نہ کیون مائل ہون انروزون ہی جو ہر شراب

چال آفت ہی قیامت ہی کسی بدمست کی
دیکھنا برپا نہ کردی فتنہ محشر شراب

میکشون کو دخت رز کی تاک رہتی ہی مدام
چھوٹتی ہی دیکھیے مستونسے اب کیونکر شراب

آج سمکو منع کرتا ہے مگر اے میکشو
ایکدن واعظ پیگا خود سر منبر شراب

رنگ ہو جاتا ہی دونا مے جو پیتا ہے وہ گل
سرخ کردیتی ہی چہرہ یار کا احمر شراب

دور مین ہفت آسمان کی یہ ملا سامان عیش
ابر مطرب یار ساقی فصل گل ساغر شراب

یاد چشم مست مجکو خون رولاتی ہے مدام
وقت ساقی مین غم کہاتا ہون مین پیکر شراب

ہجر ساقی مین جو مے پیتا ہون بن جاتی ہے زہر
رنگ چہرہ کا مرے کردیتی ہی اخضر شراب

کاگ بوتل کا کوئی دم مین اوڑیگا میکشو
دیکھنا اسکو لگایا چاہتی ہے پر شراب

چشم میگون کے تصور مین مجھے کانٹا لگا
سچ ہے یہ میخوار کو کردیتی ہی لاغر شراب

ساقیا کیا پوچھتا ہی ہم وہین کے ست ہین
جس جگہ جاتے ہی سرکہ بنگئی اکثر شراب

بے مولا سی کہونگا حشر مین اے یاس مین
دیجئے چوکہی مجھے یا ساقیٔ کوثر شراب

عشق مین مٹجائیگا اکدن نشان عندلیب
آتش گل پھونک دیگی آشیان عندلیب

خیر سے گذرے اگر فصل بہار اب کے برس
چھاؤن پھولونسے چمنمین آشیان عندلیب

بے ثباتی چمن کا ہے یہ شبنم کو الم
رات بھر روتی ہی سن سنکر فغان عندلیب

نالے کرتی ہی جو یہ صیاد خوش ہوتا ہے کیا
رنگ نغمونکا دکھاتی ہی فغان عندلیب

گر یوہین گل توڑنے پر دیگی یہ شام روز
کھینچ لیگا باغبان اکدن زبان عندلیب

رنج عاشق باعث خوشنودی معشوق ہی
گل کہلے جاتے ہین سن سنکر فغان عندلیب

رات بھر مین گل کہلے جتنے وہ توڑی صبحکو
باغبان نے آکے لوٹا کاروان عندلیب

سنکے فصل گل کا غل آئے ہین مرغان چمن
آنیت کو جمع ہین سب دوستان عندلیب

لطف اہل دل کو اوٹھے گا کلام یاس کا
جو کہ عاشق ہین وہی ہین قدردان عندلیب

ردیف بار فارسی

کیا شگفتہ ہون جو آجاوے یار آپسے آپ
میری ویرانی مین پیدا ہو بہار آپسے آپ

میری عزت اسی یاد آتی ہے یا تنہائی
بے سبب روتی نہین شمع مزار آپسے آپ

خواب مین بھی مجھے آیا نہین بوسے کا خیال
سرخ کیون ہے گئی گرد اوس گل کے عذار آپسے آپ

تیر مژگان کے دکھاؤنہ کمان ابرو کی
طائر دل ہوے جاتے ہین شکار آپسے آپ

جیب خیال یا کبھی یار کی مژگان کا مجھے
دل نازک مین کھٹکنے لگے خار آپسے آپ

یار کا وصل تصور مین اگر ممکن ہو+
دل اوٹھائے مزہ بوس و کنار آپسے آپ

نہین معلوم یہ کس بات کا سودا ہی مجھے
کہ چلا ہون طرف کوچہ یار آپسے آپ

بعد مرنے کے بھی جائیگا نہ سودے کا اثر
صاف شق ہوگا مرا سنگ مزار آپسے آپ

یا جگر جلتا ہے یا آگ لگی ہے دل مین
نہین اوٹھتی مری سینے سے شرار آپسے آپ

یار کو دیکھ لیا اسنے تصور مین ضرور+
آگیا جو دل نالان کو قرار آپسے آپ

باغ مین کونسا گل سیر کو آنکلا ہے
روے گل سے جو اوڑا رنگ بہار آپسے آپ

دل کے جلنے نے مری کی ہے یہ سوزش پیدا
جل اوٹھا جسم مرا مثل چنار آپسے آپ

کیا یہ اندھیر ہوا آئی بلا کیا اسپر*
بجھگیا ہے جو چراغ دل زار آپسے آپ

خاک ہونے پہ بھی چھوٹی نہ بیابان گردی
دوڑتا پھرتا ہے مجنون کا غبار آپسے آپ

دیکھنا یاس گئی آنے لحد مین شاید
یک بیک ہوگیا روشن جو مزار آپسے آپ

ردیف تار فوقانی

لکھ رہا ہون صفت زلف صنم آجکی رات
مشک کاغذ پہ ٹپکتا ہے قلم آجکی رات

آج تو آئے گئی روز کے بعد آپ یہان
کل کے آنیکی بھی لونگا مین قسم آجکی رات

مرلف کا ہے جو خیال اور یہی سودا ہے مجھے
فرقت یار مین کرتی ہے ستم آجکی رات

کیا ہی تڑپا ہون جدائی مین تمہاری صنما
کچھنہ پوچھو جو اوٹھائی ہین ستم آجکی رات

شب مہتاب جو وہ حور لقا آیا ہے
باغ ہے رشک گلستان ارم آج کی رات

کیا اوٹھائی ہین مزے وصل صنم کے دلنے
صبح تک یار سے لپٹے رہے ہم آجکی رات

دہیان آیا جو مجھے ابرو پہ خم کا ترے
ہوگئی حق مین مرے تیغ دو دم آجکی رات

ذکر آیا جو تری نیند بھری آنکھون کا
گل نرگس بھی ہوا شرم سے خم آجکی رات

وقت یار مین موجود ہین سب پاس مرے
غم و ہم درد و تعب رنج و الم آجکی رات

باغ و لالہ زار و مہ و مطرب و ساقی و شراب
شش جہت مین ہی یہ سامان بہم آجکی رات

زلف کے ذکر مین دہیان یا کمر کا اوسکی
لیچلی ہمکو سو ملک عدم آجکی رات

یار کے آتے ہی ظاہر ہوئے آثار سحر
ہوگئی برق کی چشمک سی بہی کم آجکی رات

دیکہ لینا کہ سحر تک نہ اوٹھینگے اسپاس
یار کے پاس اگر سوئینگے ہم آجکی رات

ہی یہی حسرت کہ دیکہون ہر سحر مین روی دوست
شام سی پیش نظر ہون رات بہر گیسوی دوست

شام آفت زلف ہی صبح قیامت روی دوست
مطلع خورشید محشر مطلع ابروی دوست

دیکہنے کا شوق اسکو اسکو شوق کو دیدہ و دل میرا مجمع بیچلے ہین سوی دوست

خود ہمین اکثر کیا کرتا ہون مین سیر ارم
دلکو رہتا ہی مرے ہر دم خیال کوی دوست

ہی عناصر مین مرے تلوار کا پانی شریک
دل مرا کیونکر نہ ہو تا کشتۂ ابروی دوست

اونکی زلفون کی درازی سی کہلا سارا یہ حال
یہ ہمچین لاتی ہین بڑہ بڑہ کر مجھے گیسوی دوست

وصل کی شب یار کی گر نیمچہ ہون بانہین مری
تکیہ سر ہوا الہی تا سحر بازوی دوست

مست ہونا چاہیے ایسا شراب عشق سے
آنکھ ڈالی جانب دشمن نہ دیکہی سوی دوست

بلبلونسی یار کی آواز سن لیتے ہین ہم
باغ مین ہر گل سی آجاتی ہی ہمکو بوی دوست

یار کی چشم فسونگر سے یہ دل مارا پڑا
تیغ کے مانند مجیر چلگیا جادوی دوست

دیکہتا رہتا ہون دس لیلی ادا کا مین مزاج
اور دیوانون مین ہون مین عاشق دلجوی دوست

شرم سی ہوجاتی ہی کاہیدہ مہ نو چرخ پر
منفعل ہوتیغ گر دیکہی خم ابروی دوست

بزم مین آونگی نہ آتا گر رقیب رو سیاہ
چہوڑتا خالی نہ دم بہر مین کبہی پہلوی دوست

یہ بہی رنگین ہی پیرہن اوترا ہوا ہے یار کا
بارہا آئی قبا ہی گل سی ہمکو بوی دوست

پردہ رہتی وی دلا دیدار کا خواہان مہو
صورت موسی غش آئیگا جو دیکہا سوی دوست

کیا کدورت تہی چلا رک رک کے گرد نیر مری
خنجر بران مین بہی پائی سر خوی دوست

خط نہین روی کتابی پر یہ ہے قرآن حسن
مد بسم اللہ ہی یہ مطلع ابروی دوست

کیا بلا آئی شبِ فرقت کی میری جان پر
سانپ بن بن کر ڈراتی ہین مجھے گیسوئے دوست

ہر گھڑی آہین خیالِ یار رہتا ہے مجھین
خانۂ دل پر ہماری ہو گیا قابو ئے دوست

وصلکی شب یار سے تا صبح تک لپٹا رہا
بسکہ ئی پیراہنِ خاکی مین میری بو ئے دوست

کچھ نہین کہتا کہ یہ کیسی کشش ہے ای خدا
دل کھنچا جاتا ہے سینے سے ہمارا سوئے دوست

چشمِ قہر آلود سے اوسکی تہ و بالا ہے دل
شیر بن بن کر ڈراتا ہے مجھے آہوئے دوست

غش کا آنا تھا کہ جاگی بختِ خوابیدہ مرے
زیرِ سر مین دیکھتا ہون تکیۂ زانوئے دوست

دیکھکر چشم فسونگر مجکو صحت ہو گئی
بنگیا اعجاز میرے واسطے زانوئے دوست

پاؤن تک پہونچی ہے ہر بار کی زلفِ دراز
دیکھنا طول قیامت بنگیا گیسوئے دوست

جامۂ وحشت مین ہم پھولے سمانے کے نہین
خاک اڑنے کو اگر ملجائے ہمکو کوئے دوست

یاس برسونسی لگی ہے کربلا کی دھن مجھے
ایک مدت سے ہے اس سر مین ہوائے کوئے دوست

پاس آیا جو وہ رشکِ قمر ساری رات
فق رہا رنگ مرا مثلِ سحر ساری رات

جاگ کر ہوتی ہے فرقت مین بسر ساری رات
تارے گنتا ہون مین ای رشکِ قمر ساری رات

جشن مین عیش مین اب گی بسر ساری رات
آج مہمان ہے وہ رشکِ قمر ساری رات

بول اوٹھے نہ کوئی مرغِ سحر وصلت مین
میرے دل کو یہ رہا خوف و خطر ساری رات

چھا گئی غم کی گھٹا دل پہ تو برسا کیے اشک
نہ ہوئی خشک مری دیدۂ تر ساری رات

کبھی رویا کبھی تڑپا مین تری فرقت مین
کیا بتاؤن ہوئی کسطرح بسر ساری رات

کو بکو زلف کے سودے مین رہا سارے دن
تھک کے بیٹھا تو پھر اخود مرا سر ساری رات

ہو گئی صبح اور آئی نہ سواری اونکی
آمد آمد کی سنی ہمنے خبر ساری رات

گل نظر آتے ہین ہر صبح مجھے مالا مال
باغ مین کون لٹاتا ہے یہ زر ساری رات

ہجر کی رات کو آئی نہ مجھے نیند اک دم
کروٹین لی ہین ادھر اور ادھر ساری رات

دل کہلکی جس سے وہ مضمون نہ کوئی ہاتھ آیا
گو مین باندھا کیا مضمون کمر ساری رات

وائے حسرت ہوئی اک آن مین آخر شبِ وصل
نہین معلوم گئی آکے کدھر ساری رات

جلوہ گر ہو نہ کسی شب جو مرا رشکِ قمر
ظلمت گور دکھائی مجھے گھر ساری رات

صبح تک ختم نہ ہو قصۂ گیسوئے دراز
شام سے بیٹھے کہے لکھون مین اگر ساری رات

اج ہے وصل کی شب شور مچا سارے دن
رہیو خاموش پرای مرغ سحر ساری رات

تم کہان تھے کہ مین تڑپا کیا بسمل کی طرح
کسی پہلو نہ تھما دردِ جگر ساری رات

یاد آئی کسی مہرو کو جو کوٹھے کی مجھے
در و دیوار سے ٹپکا کیا سر ساری رات

نقشِ حیرت تھا مجھے مینڈھ بھلا کیا آتی
تیری تصویر رہی پیشِ نظر ساری رات

جلوۂ حسن خدا داد صنم سے شبِ وصل
برجِ مہتاب رہا یاس کا گھر ساری رات

بنگلے تھے دلمین جو ارمان خدا کی قدرت
ہوگیا وصل کا سامان خدا کی قدرت

ہی تعجب کہ جو ممنونِ وفاداری ہے
مانے وہ بت مرا احسان خدا کی قدرت

ہر جگہ شعر و نمین کھینچی ہے بتون کی تصویر
ہی سراپا مرا دیوان خدا کی قدرت

ضعف سے ہاتھ نہ اوٹھتا تھا مرا ستو مین
ہوگیا چاک گریبان خدا کی قدرت

ہر جگہ نور کا جلوہ نظر آئی اوس سے
جو ہی خاک سے انسان خدا کی قدرت

میری نسبت مین وہ سنتے نہین بدگویونکی
کچھ اونہین ہوگئے ب کان خدا کی قدرت

الفتِ چشم سے رم کی دلِ وحشی نے مری
جانور ہوگیا انسان خدا کی قدرت

سخت جانی سے نہ تھی ہجر مین مرنیکی امید
دم نکلنے کا ہی سامان خدا کی قدرت

بے اجازت تری پاس اور تو آئین جائین
سمجھو روکے ترا دربان خدا کی قدرت

دیکھکر بام پہ ہم عش ہوئے موسیٰ کی طرح
ای صنم آپ کی ہی شان خدا کی قدرت

رخِ جانان سے مقابل جو ہوا آئینہ
ہوگیا دیکھہ کے حیران خدا کی قدرت

کسنے قاتل کیا قاتل کو مرے قتل پہ یاس
خود بخود ہے وہ پشیمان خدا کی قدرت

لوگ سب تکتے ہین اوس شکلِ حسین کی صورت
بزم آراستہ ہی آج دولہن کی صورت

دیکھہ لی مینے جو اوس غنچہ دہن کی صورت
دل شگفتہ ہوا گلہائے چمن کی صورت

چشمِ جانان مین جو وحشت ہی ہرن کی صورت
رخپہ گیسو بھی ہین موجود رسن کی صورت

آنکھہ کھلتے ہی ہوا بند قفس مین افسوس
مین وہ بلبل ہون کہ دیکھی نہ چمن کی صورت

عشق اک بت کا ہوا حضرتِ ناصح کو بھی
دیکھنا ہوگئی کیا مشفقِ من کی صورت

اتنی مدت ہوئی صحرائے جنون مین آئے
کہ مجھے یاد نہین اہلِ وطن کی صورت

اتنی امید نہین گردش گردون سی مجھے
کہ نکل آئے مری گور و کفن کی صورت

دشت غربت کو سمجھتا ہون لحد سو یمین
چاک کرتا ہون گریبان کفن کی صورت

جوش خون زخم جگر سی جو ہوا ہی پس مرگ
صورت گل نظر آتی ہے کفن کی صورت

رنج بڑھجاتا ہی یاد آتی ہین اگلی باتین
دیکھتا ہون مین جو اوس عہد شکن کی صورت

اندلون باغ جنون مین بھی بہار آئی ہی
داغ دلکے مری رنگین ہین چمن کی صورت

یار کی چشم سیہ یاد مجھے آتی ہے +
دیکھتا ہون مین جو صحرا مین ہرن کی صورت

ای حسین کیا ہہ کنعان پہ کنوین مین گذری
دیکھہ لی تھی جو تری چاہ ذقن کی صورت

آئی ہی فصل خزان رنگ اوڑا ہر گل کا
متغیر ہوئی مرغان چمن کی صورت

لائے خوشبو جو تری زلف معنبر کی صبا
شہر سارا ابھی بسجائی ختن کی صورت

قیس و وامق کی طرح مجکو بھی برباد کیا
تو بنو ہی وہی اس چرخ کہن کی صورت

سر زانو ہے کبھی سر تو خموشی ہے کبھی
ہے دم نظم یہ ارباب سخن کی صورت

کمر یار کا ملتا جو نہین مجکو نشان +
تنگ رہتا ہو نہین ای یاس دہن کی صورت

ردیف تا رہندی

یہ رونے ہم کہ گئے دیدہ پر آب اولٹ
زمان ہجر کو ای دور انقلاب اولٹ

کہین نہ حسرت دیدار دلمین رہ جائے
جہانسے جاتا ہی عاشق زرا نقاب اولٹ

جلا ای عشق شعلہ دلکو دونون جانب سی
مزا جبھی ہی جو یون سیخ پر کباب اولٹ

عوض گنہہ کے ملے حشر مین ثواب مجھے
گیا تمام مرا دفتر حساب اولٹ

قریب آگئی پیری یہ وقت توبہ ہے
اب اپنی پیر دیکھو ای عالم شباب اولٹ

بڑہا نہ جوش جنون وحشیو نکا اے گیسو
ہمارے دلکو نہ تو کہاکے پیچ و تاب اولٹ

ہر اک ہوا شہ مین یہ چور کچہ خبر نہ رہے
اب اپنے دور کو ای ساغر شراب اولٹ

جہان ہی آنکھو نمین تاریک بے تری دیکھے
نقاب چہرہ سے ای رشک آفتاب اولٹ

مین رویا ہجر مین ایسا کہ چھپ گئی پتلی
بڑہی جو سیل گئے ساغر حباب اولٹ

بنا دے رند کی صورت پر آج زاہد کو
سپید ریش کو اسطرح ای خضاب اولٹ

جو ہجر مین نہ اوٹھا پھر اوٹھیگا کبھو فان
جہان کو آج تو ای دیدۂ پرآب اولٹ
نقاب یار کے شاید کبھی اوٹھائی تھی
جو اوسطرف کو گیارہ دمی آفتاب اولٹ

حسین یاس کے دلکو بہت دکھاتی ہین
الٰہی اتبو یہ سب عالم خراب اولٹ

ردیف ثا مثلثہ

ہماری ہستی ہی باقی شراب کے باعث
یہ روشنی ہی فقط آفتاب کے باعث
نہ کھلتا راز جو ناصح نہ مجکو سمجھاتے
ہوا مین خلق مین رسوا حباب کے باعث
کسیکے رنج سے مطلب نہ کام راحت سے
وہ بیخبر ہین جہان سے شباب کے باعث
تمہارے سامنے عاشق مگر رہے محروم
ہوئی نہ دید میسر نقاب کے باعث
شب وصال بھی زانو پہ سر رہا اوسکا
اوٹھائی آنکھ نہ اوسنے حجاب کے باعث
تلاش یار مین دل ہی پھرا رہا ہی مجھے
تباہ ہون اسی خانہ خراب کے باعث
یہ سچ ہی عالم فانی ہے عالم اسباب
شباب رہتا ہی کچھ دن خضاب کے باعث
جگر کے داغ ہین شاداب اشک حسرت سے
ہر ایک کشت ہری ہی سحاب کے باعث
دہن کا راز کہلے ہمپہ وصل مین کیونکر
وہ بولتے نہین شرم وحجاب کے باعث
سوال وصل پہ کیون لکھدیا فراق کا لفظ
کہلے نہ ہمپہ ترے اس جواب کے باعث
فراق یار مین یہ رات دن تڑپتا ہے
قرار دلکو نہین اضطراب کے باعث

عجب طرح کی کشاکش مین یاس کا دل ہی
تمہاری زلف کے اس پیچ وتاب کے باعث

ردیف جیم عربی

دیکھتی ہین جسطرف کچھ ہمسے ہی ای یار کج
ہر نگاہ ناز مجھپر ابر دئے خمدار کج
تیری اس ترچھی نگہ سے ہوچکا مجروح دل
کیا اوڑیگا پھر نشانہ جب ہو تیرا ہی یار کج
کجروی اپنی ابھی سب بھولجائے آسمان
دیکھ لے اوسنے فتنہ گر کی گر کبھی رفتار کج
تیر مژگان صف بصف جب میرے جانب کو چلے
آٹھ دس سیدھے لگے تو پڑ گئے دو چار کج

رستم و سہراب کے بھی ہوش اوڑ جائین ابھی
خوفسی تھرائین گر دیکھین کلاہ یار کج

ابرمین ہی مرہا ہالے مین ہی ماہ تمام
کیا بھلی لگتی ہی تیری زیبہ زلف ای یار کج

وضع یہ اوس قاتل عالم نے کی ہی اختیار
ہاتھ مین تلوار ہی اور سر پہ ہی دستار کج

عاشقون کو خاک مین اکدن ملائیگی حضور
آپکی بانکی ادا ترچھی نگہ رفتار کج ✤

دیکھو بیدہب اجکل قاتل کی ہی ترچھی نظر
یاس پڑجائے کہین تیر نہ یہ تلوار کج

برسون ہوئی کہ دل ہی مرا مبتلائے رنج
آغاز عشق یار سی ہی ابتدائے رنج

عشق تبان مین کچھہ بھی بنایا سوائے رنج
سہتا ہون رات دن مین برابر جفائے رنج

غم دوست ہین خوشی مین بھی ماتم کی ہی ہوس
بسر مین ہماری بھر گئی ایسی ہوائے رنج

صدمے سہی ہین الفت گیسوی یار مین
گھیری ہوئی ہی دلکو ہمارے بلائے رنج

ای یار لب ہوئی نہ شکایت سے آشنا
ہمنے تمہاری ہاتھ سی کیا کیا بنائے رنج

زردی گلونیہ نالہ بلبل مین درد ہے
باغ جہان مین ایسی بندہی ہی ہوائے رنج

پتھر بھی ہوگداز اگر آہ مین کرون ✤ ✤
روئے دو بت بیان جو کرون ماجرائے رنج

نالا نہی مین ہمنے جو بگڑا وہ دلربا
الفت کا یہ مزا ہے کہ آنی نہ پائے رنج

دنیا کی آفتون کا اسی جا مقام ہے
دل بنگیا ہی یاس ہمارا سرائے رنج

ردیف جیم فارسی

ہی عدم تک ضعف سی مجہ زار کی مشکل پہونچ
دستگیر کیجیو اے خنجر قاتل پہونچ

ہر گھڑی بیتابی دل کا تقاضا ہی یہی
مثل سنبل لوٹتا تا کوچہ قاتل پہونچ

قبر تک احباب پہنچا دینگے اسمین شک نہین
ایکدن اپنی بھی ہو جائیگی تا منزل پہونچ

جستجو مین تیری اگدم بھی نہین اسکو قرار
قیس ہی بیتاب جلد ای صاحب محمل پہونچ

ہی یقین جہوٹے نہ دنیا حشر تک اسکا کہی
میری خون کی ہو اگر تا دامن قاتل پہونچ

آتش شوق شہادت پہر نہ بہڑکے قلب مین
آب خنجر کی جو ہوتا سینہ بسمل پہونچ

ہے تصور مجکو تیرا تو نظر آتا نہین
منزل دل مین خدارا اے مہ کامل پہونچ

باریابی آجکل غیرون کو ہی جس بزم مین
اکیدن اپنی بھی نہان ہو جائیگی امدان ہو نیم

لختِ دل کیا آئی میری چشم طوفان خیز تک
کسطرح اس طفل کی ہو تا لبِ ساحل پہونچ

یاس مجکو ہجر نے ایسا کیا زار و نحیف
ہو گئی سینہ سی لب تک آہ کی مشکل پہونچ

ردیف حا حطی

بہا گئی ہی اسکو شاید یار قاتل کیطرح
دل تپان ہی جو مری پہلو مین بسمل کیطرح

رات دکھلاتی ہی تیری گیسوؤنکی تیرگی
صبح کا تارا چمکتا ہی ترے تل کیطرح

کیون نہ مجنون کی طرح چھانون بیابانونکی خاک
بہا گئی ہی مجکو اک لیلی شمائل کی طرح

ہے مجی تلوار کی ایجاد اوس سفاک کا
تیغ بران مین بھی اوسنے اپنی شامل کیطرح

بے لیے اتو نہین ہٹنے کے تیری در سے ہم
ایک بوسی پر اڑی بیٹھی ہین سائل کیطرح

وصل کی شب بختِ خوابیدہ مری جاگا کیے
رات بھر پہلو مین میری وہ رہی دل کیطرح

چین سی گذرانہ اکدن مجکو ہوان وہ غم نصیب
سینۂ سوزان مین میری غم رہا دل کی طرح

ابر نے اس دیدۂ گریان کا سیکھا ہی چلن
برق نے ساری اوڑائی ہی مری دل کی طرح

سختیان فرقت کی مجسے اب نہین اٹھتین صنم
میرا دل تپر نہین ہی آپ کے دل کیطرح

دوسرکو جب مقابل اسمین دیکھا ہے کبھی
یار نے آئینہ توڑا ہی مرے دل کیطرح

یہ اثر اوس غیرتِ خورشید کی الفت کا ہے
داغ دل روشن ہین میری ماہِ کامل کیطرح

اس سی کرتیان زلف کی زنجیر کی اوٹھتی نہین
تیرا قیدی غل مچاتا ہے سلاسل کیطرح

عشق کے دریا مین تھلبڑا نہین ہے اسلیے
اسکی موجین سے کنارہ کش ہون ساحل کیطرح

ناتوان ہون بیقراری سی مگر دل کی صنم
تیری در تک لوٹتا آیا ہون بسمل کیطرح

یاس کیسی ہی زمین ہو اوسمین کہتا ہون غزل
سہل ہی آگر مرے گو ہو وہ مشکل کی طرح

چاندنی مین دی ہمین جام شراب اچھی طرح
شبکو ہو سانی طلوع آفتاب اچھی طرح

دیکھکر ابروی کج کو اور تڑپینگے ذبیح
ڈال دی چہرے پر او قاتل نقاب اچھی طرح

نیکیان جتنی ہوئین اوتنے گنہ ہمسے ہوئی
دینگے ہم اعمال کا اپنے حساب اچھی طرح

مصحفِ رخسارِ جانان کی ثنا کی ہے مدام
یاد ہے بے شبہ ہمکو یہ کتاب اچھی طرح

رکھدی زیرِ رخسار پر بستے خوب سا
وصل مین محبی ہوئی وہ بیحجاب اچھی طرح

نزع مین ہون میری بالین پر نہ رو رو چیخکر
چپ رہو آئید واب عاشق کو خواب اچھی طرح

ابر ہو گر سامنا ہو جائے بحرِ یار مین
اشک سا مری چشم پُر آب اچھی طرح

گردشِ چشمِ فلکی سی اولٹ دو دہر کو
آج گردون کو دکھا دو انقلاب اچھی طرح

کہنی مین کو کیا کرتا ہے وہ محشر بپا
کیا قیامت ہوگی جب ہوگا شباب اچھی طرح

گالیان وہ دے تو بوسے مجکو لینا چاہیے
دون سوال یار کا مین بھی جواب اچھی طرح

خود بخود اوسکی ہوا نے کر دیا اوسکو فنا
سر اوٹھانے بھی نپایا تھا حباب اچھی طرح

بعد مدت ملگیا جو کوچۂ دلدار مین
مینے پوچھا اودل خانہ خراب اچھی طرح

یاس طعنے سنتے سنتے تو کلیجا پک گیا
آج مین اغیار کو دونگا جواب اچھی طرح

آپ سی باہر ہی دل تابو مین اون کسطرح
دیکھکر دلبر کو مچلا ہے منا دن کسطرح

جانسی جاون تری کوچہ سی جاون کسطرح
خود ہی اوٹھ جاون قدم یہان سے اوٹھاون کسطرح

رتبۂ معشوق عاشق ہو کی پاون کسطرح
جلوہ ہو کر یار کی دلمین سماون کسطرح

اعتبار آوے نہ آئے مین بیان کیونکر کرون
دل جو کہتا ہی مرا تمکو سناون کسطرح

نرم سی اپنی مجھے اوٹھنی کو کہتا ہے جو تو
پاون سوتے ہین سی انکو جگاون کسطرح

دیکھکر ہمراہ غیرون کے نہ دیدون کر رشک ہو
ناز بیجا آپ کے ایجان اوٹھاون کسطرح

آپسے باہر ہوئی کیون طفل اشک و لخت دل
گر گئی جب آنکہ سی انکو اوٹھاون کسطرح

بن پڑی کیا کام جب دل اپنی قابو مین نہین
یار کو جذبِ محبت مین دکھاون کسطرح

جب وہ خود عاشق کسی ہون تو نہ معلوم ہو
اپنی دلکا حال مین اونکو دکھاون کسطرح

وصل کے وعدی پہ کہلا بھیجتا ہے مجکو یار
پاؤنمین مہندی لگی ہی آج آون کسطرح

دیکھکر مجکو یہ کہتا ہے تری مہندی کا چور
خوف بدنامی کا ہی دلکو چراون کسطرح

راہ مین تیری دل و جان تک نہین مجکو عزیز
صبر کی دولت کو لیکن مین لٹاون کسطرح

شوق کا دلکے تقاضا ہی کہ چلیے سوئی یار
ضعف کہتا ہی قدم آگے بڑہاون کسطرح

یار کہتا ہی تری دلکا جو کرتا ہو نمین پاس
گھر خدا کا اسکو کہتے ہین جلاون کسطرح

دیکھکر تربت کو عاشق کی یہ کہتا ہی وہ شوخ
پھول کی بدلی بھلا تیوری چڑھاؤن کسطرح

چاہتی ہین نالی فرقت مین مچاؤن شور حشر
ضبط کہتا ہی کہ مین غنچہ اوٹھاؤن کسطرح

ظلم پر اوس شوخ کے بیشک کرونگا صبر مین
رو کی اپنی حال پر سب کو بساؤن کسطرح

یار کو دیکھا تو پھر لپکا پڑے گا دید کا
مفت کا یہ روگ آنکھون کو لگاؤن کسطرح

نہہ نہین سکتی عداوت ہو کہ الفت ایک سی
وہ گھٹاتی ہین محبت مین بڑہاؤن کسطرح

وصل پر گستاخ ہون کیونکر کہ پاس عشق ہی
سو رہی ہین جہین سی اونکو جگاؤن کسطرح

منع کرتی ہین کہ منہ سی اب نہ لونگا اوسکا نام
نقش ہی دل پر مرے اسکو مٹاؤن کسطرح

اوس پر یکا جلوہ کہتا ہی یہی عشاق سے
دل تمہارا آئنہ شیشہ ہی سماؤن کسطرح

دلمین ہی تیرا تصور سامنے لاتا نہین
رشک کہتا ہی کہ آنکھون کو دکھاؤن کسطرح

دل ہوا تمہارا ہیرو وہ چھٹگیا رستے مین یاس
مین تپا اوس شوخ کے کوچے کا پاؤن کسطرح

ردیف خا معجمہ

پہنتا ہے وہ قاتل پیرہن سرخ
مجھے بھی دوستو دنیا کفن سرخ

شفق سے ہے جو یہ چرخ کہن سرخ
رنگا ہے کسکے خونمین پیرہن سرخ

یہ غصہ کیسہ ہے بتلا تو مجکو
ترا چہرہ ہے کیون اے گلبدن سرخ

سر میدان جو اپنے خونمین لوٹا
تری کشتی نے پایا پیرہن سرخ

مرا سینہ کیا داغون نے رنگین
ہی جو مہ لالہ سے ہے یہ چمن سرخ

نہین دانتون پہ تیرے سرخی پان
نظر آنے لگے در عدن سرخ

کریگی بزم مین پروانون کو قتل
پہن جامہ تو اے شمع لگن سرخ

ہوئین غصے سے اوسکی لال آنکہین
یکایک ہوگئے کالے ہرن سرخ

یہ کسکے قتل کی شادی ہے قاتل
نظر آتی ہے تیری انجمن سرخ

یہ شادی قتل کی مجکو ہوئی یاس
ہوا خون سے مرا سب تن بدن سرخ

ردیف دال مہملہ

رہتا نہین اکدم بھی مرا دیدۂ تر بند
کسطرح بہلا رحمتِ خالق کا ہو در بند

اسطرح مری روح گئی ملکِ عدم کو
جسطرح کہ اوڑتا ہی کبھی طائر پر بند

بلبل وہ ہون مر کر بھی ہی دشوار رہائی
رکھا ہی قفس مین مجھے صیاد نے پر بند

آتا بھی مرا اونکو گوارا نہین شاید
دربان نے مجھے دیکھتے ہی کر لیا در بند

اوجہل نہ کیا آنکھ سے تا صبح صنم کو
رکھا اوسی مینے شبِ وصلت مین نظر بند

روز آئی نہ کیون فاتحہ پڑھنے کو وہ دلبر
لوحِ لحد عاشقِ صادق ہی اثر بند

گیسو کی محبت مین یہ کسطرح نہ پھڑکے
دل ہی قفس تن مین مری طائرِ پر بند

چھیڑو نہ مرے دل کو کہین آگ نہ دیدے
یہ سنگ وہ ہی جسمین کہ رہتے ہین شرر بند

دل لیکے مرا کر دیا آنکھون کے حوالے
خوب الفت گیسو نے کیا مجھکو نظر بند

اے یاس غزل کہنے سے چپ رہنا ہی بہتر
رکھتے ہین مدام اپنی زبان اہلِ ہنر بند

ہی عرش سے بھی یار کا میرے مکان بلند
کیا فوق اسقدر ہی اگر آسمان بلند

اس قافلے مین ہی کوئی یوسف لقا ضرور
جو اسقدر ہی گردِ رہِ کاروان بلند

آہونسی ہجر مین تری سینے کو چاہیے
ہوتا جو تو نہ اسقدر اے آسمان بلند

مرنے پہ تیرے کشتے کو معراج ہو گئی
سر پر کیے ہمانے مری استخوان بلند

نالونسی میرے عرش پہ تھرائینگے ملک
فرقت مین ہوگا جب مرا شورِ فغان بلند

جسکو کہ لوگ ابر سمجھتے ہین خلق مین
عاشق کی آہ کا یہ ہوا ہی دھوان بلند

بہردی ہمارا جام صراحی و نڈیل کر
دستِ کرم رہے ترا پیرِ مغان بلند

انجام کار جائینگے اکروز خاک مین
کیون اسقدر بناتی ہین منعم مکان بلند

کہتا ہی یار وصل کی شب چھیڑنے کو یاس
ہی صبح ہر جگہ ہوئی بانگِ اذان بلند

ردیف دال ہندی

اونکو ہی اپنے ابرو و رخسار پر گھمنڈ
ہمکو ہی یاس اپنے دلِ زار پر گھمنڈ

اندوہ و درد و حسرت و حرمان ہین اسکے پاس
عاشق کو تیری ہی انھین دو چار پر گھمنڈ

اونکو ہی اپنی دیدۂ فتان پر غرور
ہمکو ہی اپنے اس دل بیمار پر گھمنڈ

ہمسے فقیر خاک کی چادر مین مست ہین
منعم کو ہی جو خلعت زرتار پر گھمنڈ

اے چرخ تجکو ہے جو بہروسا سحاب کا
ہمکو ہی اپنی چشم گہربار پر گھمنڈ

لاتا نہین خیال مین وہ بادشاہ کو
اوسکو ہی اپنے عاشق ناوار پر گھمنڈ

ہو کیا خیال انہین جو در یار بند ہے
ہی عاشقون کو روزن دیوار پر گھمنڈ

ہم اونکی چشم مست کی الفت مین چور ہین
ہے میکشون کو خانۂ خمار پر گھمنڈ

ہین میر گل کے طالب دیدار شہر شہر
یوسف کو کیا ہے مصر کی بازار پر گھمنڈ

برسون ہوئی کہ سوتے ہین پہلو تو یار مین
ہو کیون نہ اپنے طالع بیدار پر گھمنڈ

ہی آسمان کو گرمہ و خورشید پر دماغ
عشاق کو ہی حسن رخ یار پر گھمنڈ

بسمل ہون اک اشار مین جسکے ہزار دل
ہو کیون نہ اونکو ابروِ خمدار پر گھمنڈ

کچھ غم نہین گنہ کا غلام علی ہین ہم
انی یاس ہی ہمین اسی سرکار پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

شوق کا مینے جو لکھا کاغذ
خود سو یار اوڑ گیا کاغذ

قتل نامہ مرا لکھا جو گیا
یک بیک سرخ ہو گیا کاغذ

تہی جو افتادگی مقدر مین
میرا قاصد سے گر پڑا کاغذ

مینے لکھی جو دل کی بیتابی
ہو گیا ہاتھ سے جدا کاغذ

ایسا مغلق لکھا جواب اوسنے
نہ کسی سے پڑہا گیا کاغذ

روئے وہ سنکے میری مرنے کا خط
ہو گیا اونکو مرثیا کاغذ

مانگا دلبر نے جب قبالۂ دل
مینے خوش ہو کے لکھدیا کاغذ

نہ مرا خط لیا نہ خود بھیجا
کب پڑہا اوسنے کب لکھا کاغذ

گل رخسار کے ثنا جو لکھی
خز گلستان کا بنگیا کاغذ

ہفتے عشرے مین تو لکھا کرتو
میر یجان اک برا بھلا کاغذ

خط مجھے بھیجکر وہ کہتے ہین ✣ نامہ بر تو نے کیون دیا کاغذ

یاس خط کے جواب مین اوسنے
نامہ بر کو دیا پھٹا کاغذ

ردیف را مہملہ

بلبل کرے جو نالۂ وشیون ہزار بار
دیکھے خزان بہار مین گلشن ہزار بار

نکلا نہ ایک اشک بھی عاشق کی لاش پر
رکھا کسی نے آنکھ پہ دامن ہزار بار

ہون وہ شہید ناز کہ ابرو کی تیغ سے
کٹواون اپنی شوق سے گردن ہزار بار

برسون ہی ہجر یار مین رویا کیا ہون مین
برسا سحاب چشم سی ساون ہزار بار

اکثر ہوا سے چہرے پہ لہرائی زلف یار
عاشق کے دل کو ڈس گئی ناگن ہزار بار

مستی لگا کے باغ مین جب آگیا وہ گل
مرجھایا شرم سے گل سوسن ہزار بار

جلوہ تو ایکبار بھی آتا نہین نظر
پھر کیا کرین جو اوٹھتی ہی چلمن ہزار بار

سر صرف بجھا ہی دیگی اوسی مجسے لاگ ہو
ہوگی جو شمع قبر پہ روشن ہزار بار

آئی کبھی بہار چمن مین کبھی خزان
بگڑا بنا ہمارا نشیمن ہزار بار

کہتے ہین صنم اسے نہ کبھی فاتحہ پڑہا
آئے تو ہونگے وہ سر مدفن ہزار بار

اے یاس شاعرون کی متبع نہ ہوسکی
دوڑایا تو نے فکر کا توسن ہزار بار

جانتا ہے دل نازک کو ستمگر تیغہ
ایسے آئینے کو سمجھا ہی وہ دلبر تیغہ

شہر کے طفل جو مارین انہین کنکر پتھر
سمجھین دیوانی تری پھولسے بہتر پتھر

رحم کر مجسے اب اوٹھتی نہین یہ سختی ہجر
اسقدر دل کو نہ کر اپنے ستمگر پتھر

سخت ایذا ہین یون قتل نہ کر اے قاتل
کاٹ ٹکڑے جو چاہے تر انجر پتھر

فصل گل آئی ہے پھر شور ہی دیوانون کا
طفل پھرتے ہین لیے ہاتھون مین کنکر پتھر

کیا درازی ہی کہ کاٹے سی نہین کٹتی ہے
شب فرقت بھی جو آئی ہی تو لنگر پتھر

وہ بت مہر لقا پاؤن جو رکھتا ہے کبھی
صاف بنجاتا ہی رشک مہ انور پتھر

مانع عشق صنم ہوتا ہے ہم رندون کو
آج واعظ کو لگائین سر منبر پتھر

عشق کامل جو ہوا ایک صنم کا مجکو
جا کے کعبے مین بھی چومانکیا اکثر تجھپر

سخت نالی مین کرونگا جو نہ تو آئے گا
تیری گھر آج مین پھینکونگا پرانر تجھپر

الفت اوس بت سے ہوئی جو کی ٹوٹگیا دل میرا
ایسی شیشے پہ گرا زور سے اکثر تجھپر

ہونمین اعجاز بیان فضل خدا سے ای یاس
سُنکے تقریر یگھبلجائین نہ کیونکر تجھپر

ہے نہ بستر اور چادر زیر پا بالائے سر
قبر مین ہے خاک اکثر زیر پا بالائے سر

ایک دل ہے جائے کیونکر زیر پا بالائے سر
آپ کی زلف معنبر زیر پا بالائے سر

کوہکن سے بے ستونکی سختیان کیونکر اوٹھین
جا ہے فرش وسقف پتھر زیر پا بالائے سر

کشتی تن عاشقونکی کیون نہ طوفانی رہے
دوڑتی ہے آب خنجر زیر پا بالائے سر

فرش قاتم پاؤنکے نیچے ہو سر پر تاج ہو
ہے یہی ایجان بہتر زیر پا بالائے سر

ہوتے ہین پامال مُردے قتل ہوتے ہین ملک
چال سے تیری ستمگر زیر پا بالائے سر

ہے زمین مجسے مکدر آسمان دشمن مرا
تیری خوپاتا ہون دلبر زیر پا بالائے سر

خاک قدمونکی تلے ہون گرد سر پر دانہ ہون
دیکھیے ای بندہ پرور زیر پا بالائے سر

شگلے پر بھی نچھوڑونگا کبھی اوبت تجھے
آئیگی یہ خاک اکثر زیر پا بالائے سر

ہین نگاہ لطف کی امید مین پست و بلند
دیکھہ لو بہر خدا سر زیر پا بالائے سر

تیری گیسو پاؤنسی بھی بڑ گئی ہین اے صنم
اندنون ہے سُنبل تر زیر پا بالائے سر

گاہ بسترے کیطرح گہ طرۂ گل کیطرح
باغ عالم مین ہون اکثر زیر پا بالائے سر

تو اگر جویائے مضمون بلند و پست ہے
دیکھہ اے طبع ہنر ور زیر پا بالائے سر

فرش گل اور سایۂ طوبےٰ ریاض خلد مین
پائینگے مداح حیدر زیر پا بالائے سر

اس احاطے سے نکلکر یاس جائیگا کہان
ہے زمین و چرخ اخضر زیر پا بالائے سر

مجھے خبر نہین نکلا یہ سلسلا کیونکر
دل جنون زدہ اوس زلف مین پھنسا کیونکر

یہی جنون ہے اسی فکر مین پریشان ہون
ٹلیگی سر سے کسی زلف کی بلا کیونکر

کمر کا راز کسی پہ کبھی کھلا ہی نہین
بڑا عجب ہے کہ مضمون یہ بندھا کیونکر

مجھے خبر نہین سوز درون فرقت نے
مثال شمع مرا دل جلا دیا کیونکر

کسی کو پیچ مین لائی کیا کسی کو اسیر
یہ زلفِ یار ہوئی اسقدر رسا کیونکر

ہوئی ہے ترکِ محبت تو نکلی اے زاہد
زبان سے میرے نہ نکلے خدا خدا کیونکر

لب اوسکے کیسے ہین شیرین سخن ہے کیا مکین
ملے نہ یار کی باتونمین پھر مزا کیونکر

گلے مین طوقِ زنجیر پاؤن مین بیڑی
مرے جنون کا ہر اک جا یہ غل مچا کیونکر

ذرا سی بات مین وہ سنگدل بگڑتا ہے
کہونمین یار سے پھر حرفِ مدعا کیونکر

شیراب خوب پلائی چھکا دیا اسکو
مجھے دعا مین نہ دی یاس ساقیا کیونکر

روح کیون نکلی ہماری خانۂ تن چھوڑکر
اوڑ گئی بلبل کہان اپنا نشیمن چھوڑکر

کیون نہ لوٹین میرے دلکو چشم وگیسو یار کے
کب مسافر کو بھلا جاتے ہین رہزن چھوڑکر

کعبہ و دلمین ہو جب تو پھر کدھر جائے خیال
دیر سے جاتا ہے کب بت کو برہمن چھوڑکر

اے پری تیرے لبِ نگین کا جو شہرہ سنا
بحر مین جاکر چھپے ہین لعل معدن چھوڑکر

دل پھنسانیکو نہ بکھرا زلف اپنے رخپہ تو
ہان بچھانا دام اے صیاد گلشن چھوڑکر

اے صنم تیری تجلی گاہ سے ہم کیا ہٹین
جائینگے موسی کہان وادیِ ایمن چھوڑکر

دیکھون کیا کرتا ہے میرے حق مین اب یہ فتنہ گر
بزمِ جانان مین چلا ہون دلسا دشمن چھوڑکر

زلف کو چہرہ پہ بکھرا کر بلاتا ہے یار
عاشقون کو دل کو ڈسوا تا ہے ناگن چھوڑکر

تیلیان خطِ شعاعی بنگئین اللہ رے حسن
در مین وہ خورشید رو بیٹھا جو چلمن چھوڑکر

گاہ گلشن مین کبھی صحرا مین گہ کہسار مین
خاک ہے برباد میری تیرا دامن چھوڑکر

کسلیے رکھتے ہو سینے پر مرے سنگِ گران
مین کہان جاؤنگا یارو گنج مدفن چھوڑکر

قدر دان مجسا نہین ملنے کا مجکو اے جنون
دیکھنا بچیگا تو میرا دامن چھوڑکر

معرکے سے عشق کے اے یاس ہم ملجائین کیا
مرد جو ہین وہ بھلا جاتے ہین رن چھوڑکر

مین تو اوٹھ سکتا نہین اے روح بستر چھوڑکر
تو کہان جاتی ہے میرا جسم لاغر چھوڑکر

اوٹھگیا دنیا سے آئینہ سکندر چھوڑکر
چل بسا جمشید خالی اپنا ساغر چھوڑکر

اس صفائی کا ہون قائل واہ اے آئینہ رو
اوٹھگئے پہلو سے تم دل کو مکدر چھوڑکر

کہتی ہے گویا عمارت متعون کی بعد مرگ
آئی بھی خالی گئے بھی خاک پتھر چھوڑکر

تہا یہی لازم کہ لوح قبر بنتا آئینہ
اسکو ٹہنا ہی تہا گور سکندر چہوڑکر

سیکڑون مضمون لب و دندان جانانکے لکہے
ہم گئے دنیا سے کیا کیا لعل و گوہر چہوڑکر

اشک انکہون مین بہر آئے درد سا دلمین اٹہا
قصہ خوان بہاگا ہماری عمکا دفتر چہوڑکر

جب فراق یار کا صدمے نہ اس سے اٹہہ سکے
روح بہی بہاگی ہمارا جسم لاغر چہوڑکر

آج پہنسی ہینگے دل وچار کی کچہ شبکہ مین
بزم مین بیٹہا ہی رخ پر زلف دلبر چہوڑکر

مٹی دیکر لوح رکہکر دوست سارے چلدیے
قبر پر میری گئے سب خاک تہر چہوڑکر

فصل گل آئی ہی مے پیتے ہین ندو نکا ہی دور
بیٹہے ہین گوشے مین زاہد اپنی منبر چہوڑکر

تا بہ دہن یار کے پہونچا دی تو احسان ہے
خاک کو میری کہان جاتی ہی صرصر چہوڑکر

سچ کہون مجکو نہی اوس پیوفا سے امید
یون چلا جائیگا میرا حال ابتر چہوڑکر

نالے آوارہ نہ کیون ہوتی تلاش یار مین
ٹہوکرین کہائیگا وہ جائیگا جو گہر چہوڑکر

کیا تعجب بعد میری بہی جو ہو یہ سوگوار
بیکسی میری نہین مٹتی جو بستر چہوڑکر

ہی یہی مطلب کہ اپنی جان و اب ہجر مین
اوٹہگئے پہلو سے میرے وہ جو خنجر چہوڑکر

آج دیکہونگا مقرر مجکو ای پردہ نشین
اب کہان جاتا ہو نہین دامان محشر چہوڑکر

جان دیدو پر نہ اوسکے عشق سے باز آؤ یاس
مرد اوٹہجاتے ہین اپنا نام لشکر چہوڑکر

طرفہ عالم ہی تمہاری زلف عنبر بیز پر
سبز مخمل کا گمان ہی سبزہ نوخیز پر

نوح کو طوفان کا شک ہی چشم طوفان خیز پر
ہی سمندر کا گمان ہر اشک شور انگیز پر

اوس پری کی گیسو نکا وصف لکہتا ہی قلم
کیون نہ پہراوے تا پہری رکہتا ہی یہ شبدیز پر

مڑکے دیکہا جسطرف عشاق بسمل ہوگئے
تیغ کا عالم ہی قاتل کی نگاہ تیز پر

جاکی پہڑتا ہی دم مین صورت پیک نظر
نامہ بر میرا کبوتر ہے نہایت تیز پر

اشک جب بہنے لگے میری تو خود بہتا پہرا
سیل کا عالم ہی میری چشم طوفان خیز پر

دل تو بہر آیا ہی تہا چیرا جو اوسنے رو دیے
بہگیا صد مہ جو پہونچا ساغر لبریز پر

سبزہ عارض پہ کیون عاشق ہوا بیمار چشم
پی گیا مین زہر آفت اس مے پرہیز پر

نالہ جب کہنچکر دکہائی کچہہ اثر تو آئین وہ
منحصر ہی وصل خنجر آہ درد آمیز پر

سر جدا کرنا بدن سے کام ہے تلوار کا
جانکر عاشق ہوا ہون ابرو خونریز پر

چیرتے ہی شب مشکین کلک اوڑنی لگا
صاف میدانمین نکل آئے دم شمشیر پر

واہ ری نیرنگ الفت واہ ری تاثیر عشق
کوہکن شیرین پہ شیرین جان دی پرویز پر

یاس ہاتھ آیا ہے عشق یار مین داغ جگر
ناز ہو کیونکر نہ ہمکو اپنی دست آویز پر

ہوا وہ آشنا میرا بت ناآشنا ہوکر
گرونمین ہو وفائی اوس سے کیونکر باوفا ہوکر

چرا لیجائینگے پہلو سے دل دزد حنا ہوکر
بلا کا پیچ دینگے یار کے گیسو رسا ہوکر

یہ حال اوسکا ہوا ہمصحبت زلف رسا ہوکر
یہانسے دل گیا تہا وہانسے آیا اک بلا ہوکر

ستونگے دلمین رحم نا سوائے ظلم مشکل ہے
تعجب ہے جو دلداری کرے وہ دلربا ہوکر

نہین کچہہ دہیانمین لاتا سکندر ہوکہ اے آہم
ہوا وہ بادشہ مین یار کے در کا گدا ہوکر

جدائیمین رواں ہے کاروان اشک آنکہون سے
نکلجاتا ہے نالہ دلسے آواز درا ہوکر

عجب اسوقت بہینی بہینی بو آتی ہے کچہہ تجسے
گلی سے یار کی آتی ہے کیا باد صبا ہوکر

لب جانان کی بوسے لیکے شادی مرگ ہونا تہا
ہماری زندگی نے مار ڈالا خود قضا ہوکر

چلے تہے وہ کہین اوٹہکر مگر مرنا کا نزاکت نے
خدا کی شان دیکہو رہگیا محشر بپا ہوکر

یہ بہڑکی آتش سوزان محبت اک پری رو کی
مرا دل رہگیا پہلو مین میرے آبلا ہوکر

رخ رنگین کے بوسے کا اگر مین قصد کرتا ہون
ہرک گیسو جہپٹتا ہے تمہارا اژدہا ہوکر

نہین جاتا کبہی دلسے خیال اونکی جفاؤنکا
زبان سے شکر بہی اپنی نکلتا ہے گلا ہوکر

پے گلگشت گلشن مین اگر وہ سرو قد آیا
کف پا سے لپٹ جائینگے گل رنگ حنا ہوکر

خط آیا کیا ملی گویا مجہے شاہی زمانے کی
پڑا سایہ کبوتر کا ترے ظل ہما ہوکر

رہیگی بیقراری مین یہی کثرت جو آہون کی
نکلجائیگا دم عاشق کا فرقتمین ہوا ہوکر

رسائی سے مقدر کی جو وصل یار ممکن ہو
لپٹ جاؤن تن نازک سے اوس کی کل قبا ہوکر

دو عشاق کی ہو جائیگی خاک اپنی تربت کی
اثر اکسیر کا پیدا کرینگے ہم فنا ہوکر

وہ عاشق تہا کہ بعد قتل بہی اک رنگ لایا ہون
ٹپکتا ہے مرا خون دست قاتل سے حنا ہوکر

زیارت سے مشرف ہو کہ ہمدم یاس مر جائین
بہت سیدہی ہے راہ باغ جنت کربلا ہوکر

تماشا ہر گل سے ہو کم عشق عناکل کیونکر
عاشقونکا تری جانب سے پھرے دل کیونکر

کسطرح اپنی طرف مین تجھے مائل کرلون
یارا پٹا سا بنالون مین ترا دل کیونکر

ناز پروردہ ہی کسطرح سہی رنج فراق
متحمل ہو مصیبت کا مرا دل کیونکر

اسی بسمل کو کیا ترچھی نظر سے تو نے
دیکھیہ قاتل کہ تڑپتا ہی مرا دل کیونکر

سختیان عشق صنم کی جو اوٹھائی دنرات
ٹوٹ جائے نہ مرا آئینۂ دل کیونکر

کیا تصور ہی کہ فرقت مین تڑپتا نہین ہیہ
آج ہی چین سے پہلو مین مرا دل کیونکر

نہین آتا کبھی سیماب کو آتش پہ قرار
ایکجا سینۂ سوزان مین رہا دل کیونکر

مینے اسکو تو اندھیرے مین نکالا نہ کبھی
پھنسگیا زلف مسلسل مین مرا دل کیونکر

عیش کے دن تھی جوانی مین یہ توبہ کیسی
ہٹ گیا عشرت دنیا سی مرا دل کیونکر

آتشی شیشہ چل اوٹھی جو دکھاؤ سو مھہ
یار کے رخسی مقابل ہو مرا دل کیونکر

منہ برستا ہی تو بجلی بھی چمکتی ہے ضرور
روؤنگین ہجر مین تڑپے نہ مرا دل کیونکر

غذب الفت سی ہی دل یاس کا اور یار کا ایک
دوسری سمت مخاطب ہون بھلا دل کیونکر

قیدی زلف ہے نالی نکرے دل کیونکر
غل مچائے نہ گرفتار سلاسل کیونکر

مشتری زہرہ جبینان جہانکے ہوکے
سر کو پٹکین نہ اسیر چہ بابل کیونکر

ہمسے تو ایک بھی معشوق مسخر نہوا
بند کرتی ہین پری شیشی مین عامل کیونکر

ماہ کو تیری رخ صاف سی نسبت کیسی
جو کہ ناقص ہو کہون اوسکو مین کامل کیونکر

آہ مجنون کی ہوا دشت مین جب ملجائے
پھر اوٹھے نہ صبا پردۂ محمل کیونکر

شوق کہتا ہی بڑھو ضعف نے پکڑی ہین قدم
دیکھیے ہوتی ہی طی عشق کی منزل کیونکر

جمع ہین دلمین غم و حسرت و رنج و حرمان
ہی جگہ تنگ نہ گھبرائے یہ محفل کیونکر

قلزم عشق کے طوفان مین ہی کشتی اپنی
دیکھیے ہمکو نظر آتا ہے ساحل کیونکر

لاسکے حضرت موسیٰ ہی جب تاب جمال
میری آنکھین ہون تری دید کے قابل کیونکر

مین تو تڑپا ہی نہین یاس وہ سمجھے تہ تیغ
بہر گیا خون ہی مرے دامن قاتل کیونکر

خواب مین بھی مجھے آیا نہین ابرو کا خیال
منکسر ہونیکی سفا کو نمین عادت ہی نہین

خم ابرو سی مشابہ ہے بہت خم اسکا
سر نہ جھکجائین سو خنجر قاتل کیونکر

اندنون جوش ہی حسن حسینان چمن
فصل گل آئی ہی چمکین نہ عنادل کیونکر

ذبح کرتا ہی تو منہ پھیر لیا کیون تو نے
دیکھہ قاتل نگران ہین تری بسمل کیونکر

یاس کیا غم نے کیا تیرا لہو پانی ایک
اشک مین خون جگر ہو گیا شامل کیونکر

جان دیتا ہون بت بیباک پر
پڑ گئی پتھر مری ادراک پر

ذبح ہونے مین ملا ایسا مزا
لوٹتے ہین تیری بسمل خاک پر

جلد قاتل پھیر دے گردنپہ تیغ
رکھی ہین رخسار کو ہم خاک پر

مدتین اسکی اسیری کو ہوئین
جھاڑ گی بلبل قفس مین خاک پر

کیون نہو دنیا بجنیلو نسے رجوع
جان دیتی ہی یہ زن امساک پر

عقد پروین خوشہ انگور مین
چرخ ہشتم کا گمان ہی تاک پر

داغون کی کثرت سی یہ ثابت ہوا
چادر گل ہی دل صد چاک پر

وہ ہنسی یہان دل جگر جلنے لگے
گر پڑی بجلی خس و خاشاک پر

باعث راحت ہی قربان کی خلش
نجیہ ہوتا ہے دل صد چاک پر

یاس کس بے رحم سے پالا پڑا +
ظلم پر ہے ظلم مجہ غمناک پر

تھے جو نازک وہ نکلتے ہین وطن سے باہر
بوی گل جانے لگی انکو چمن سے باہر

عاشق اک پردہ نشین کا ہون بتا وین کیا
نام آتا ہی نہین میرے دہن سے باہر

لخت دل منہ سی تو آنکہون سی گری بحر مین اشک
در عدن سی تو ہوی لعل یمن سے باہر

بدمزہ ہونیکا تیری ہے جوای یار خیال
آنے دیتا نہین آہونکو دہن سے باہر

زلفین ہر وقت تری رخپہ چہٹی رہتی ہین
چاند آتا نہین اکدم ہی گہن سے باہر

سحر و شام کا رونا یہ شگون بد ہے
نالے کر بلبل ناشاد چمن سے باہر

شمع و لسوختہ تا صبح اسے رونیکی
لاش پروانے کی پھینکو نہ لگن سے باہر

تشنہ بوسہ نہ اسکا کبھی سیراب ہوا
پانی آیا نہ ترے چاہ ذقن سے باہر

حلقے پر حلقہ ہی او ترک تری کاکل مین
کسطرح نکلے گلا ایسی رسن سے باہر

میرا کیا ذکر ہے پڑ جای اگر عشق کا تیر
آہ تک نکلے نہ رستم کے دہن سے باہر

ہے یقین سُنکی تری چشم سیہ کا شہرہ
وحشت آہو کو بھی لیجائی ختن سے باہر

قید اس گنبد مینا مین ہین سب اہل جہان
کوئی جا سکتا نہین چرخ کہن سے باہر

ساتھ برسونکا ہی کیونکر یہ اکایک چھوٹے
روح نکلی مری کسطرح بدن سے باہر

تہی لبسکو تمنائے ہم آغوشی یار
اسلیے ہاتھ ہین عاشق کی کفن سے باہر

جو کہ قائل ہوا تصحف ناطق کا یاس
ہوا بے شبہ وہ ارباب سخن سے باہر

زلف شبگون ہی کہین مشک ختن سے بہتر
رو کی رنگین ہی ترا یار چمن سے بہتر

او سمین یوسف ہی گر ہی سمین گر ہی سیکڑون دل
چاہ کنعان بھی نہین چاہ ذقن سے بہتر

کھلکے ہر تن پہ گل زخم دکھاتے ہین بہار
کوچۂ قاتل گلرو ہے چمن سے بہتر

یہ نزاکت ہی نہ یہ بو ہی نہ یہ رنگت ہے
غنچۂ گل نہین اوس گلکے دہن سے بہتر

سحر رخ شب گیسو کی بیاض اور سواد
حلبی آئنے سے مشک ختن سے بہتر

ہو نہین وحشی مجھے عریان ہی کرین دفن اخیر
دامن دشت کی چادر ہی کفن سے بہتر

دُر دندان کی مضامین ہین ہر حالت مین
ہی ہر اک بیت مری ملک عدن سے بہتر

درد کا غم ہی نہ رہزن کا وہان کھٹکا ہی
منزل گور غریبان ہی وطن سے بہتر

اسکے نظارہ سے کیا سیر دل بلبل ہو
شاہد گل کی سجاوٹ ہی دولہن سے بہتر

بزم گل مین بھی جسے دیکھیے لب بستہ ہے
کوئی مجمع نہین ارباب سخن سے بہتر

جتنے ممسک ہین وہ دنیا پہ مری جاتے ہین
انکے نزدیک کوئی شی نہین زن سے بہتر

دفن کر دو تن پر داغ ہمارا عریان
ہمکو یہ پھولون کی چادر ہی کفن سے بہتر

اسی پہنے ہوئے جاتے ہین خدا کے آگے
کوئی جامہ نہین دنیا مین کفن سے بہتر

سر جھکائے ہوئے کس ناز سے یہ چلتی ہے
ہی ستمگر تری تلوار دولہن سے بہتر

ہی وہان نقص ترقی ہی یہان روز بروز
ماہ نو بھی تو نہین داغ کہن سے بہتر

جام ہاتھون مین ہین یا شاخون پہ گل پھولے ہین
آج ساقی تری محفل ہی چمن سے بہتر

پیچھے سنکے مرے یاس وہ گر بولا
ز مزمے ہین تری مرغان چمن سے بہتر

مہ نو آجو گیا سامنے ابرو ہو کر
ڈنک مارا دل مجروح پہ بچھو ہو کر

دی شراب اور کو مجھسے جو خفا تو ہو کر
آنکھین رہجائین مری خون کی چلو ہو کر

چکیان لینے لگے دلمین وہ دلجو ہو کر
ورد پہلو ہو گی آسایش پہلو ہو کر

بید مجنون کی جو کی سرو نے صورت پیدا
لیلی آئی تہی گاستا نمین لب جو ہو کر

نرہی خون کی اک بوند او ٹہائی وہ رنج
رہ گئی دلکی کلی غنچۂ شبو ہو کر

نہ ہوئے صرف رہ خیر کبھی دست بخیل
بے ثمر رہ گئی شاخ سر آہو ہو کر

لامکان ہو گیا جیسے کہ ہو عشق ترا
رہگئی یار مرے دلکی جگہ ہو ہو کر

دست نازک سے تری تیغ کے خط پڑ جو گئے
خوشنما جامۂ تن ہو گیا الو ہو کر

لطف دکہلاتی ہے ہمکو شب تاریک فراق
شرر آہون کے چمک جاتے ہین جگنو ہو کر

دونون جانب تری پہلو مین جو ٹہری ہین نگہ
آہ نکلے نہ کہین تیر سہ پہلو ہو کر

صحبت یار کی تاثیر کوئی دیکہیے تو ہے
دل جو آیا بھی مرے پاس تو بد خو ہو کر

جوش رقت نے یہ طوفان او ٹہایا شب ہجر
رہگئی لب پہ فغان سرد لب جو ہو کر

میری پہلو مین در آیا ہے جو اے تیز نگاہ
چند دن رہ یہین ارمان ولی تو ہو کر

ہجر ساقی مین جو پیتا ہون تو رقت کی سبب
مے گلرنگ نکلجاتی ہے اچھو ہو کر

یہ بلا وہ ہے نہ چہوڑیگی کبھی ساتھ مرا
تیرگی نجبت کی رہجائیگی گیسو ہو کر

آمد و رفت سے اسکے ہے مرے دیدہ تعب
در در رہجائے کہین تکیہ پہلو ہو کر

ناتوانی تو وہ کچہہ اور یہ صحرا گردی
قیس سرگشتہ و برباد پھرا بو ہو کر

استخانگاہ مین ہم ہونگے سبک تل بیٹہے
رہگئے تیر جو قاتل کے ترازو ہو کر

زیر ابرو ہے نمود اسکے تعجب کی ہے جا
پائی کعبے مین جگہ خال نے ہندو ہو کر

حسب طرح ناز سے عاشق کو کیا تو نے قتل
کاش چلتی تری تلوار بہی ابرو ہو کر

ہر ادا سے کہو دکہا دیتی ہے انداز قضا
آنکہہ اوس شوخ کی چلتی ہے تو جادو ہو کر

اے پیر و تری زینت مین ہی اک شوخی ہے
تاری افشان کی اوڑا کرتے ہین جگنو ہو کر

بالا پڑ جائے گا اوس شوخکی آنکہو نسے اگر
رنگ نرگس کا ٹپک جائیگا آنسو ہو کر

بعد رونیکے جو پہلو مین تڑپ تہی وہ نہین
دل مرا رہ نگیا ہے کہین آنسو ہو کر

حسرت دید جو رہ آئی تہی دلمین میرے
آخر آنکہو نسے ٹپکنے لگی آنسو ہو کر

رشک کرتی ہین عجم میری زبان سے امیاس

رنگ پیدا کیا ہندی نے بھی اُردو ہوکر

ردیف را ہندی

بینے کی اوس سے محبت وہ آسے سمجھا بگاڑ
کچھ خطا اوسکی نہین ہی میری قسمت کا بگاڑ

ہی یقین اب عمر بھر منے کی صورت ہی نہو
یار سے ہمسے ہوا ہی اس قیامت کا بگاڑ

کچھ دنون مین اب نہین پہچانے کی لوگ اسے
رنج دے دیکر نہ شکل عاشق شیدا بگاڑ

تو نے ایدل اوس سے پھر گستاخیان کی مین شروع
پھر بگڑ جاؤنگا مین گر یار سے ہوگا بگاڑ

مجھسے کہتا ہی کہ مجھکو کیون بُرا تو نے کہا
جھوٹ سچ کا یار نے دلسے کیا پیدا بگاڑ

جانکا دشمن نہین ہوتا کوئی تیری طرح
عاشق و معشوق مین ہمنے بہت دیکھا بگاڑ

دوڑ کر جتنا چلے تھے جلد ہم گر بھی پڑے
جتنی الفت بڑھگئی تھی ہوگیا اوتنا بگاڑ

وہ نہ کچھ عاشق ہین میری مین نہ کچھ اونکا عدو
کیا مری اونکی محبت کیا مرا اونکا بگاڑ

آج اس قصہ کو مین یکسو کرونگا دیکھنا
یا صفائی ہوگئی او نسے رہیگا یا بگاڑ

وہ تلون پیشہ ہین کچھ اعتبار ایدل نکر
دونون کو یکسان سمجھ کر کیا صفائی کیا بگاڑ

نیچا بگڑی مزاج یار تو ایسا نہین
مجھسے جو روٹھا یہ ٹہرا کیا ہی سارا بگاڑ

ہجر کے جھگڑون سے جان ناتوان تو چھٹگئی
ترک الفت ہوگئی ابکی ہوا اچھا بگاڑ

وہ اودہر روٹھے ہوے ہین مین ادہر سون کنجا
پھر صفائی کسطرح ہو یاس جب ٹہرا بگاڑ

ردیف زا معجمہ

آسمان کے دور مین رنج والم پاتی ہین روز
ہم ترے کوچے مین آکر ٹھوکرین کہاتی ہین روز

حال دل اوس شوخ بے پروا کو پہونچاتی ہین روز
کام میرے ٹوٹی پھوٹی ناامیدی آتی ہین روز

سر مرا کبکبک کی ناحق کو لیے کہاتی ہین روز
حضرت ناصح مجھے آکے سمجھاتے ہین روز

صبحکو پہلو مین اپنے ڈہونڈہتی ہین دلکو جب
کوچۂ جانا نمین ہم جاکر اسے پاتی ہین روز

ہی سمان برسات کا ہر فصل مین اپنے لیے
اپنے ابر چشم سے ہم اشک برساتے ہین روز

صبحکو اوٹھکر چلے جاتی ہین وہ روتا ہمین
سُنہ مرا وہ اشک کی پانی سے دُہلواتی ہین روز

شوق چوسر کا ہوا ہی اب وہ نہین جد سی سوا
مجکو بوسی ہار کر دیدی کو شرماتے ہین روز

دیکھتی ہین شادمان و صبح تک مجکو مدام
شام کو آتی ہین تو غمگین مجھی پاتی ہین روز

ترک صحبت غیر سی ہوتی نہین برسون ہوے
جھوٹی قسمین میری سر کی آکے وہ کہاتی ہین روز

مین تو روتا ہون اونہین آتا ہی غصہ دیکھیے
اشک تو میری برستی ہین وہ گراتی ہین روز

رستم و سہراب کے یہ دل جگر ہوتے نہین
سامنے سی ہم تری تیر نظر کہاتے ہین روز

ایکدن بھی وصل کا وعدہ وفا ہوتا نہین
کل ضرور آؤنگا وہ ہنس کے فرماتی ہین روز

شام سی بند پتا ہی اونکی کاکلون کا جو خیال
تا سحر کانٹی کو سانپ بنجاتے ہین روز

رفتہ رفتہ یہ کسی کی غم نے مجکو کہا لیا
دیکھکر احباب مجکو میرا غم کہاتی ہین روز

مضطرب اتنا نہوا تی ہین وہ آتی ہین وہ
دلکو اپنی ہم بھی کہہ کہکے سمجھاتی ہین روز

یاس یہ اونکی عنایت ہی ہماری حال پر
آدمی کو بھیجکر وہ مجکو بلواتے ہین روز

ردیف سین مہملہ

شب بہر دہ شمع رو جو رہا میری پاس پاس
پروانکی طرح مین پھرا اوٹھکے آس پاس

گلشن مین آج کون سا میخوار آئے گا
رنگی ہوی ہین جام گلونکے جو پاس پاس

عاشق سی وصل مین بھی ہوا وہ بہ بیحجاب
ہی جامۂ حیا بھی مری خوش لباس پاس

کیسی ہی وصل یار سے ہون نا امیدیان
ہم مرد ہین تو آنی نہ دینگے ہراس پاس

اللہ کی پناہ غضب رن پڑا ہے آج
کشتے پڑے ہین کوچۂ قاتل مین پاس پاس

جو رنج و غم تھے ہجر کے وہ سب گذر گئے
کیون آئی آپ آج بھی اپنے اوداس پاس

کپڑے جو رنگ رنگ کے پہنے ہوی ہین گل
بیٹھے ہین یہ ضرور کسی خوش لباس پاس

صحبت سی اب بتون کے تنفر ہوا ہمین
بیٹھا کرینگے جاکے کسی حق شناس پاس

رہتے ہین آپ اور ہی جلسون مین آجکل
کیا کیجئے گا بیٹھکے مجھ دل اوداس پاس

درپیش مدح گوہر دندان یار ہے
چلنا ضرور ہی کسی اختر شناس پاس

اسکو تمہارے وصل کی امید ہی نہین
اک شب تو سو رہو مری جان آکے یاس پاس

ردیف شین معجمہ

قبر مین سوتا ہی اک بیخبر کا جاگا خاموش
شورِ محشر سی کہو کیون نہین رہتا خاموش

زندگی مین مری ناوسی وہ گھبراتے تھے
بات بھی اب نہ کرونگا ہوا ایسا خاموش

رعد کیطرح کبھی شور نہین کرتا مین
ہجر مین رہتا ہون مثلِ لبِ دریا خاموش

آج آتی نہین نالی کی صدا سینے سے
نہین معلوم ہوا کیون دلِ شیدا خاموش

تم بانوفی نہین تیری لبِ جانبخش پہ کیون
مہر قیامت ہی جو ہو جائی مسیحا خاموش

چھیڑ نیکے لیئے خود چھیڑ کی کرتے ہین وہ بات
دیکھتے ہین جو مجھی برم مین بیٹھا خاموش

چپ کہانکی یہ لگی ہی نہین معلوم مجھے
مثلِ تصویر دہن رکھتا ہون آپا خاموش

کچھ سبب ہی کہ جو مانی نہین کرتا دلِ زار
اندنون رہتا ہی دیوانہ ہمارا خاموش

بولنے کو نہین جی چاہتا چپ رہتا ہون
گفتگو نے تری یہ مجکو بنایا خاموش

پہلوِ گور کو مین یار کا پہلو سمجھا
پھر نہ لی سانس بھی اسطرح مین سویا خاموش

بیقراری سے نہ تڑپا مین کبھی ق کیطرح
صورتِ ابر تری ہجر مین رویا خاموش

یاد کرتا ہی ہر اک تجکو ہر اک پردے مین
کوئی بڑ مارتا ہی کوئی ہی بیٹھا خاموش

شور کرتا ہون محبت مین بظاہر چپ ہون
جسطرح دیکھتے مین ہین لبِ دریا خاموش

گالیان اور سی سنوا دین مجھے محفل مین
یہ بھی اک بات تھی وہ شوخ جو بیٹھا خاموش

بہلو ساکت یہ کیا عشق نے تیری اے بت
بات بھی کرتے ہین یون ہم کہ ہین گویا خاموش

لوگ کہتے ہین کہ سکتا ہوا شاید ہی یاس
مرضِ عشق نے یہ مجکو بنایا خاموش

ردیف صاد مہملہ

دلمین ہماری یار ہی کا ہی مقام خاص
خلوت کی یہ جگہ ہی نہون جمع عام خاص

اون دونون ابرؤن کا ہی دلمین مقام خاص
قاتل کی ذوالفقار کا ہی یہ نیام خاص

آنکھون مین یا قیام ہی یا دلمین ہی جگہ
رہنے کے یار کے ہین یہی دو مقام خاص

طاؤس نے بھی سیر چمن مین اوڑائی ہے
یہ میرے یار ہی کی ہی طرزِ خرام خاص

ہین ابرو و شمرہ کے اشارے اسی طرف
قاتل کو میری قتل مین ہی اہتمام خاص

منظور آنکہ کو رخ و گیسو کی دید ہے
جاتی ہین اوسکے کوچے مین ہم صبح و شام خاص

یون تو ہر ایک جا پہ اونہین کا مقام ہی
کہتے ہین جسکو عرش وہ ہی اونکا بام خاص

کشتی مے ہے کوثر و تسنیم پر لگی ✤
خورشید و ماہ ہین مرے پینے کے جام خاص

دیوانہ کوئی کہتا ہے وحشی کوئی اسے
ہین خلق مین یہی تری مجنونکے نام خاص

جائے جو تو تو بلبل نالان سی اے صبا
کہدیجیو چمن مین ہمارا سلام خاص

ہر سو چمن مین ہین جو گلون کی صفین جمین
آنیکا یار ہی کے ہی یہ انتظام خاص

پہلو مین بیقرار ہون جب سی چھٹا ہے تو
کہدینا نامہ بر مرے دلکا پیام خاص

دیوانے ہم نہین جو پھرین قیس کی طرح
رکھتے ہین کوئی یار مین اپنا قیام خاص

اے یاس تین چار سے مطلب نہین ہمین
بعد نبی علی ہے ہمارا امام خاص

ردیف ضاد معجمہ

یہان شمرہ سی عشق ہی ابروی دلبر کے عوض
نشتر فساد ہم رکھتے ہین خنجر کے عوض ✤

جب کسی صورت نہ پہونچیگا مراسلہ یار تک
طائر دل میرا جائے گا کبوتر کے عوض

زہر کیا مینے پیا ہی شیر مادر کے عوض
مہرہ زنجیر حسینون کے جو مین دیتا ہون جان

استقدر دلکو پسند آئی ہی کچھ یہان کی فضا
باغ جنت بھی نہ لین ہم کوی دلبر کے عوض

کیا ہی تیرا ٹھکانا ہی بس اے سودائی زلف
کوئی سر ملتا نہین تجکو مری سر کے عوض

شام ہی رہتا ہی جو مژگان قاتل کا خیال
کانٹے بچھواتا ہون مین پھولونکے بستر کے عوض

بھاگ جائینگے غم و درد و الم سب ہجر کے
آہین اپنی دلمین ہم رکھتے ہین لشکر کے عوض

سلسلہ الفقر و فخری کا ہی یہان شیتین سے
دی خدا دولت قناعت کی مجھے زر کے عوض

خون ناحق کی گواہی حشر مین ہو جائے گی
دامن قاتل ہی میری خون کی محضر کے عوض

خضر و قاتل دونون ملکر سامنے آئین اگر
آب حیوان ہم نہ مانگین آب خنجر کے عوض

وصف لب مین سیکڑون مضمون رنگین دلمین ہین
اس صدف مین لعل ہم رکھتے ہین گوہر کے عوض

ہور ہا ہی اون لبونکے پاس سبزے کا نمو
زہر کہلوائیگا مجکو عشق شکر کے عوض

اسقدر خانہ بدوشی نے دیا ہی اپنا ساتھ
کوچۂ محبوب مین رہتے ہین ہم گھر کی عوض

ہم ہین وہ غم دوست جو رنج والم مین مست ہین
ہی ہمین دورِ فلک ہی دورِ ساغر کی عوض

چومنے دی آج تو اپنے لبِ شیرین مجھے
بوسے مجکو چاہئین قندِ مکرر کی عوض

عید کا دن ہی بتا دو مے پرستی کے طریق
ساقیا بیٹھے ہین تیرے خشتِ خم پہ منبر کی عوض

مرگئی مرغِ حمین صیاد نے کترے جو بال
قطع رشتہ زیست کا کیا ہوگیا پر کی عوض

خاکساری مین بسر کرتی ہین اپنی عمر یاں
خاک پر اکثر پڑے رہتے ہین بستر کی عوض

ردیف طا مرطبقہ

گر گیا کہین کمر سے خط ✣
تو جو آیا ہی نامہ بر لے خط

ہون مین گردن جھکائے قاتل
کہینچ تلوار اور دیدے خط

دیکھون تو کیا لکھا ہے دلبر نے
جلد لے نامہ بر مجھے دے خط

دو دو لکھی ہین ایک اک کی عوض
ہین مرے اونکے پاس دو نے خط

رخِ جانان کا وصف ہے ہر جا
خطِ گلزار ہین ہمارے خط

میری دلخواہ اسمین مضمون ہو
یا خدا وصل کی خبر دے خط

یار آتا نہین کبھی مجھ تک
مینے لکھے ہین کیسے کیسے خط

ہی رقیبون کی سمت سے بھی سلام
اتو لکھتا ہی یار اچھے خط ✣

یار سے نامہ و پیام رہے
آئین جائین ادہر اودہر کے خط

جمع کچھ دن مین ہوگیا مکتوب
مینے دلبر کو بھیجے اتنے خط

جان اپنی جسے کہ ہو دشوار ✣
عاشقون کا وہ لیکے جائے خط

یار سے رسم یون بڑہاؤ یاس
یہان سے جائے اودہر سے آئے خط

ردیف ظا رمعجمہ

عشقِ چشمِ یار مین ایدل بھلا کیسا لحاظ
آنکھ ہی جب بند کرلی پھر رہا کسکا لحاظ

وہ رقیبون پاس ہین مین دور سے معشوق پاس
اونکو جب میرا نہین مجکو ہو کیا اونکا لحاظ

دلمین کہتا ہون تصور تو بھی اونکی طرح
سامنے لاتا نہین کرتا ہون نہین ایسا لحاظ

ہو کہ عاشق کیون نہ اونکا نام پھر رٹتا پھرون
جب مین دیوانہ ہی ٹھہرا پھر بھلا کیسکا لحاظ

وہ تو ہی بیباک دیتا ہے جو تجکو گالیان
تو ہی کر اوس شوخکا اے عاشق شیدا لحاظ

سر و ٹھاکر بات تک عاشق سے وہ کرتے نہین
واہ کیا ہی شرم اونکی آنکھ مین ہی کیا لحاظ

مضطرب کردی اونہین تو سر آہین کھینچکر
جان پر جب بنگئی ایدل تو پھر کسکا لحاظ

یہ جھکائی ہی ترے تلوار کے نیچے جو سر
تیری بیبس کو ہے قاتل چشم جوہر کا لحاظ

لن ترانی سنکے کیون دیدار کے طالب ہوے
آپ کو رکھنا ہی تہا یا حضرت موسا لحاظ

تو بھی اب پردہ اوٹھادی شرم دنیا کی نہ کر
یاس جب باقی نہین اوس شوخ کو اپنا لحاظ

ردیف عین مہملہ

کی جو سرگوشی خم ابرو نے دہان قاتل شروع
یہان لگا ہونے مری سینے مین در دل شروع

سب حسینان جہان ہین جمع بزم یار مین
ناح پر یونکا بھی ہو جائے سر محفل شروع

دیکھہ لے اوسکی طرف پر دے نہین لی ڈر جاینگے
نالے مجنون نے کیے اے صاحب محمل شروع

قتل اگر تو نے کیا ہی یہ تماشا بھی تو دیکھہ
رقص اب کرنیکو ہین قاتل تری بسمل شروع

خود ہی دوڑی آؤگے اپنا جگر تھامی ہوئے
جب کریگا نالۂ جانسوز میرا دل شروع

دیکھنا طوفان پر طوفان اوٹھے تو سہی
گریہ ہو جائیگا جب اپنا لب ساحل شروع

اے شہ خوبی ملے اسکو جواب باصواب
اب سوال وصل کرتا ہی ترا سائل شروع

کہدو اہل بزم سے بیٹھین جگر کو تھامکر
اب بیان ہونے کو ہی عاشق کا حال دل شروع

عاشقان خال و رخ مین کشت و خون ہو جائیگا
یاس جسمین ہو گئی بحث حق و باطل شروع

گر اپنے ساتھہ لیکے چلے میرا یار شمع
پہونچائے تا بہ عرش سر افتخار شمع

گر وصل مین دکھاتی ہے اپنی بہار شمع
رہتی ہے ہجر مین بھی مری غمگسار شمع

کس ماہ رو کے آنے کی یہ دیکھتی ہے راہ
کرتی ہی شام سے جو کھڑی انتظار شمع

دنیا سے اوٹھگیا ہے کوئی ہمسا دل جلا
روتی ہے کیسکے واسطے یہ زار زار شمع

تاریکی لحد مین جو پیدا ہے روشنی — کسنے جلائی آکے بروئے مزار شمع
بہر رونمائے جیب سحر اونکو تو نکال — رکھو ہین شام سی جو وہ اشکونکے تار شمع
دلکی لگی کے راز کو افشا ہی کر دیا — روتی ہی پھوٹ پھوٹ کے بے اختیار شمع
ثابت دہو مین سی ہوتا ہی یکبرگی ہین نہیں بال — پروانے کے لیے ہوئی کیا سوگوار شمع
فرقت کی رات ہی نہین معلوم کیا بلا — اندھیری ہی رہیگا جلاؤ ہزار شمع
ہم تو کسی کے گول بدن پر ہین شیفتہ — اپنا دکھا رہی ہی کسے جسم زار شمع

کانٹے کی طرح دلمین کھٹکتا ہی اسکا گل
بے یار یاس ہمکو تو دیتی ہی خار شمع

ردیف غین معجمہ

کیون جلاتی ہین بھلا میری مزار مین چراغ — رہنے پائے گا ہوا کی ہاتھ سی روشن چراغ
اسطرح محرم سی ہی بستان جانان کی نمود — ایکبار روشن ہین دو گویا ہی دامن چراغ
کب بھلا معلوم ہوگا اونکے رخ کے سامنے — روزرد کہلائی جو ہمکو وادی ایمن چراغ
کیون نہ بجھہ جائے مرادل عشق زلف یار مین — سامنے کالے کے رہتا ہی کہین روشن چراغ
قلب سے آخر کو سارا جسم داغی ہوگیا — ایک دل کیا رفتہ رفتہ ہوگیا سب تن چراغ
رات کو مین جانکنے آیا ہون اپنے یار کو — تو ہی دکھلادی مجھے اے دیدۂ روزن چراغ
شب کو وہ مہر دجو نکلا سیر کو ہوکر سوار — تہی زمین پر ہر جگہ نقش سم توسن چراغ
عاشقون کو جس سی ہو معلوم راہ معرفت — کوئی دکھلائے تو ایسا وادی ایمن چراغ
اونکے چہرے پر بکھر کر نقد دل لیلیٰ نے زلف — لوٹنے کے وقت گل کر دیتی ہین رہزن چراغ

ہر کڑی سے داغ یاؤنکے چمک رہے ہین یاس
خانۂ زنجیر مین بھی ہوگئے روشن چراغ

جو اونکا ابرو پرخم ابھی کہائے فروغ — ہلال کا بھی نہ کچھ آنکھ مین سمائے فروغ
جبین و نخ تری دونون ہین نور سے پیدا — یہ ارتفاع کی جاہی تو وہ جائے فروغ
جو برسی لاکھ برس تک یہ ابر دریا بار — ہماری چشم کے آگے کبھی نہ پائے فروغ
وہ قلب صاف دمنور مجھی الٰہی دے — کہ مہر کا بھی نہ کچھ آنکھ مین سمائے فروغ

وہ پاک صاف کدورت سے ہی ہمارا دل
کہ جسکے سامنے آئینہ بھی نہ پائے فروغ

مین خاکسار ہون کیا کام مجکو رفعت سے
نہ آئی پاس مرے کہدو یہانسے جائے فروغ

وہ باہر و مرا کوٹھے پہ جلوہ فرما ہے
کدہر ہے چاند کہ اپنا زرا دکھائے فروغ

جو دیکھ پائے کوئی رفعتِ فقیری کو
تو شاہ کا بھی نہ کچھ آنکھ مین سمائے فروغ

بہت ہی نسبت ہے اوس کو جوانکی رفعت سے
یہ چرخ پیر کسی اور کو دکھائے فروغ

ہر ایک شعر مین تاریخ سال ہے اے یاس
ردیف اسلیے تم اس غزل مین لائے فروغ
۱۲۸۶ھ

ردیف فا معجمہ

ذو بحرین

مجکو لیجائے جنون گر کوئی جانان کی طرف
رخ نہ برسون ہو مرا صحن گلستان کی طرف

جھوم کر اوٹھی گھٹا کوہ و بیابان کی طرف
مست آج آتی ہین ساقی تیری دکان کی طرف

فصل گل آتی ہے دوڑا مین بیابان کی طرف
کھنچگئی پائے جنون خار مغیلان کی طرف

اپنی سودے کا تماشا بھی دکھادونگا مجھے
لیچلا اے جوش جنون مجکو بیابان کی طرف

مفت بہنستا ہے مصیبت مین یوسف کی طرح
ڈوبنے جاتا ہے دل چاہ زنخدان کی طرف

غل مچاتی ہین وہ جوہین تیری گیسو مین اسیر
اپنے دیوانون کو بھجوادے تو زندان کی طرف

آگئی فصل جنون تلوے بھی کھجلانے لگے
پاؤن پھر کھنچنے لگی خار مغیلان کی طرف

دیکھیے کتنون کے سر تن سے جدا ہوتے ہین آج
بے طرح جاتا ہے قاتل کوئی میدان کی طرف

روے روشن ترا محفل مین جو دیکھین یہ کبھی
جائین پروانے نہ پھر شمع شبستان کی طرف

تیری دانتون کی صفت لکھی ثنا لب کی کرون
جاؤنگا ملک عدن ہو کے بدخشان کی طرف

وا اے آفت ہے مرے دل کو بچائے کوئی یاس
یہ کھنچا جاتا ہے اب گیسو پیچان کی طرف

ردیف قاف معجمہ

کیون نہ مجھسے ناتوان کی ہو لب و لہر سے عشق
بیشتر ہوتا ہے ایدل مور کو شکر سے عشق

ایک مدت سے ہی مجکو ابرو و لب سے عشق
ہو نہین وہ مرد جری کہتا ہون جو خنجر سے عشق

خلق مین ایجاد ہی ایسی دل مضطر سے عشق
سیکھہ جائے جسکا جی چاہے ہمارے گھر سے عشق

الفت گیسو مین ہی الفت مژہ کی بھی مجھے
ہون تو دیوانہ مگر رکھتا ہون مین نشتر سے عشق

الفت گیسوئے جانانکا ہی سودا دم کے ساتھہ
جان جائیگی نجائیگا ہمارے سر سے عشق

جو مسلمان ہین خلیل اللہ کے وہ دوست ہین
کیا عجب ہی بت پرستونکو جو ہو آزر سے عشق

جام و آئینہ بنایا نقش چشم و دل کہنچے
پھر مجھی کیونکر نہو جمشید و اسکندر سے عشق

لپٹی رہتی ہی یہ مجھسے عشق پیچان کی طرح
ناتوانی کو ہی کہہ میری تن لاغر سے عشق

کیا مہ و خورشید کا جلوہ سمائے آنکھہ مین
یار مجکو تو ہی تیرے عارض انور سے عشق

جو دیا ہمکو خدا نے صرف کر ڈالا اوسے
ہی تعجب اسقدر قارونکو تہا کیون زر سے عشق

کیون دل پر داغ خوش اس چشم گریانسے نہو
بیشتر طاؤس کو ہوتا ہی ابر تر سے عشق

واہ پہوٹی ہی کہان تقدیر جا کر دیکہیے
ہی ستون سے عشق کیا گویا کہ ہی پتھر سے عشق

قصہ فرہاد و مجنون کو سنا کرتا ہون روز
آجکل مجکو ہوا ہی عشق کے دفتر سے عشق

ہم برابر جانتے ہین شاہ ہو یا ہو گدا
ہی نہ مفلس سے ہمین نفرت نہ اہل زر سے عشق

عاشقان رخ نہ کیونکر اون لبونکا دم بہرین
جنتی جو ہین اونہین ہی چشمہ کوثر سے عشق

خال و زلف مرتضے کا شیفتہ ہی دل سے جو
ہی ادا سے بیشک جہان مین حضرت قنبر سے عشق

بادۂ اطہر سے محشر مین چھکا دینگے تجھے
یاس ہے مجکو جناب ساقی کوثر سے عشق

ردیف کاف عربی

تیرے جور و ظلم کا شہرا ہی قاتل تا فلک
یہ شفق ہی یا کہ پہونچا خون بسمل تا فلک

آگ لگجائے زمین کیسے لیکے قاتل تا فلک
سر اگر کہینچین ہمارے شعلۂ دل تا فلک

ماہ کو گردش ہے تار و مین کہ دور جام ہی
ہو گیا ثابت کہ جاری ہی یہ محفل تا فلک

آلامان سب ساکنان آسمان تھرا گئے
ہجر مین پہونچی جو میری نالۂ دل تا فلک

بسملو کب ماہ نو یہ جلوہ گر ہے چرخ پر
دیکہلو پہونچا ہے عکس تیغ قاتل تا فلک

چرخ چارم پر مسیحا بہر گئے ہین دم عشق کا
اب ترا شہرا ہوا ہی عیسی شمائل تا فلک

بزم مین تیری ہی آتے ہین کبھی ہی حور وش
یہانسے جاتی ہین ملک تنہا ہی ہوئی دل تا فلک

بام تک اوس رشک عیسی کی بھلا پہونچو نہین کیا
خبر ملک انسان کا جانا ہی مشکل تا فلک

حال محبوبنکا نہین سنتی وہ اللہ رے غرور
اتو پہونچا ہی دماغ زیب محمل تا فلک

آسمان پر ہجر کی شب مین نہین تارہی عیان
تیری آہون کی شرر پہونچی ہین ایدل تا فلک

فرقت محبوب مین ہوتا جو سر گرم فغان
میرے نالونسے یقین ہی رات بہر ملتا فلک

کربلا کی سمت اوڑھینگے جو میری پاؤن ماس
اوڑ کے جائیگا غبار راہ منزل تا فلک

کیسے چور چور استخوان زیر خاک
فلک نے لیا امتحان زیر خاک

گئے آہ کیا کیا جوان زیر خاک
ہی یوسف کا بھی کاروان زیر خاک

مجھے دوستون نے دغا دی کہان
گیا چھوڑ کر کاروان زیر خاک

پھر ایا نکیرین نے سر مرا
سنائی نئی داستان زیر خاک

جو ہمسے بھی پہلے یہان آئے تھے
ملا کچھ نہ اونکا نشان زیر خاک

وہان بھی ہم چین سے سوئینگے
ملیگا اگر آسمان زیر خاک

نکیرین بھی بند ہو جائینگے
چلیگی جو میری زبان زیر خاک

وہان بھی یہ پیسے گا کچھ شک نہین
سنا ہی کہ ہے آسمان زیر خاک

یہان رہنے دیگا نہ ہمکو فلک
بنائین اب اپنے مکان زیر خاک

نہین پوچھتا کوئی آکر خبر
کرو لاکھ آہ و فغان زیر خاک

نہ مرکر کوئی آسمان پر گیا
یہ عالم ہے سارا روان زیر خاک

فشار لحد سے بچائینگے یاس
علی ہین مرے مہربان زیر خاک

ردیف کاف فارسی

عاشق زار ہو کیا کوچہ جانان سے الگ
کبھی بلبل بھی ہوئی ہی چمنستان سے الگ

دام تدویر مین دنیا کی پھنسے رہتی ہین لوگ
یہ وہ سودا ہی کہ ہوتا نہین انسان سے الگ

سخت جانی اسے کہتے ہین ہوا شل قاتل
میری گردن نہوئی خنجر بران سے الگ

یار جیسے تری گیسو سے نہیں بل جاتے
یونہیں سیدھا دانہیں ہوتا دل نادان سے الگ

اک نہ اک روز وہان جانیمیں نوبت ہوگی
اسلیے رہتے ہیں ہم محفل جانان سے الگ

دل سے چھوٹی ہے نہ چھوٹیگی دہن کی الفت
کیا سکندر ہو بھلا چشمۂ حیوان سے الگ

جو گہنگار ہیں ہوں مستعد جانبازی
بیگنہ جو ہوں کہڑے ہوں کہیں میدان سے الگ

حق سے باطل کبھی ملتا ہے نہ باطل حق سے
دین کافر سے الگ کفر مسلمان سے الگ

منہ جو دیسے کو بڑہاتا ہوں تو کہتا ہے وہ شوخ
روتی صورت یہ نہیں چہرۂ خندان سے الگ

اک نہ اک نقص بھی ہوتا ہے ہر اک کامل مین
داغ ہوتا نہیں اک شب مہ تابان سے الگ

مین اسی شغل مین دن رات رہا کرتا ہون
عشق گیسو سے الگ ہے رخ تابان سے الگ

ہمصفیران چمن بخشتے ہین خود آکر
آشیان ہمتو بناتی ہین گلستان سے الگ

خواب مین مصر کو دیکھا نہ زلیخا کو کبھی
جذب الفت ہی سے یوسف ہے کنعان سے الگ

دست وحشت ہے جدا میرے گریبان مین پڑا
خار اولجھے ہوئے ہین گوشۂ دامان سے الگ

یاس اک اور غزل لکھ کہ وہ ہو دو بحرین
قافیہ ہو نہ مگر ضبط سخندان سے الگ

دو بحرین

دل کہیں ہے گا نہ اوس زلف پریشان سے الگ
یاس قیدی ہی ہے کوئی زندان سے الگ

عشق بسمل مین نہیں آنکھون کو مرنا کا خیال
جہاں رہتے ہین مرے خار مغیلان سے الگ

ساتھ ساتھ اوسکے جائین یہ حسینان جہان
غول پریون کے رہین میرے سلیمان سے الگ

اجنبیت سی مرے دل کو ہے مژگان سے تری
شیر یہ وہ ہے کہ رہتا ہے نیستان سے الگ

آنکھین روتی مین بتصور ہین جدا آنکھونکے یا
مین پریشان ہون تری زلف پریشان سے الگ

اونکی ہونٹون سے نہ چھوٹیگی کبھی سرخی پان
رنگ ہوتا نہیں لعل بدخشان سے الگ

اپنی محفل مین بلایا تھا عبث تمنے مجھے
کیسلیے روٹھے ہوئے بیٹھے ہو مہمان سے الگ

کاوش عشق مزہ سے تو نہین بچنے کی جان
یہ وہ نشتر ہے نہوگا جو رگ جان سے الگ

چاہنے والون کے دل بیٹھتے ہی جاتے ہین صنم
پیچ ہوتے ہی نہین زلف پریشان سے الگ

ٹھوکرین کہائیگا اوکبکی سی کہنا تو مان
تو بچائیگا جو اوس سرو خرامان سے الگ

مجھسے اور اس سے نہیں نیز کی دشمنی کچھ
کہد و مجنوں سے رہے میری بیابان سے الگ

کیوں نہیں رہتی وہ اب آنسو تو نہیں ہیں مرے
برق کا کدم ہی کبھی رہتی ہے باران سے الگ

حلقہ کیسے جاناں سے نہ دل چھوٹیگا یاس
ہالہ ہوتا ہے کبھی مہر درخشان سے الگ

ردیف لام مہملہ

قتل کرنے سے مری ہے پشیمان قاتل
تیغ کی طرح ہے خود سر بگریبان قاتل

دیکھتا کیا ہے لیے خنجر بران قاتل
جلد آ جوش شہادت ہے ہمین ہان قاتل

بال بکھرائے ہوئے قتل کو جب تو آئے
کیوں نہ بسمل ہون تو تیغ پریشان قاتل

سایۂ تیغ ہوا میرے لیے ظل ہما
ہو گیا نطع مجھے تخت سلیمان قاتل

کلیان جوہر کی دکھاتی ہین عجب طرحکا رنگ
تیری تلوار مین ہے لطف گلستان قاتل

ذبح کرکے مجھ تو نے یونہین چھوڑا افسوس
اب مری لاش ہے یہان بسیر و سامان قاتل

لاکھ تو اسکو بچائے نہ بچیگا ہرگز
خون ناحق سے بھریگا ترا دامان قاتل

شل نہو جائے کہین ہاتھ نزاکت کے سبب
دیکھہ شرمندہ نہونا سر میدان قاتل

بیگنہ جانے والون کو تہ تیغ کیا
مفت گردن پہ لیا خون شہیدان قاتل

تڑپے بسمل کہ ہوا شور قیامت برپا
اوٹھکے مقتل مین ہوا جبکہ خرامان قاتل

ذبح کرتا ہے تو منہ پھیر کے کیون بیٹھا ہے
دیکھہ کسطرح نکلتی ہے مری جان قاتل

حشر مین جاؤنگا فریاد کو یون پیش خدا
ہاتھہ ہوگا مرا اور تیرا گریبان قاتل

جان پر کھیل کے اے یاس چلو تم بھی چلو
استحان آج کریگا سر میدان قاتل

چاک ہوتا ہے گریبان تا بہ امان آ جکل
رنگ پر میری جنون کا ہے گلستان آ جکل

رنگ لایا ہے نیا یہ سوز پنہان آ جکل
ہے مرا سارا بدن سرو چراغان آ جکل

پھر بہار آئی ہے پھر جوش جنون کی فصل ہے
ہو رہا ہے تار تار اپنا گریبان آ جکل

کیا سبب جامے مین جو پھولا سماتا ہی نہین
شمل گل وہ ماہ رو رہتا ہے خندان آ جکل

ہجر جانان نے ہمین تصویر ماتم کر دیا
غم ہمارے خانۂ دلمین ہے مہمان آ جکل

فصل گل ہی وحشیو نکا شور و غل ہی دشت مین
بلبلین گلشن مین رہتی ہین غزلخوان آجکل

بیقراری پر مری بجلی بھی ہنستی ہی تپان
ابر میری حال پر رہتا ہی گریان آجکل

دہیان مین لاتا نہین کچھ قصہ یوسف کو بھی
وہ صنم چسن پر اپنی ہی نازان آجکل

فصل گل مین اسقدر رہی قوت دست جنون
بڑہگیا دامن سی بھی جاک گریبان آجکل

فصل گل مین پھر مجھی وحشت کی طغیانی ہوئی
پھر جنون نی چاک کرڈالا گریبان آجکل

عشق ابرو کا نہین یہ سامنا ہی موت کا
میری گردن ہی تہ شمشیر تران آجکل

ایکدن بھی وصل کا وعدہ وفا ہوتا نہین
خوب یہ تمنی نکالی ہی مریجان آج کل

کیا غرض اسلام سی بندے اوسی کی ہوگئی
دیدیا اک بت کو ہمنی دین و ایمان آجکل

مثل مجنون ہوگئی ہی مجکو وحشت کیا کہون
چہانتا پھرتا ہونمین خاک بیابان آجکل

دیکھکر لالہ جمے ہونٹو نپر اونکے بولا دل
کسقدر منہ چڑہگیا لعل بدخشان آجکل

ہر طرح مین یاس کہنا چاہیے ایک اک غزل
کیونکہ ہوتا ہی مرتب تیرا دیوان آج کل

خود نکلجاتے ہین تیر نالہ شبگیر دل
کچھہ خطا میری نہ اسمین ہی نہ کچھ تقصیر دل

اپنے پہلو مین اسی رہنے کو ہمنے دی جگہ
اور اس سی بڑہکے لوئی کیا کریگا تو قیر دل

اشک برسی اسقدر آنکھو نسے ہجر یار مین
غرق آب شور آخر ہوگئی تعمیر دل

ٹپر گیا تہا وہ جو اک تیر نگاہ اولین
دیکھہ اے قاتل تپان سینہ مین ہی نخچیر دل

میری پہلو سی چھڑا کر کیون کیا برباد اسے
او ستم ایجاد بتلا دی مجھے تقصیر دل

منہ سی کہ دیکھو ابھی تڑپ مردہ ہوجاتا ہے
نام ہی درد جدائی کا فقط تعذیر دل

بڑہگئی ہی اسکی وحشت ہوگی اب آفت بپا
تو ہی کرای زلف جانان کچھ نہ کچھ تدبیر دل

ایکدم بھی میری پہلو مین نہین اسکو قرار
کسطرح نہراو کہینچیگا بھلا تصویر دل

آپکی باتین کیا کرتا ہے مجسے ہجر مین
کسطرح مجکو نہ خوش آئی بھلا تقریر دل

مجسے نازک طبع کو عشق بت سنگین جگر
دیکھنا تہیر سے جاکر بہڑ گئی تقدیر دل

آگ ٹہرکاتی ہی داغونکی حرارت قلب مین
جسم کو میری جلائے دیتی ہے تنویر دل

گم ہوا جب سی تصور رہے اوسی کا رات دن
سامنی رکہتا ہون اپنی آنکہ کے تصویر دل

تیر قاتل پر گیا اسپر وہ تڑپا ہی کیا
واہ ری قسمت جگر کی واہ ری تقدیر دل

داغ کی ضو سے ہوا روشن سیہ خانہ مرا
جلوۂ مہتاب سے کچھ کم نہین تنویر دل

دیکھتے ہی لوحِ پیشانی اوسی کا ہوگیا
یار کا نقشِ جبین ہی باعثِ تسخیر دل

بال اودہر بکھر گئے کہ وحشت سلسلہ جنبان ہوئی
زلف پیچیدہ ہی اوس صیاد کی زنجیر دل

آنون کا شوق اوسکو باعثِ حیرت ہوا
یار کی گھر مین لگی ہی ہر جگہ تصویر دل

خون کی رنگ آمیزیان گلکاریان داغونکی ہین
دید کے قابل ہی ای رشکِ پری تعمیر دل

قید رکھا توڑ ڈالا خون کیا صد می دیے
لیکے عاشق سی تو کیا خوب کی توقیر دل

کیون دکھائی اونکی صورت کیون مجھے مائل کیا
پہلے آنکھونکا قصور اسمین ہی پھر تقصیر دل

اسکو کچھ ارمان بھی ہی کچھ آپسے کہنا بھی ہے
لیٹ کر پہلو مین سنیئے تو کبھی تقریر دل

بت لیے پھرتے ہین ہاتھون ہاتھ اسی بازار مین
جرمِ الفت پر ہوئی ای یاس کیا تشہیر دل

ردیف میم

راضی ہی ہمسے تیری رضا اور رضا سے ہم
تو ام ہین دونون ہمسے وفا اور وفا سے ہم

ہمکو نہ اونکی زلف کا سودا ہو کسطرح
پیدا ہوئی ہی ہمسے بلا اور بلا سے ہم

جھگڑا ہوا تھا جو گل و بلبل کے واسطے
برسون لڑی ہی ہمسے صبا اور صبا سے ہم

یہ ناتوان تہی اسنی جوڈھونڈھا نہ ہم ملے
کیا ہی اجل ہوئی ہی قضا اور قضا سے ہم

خفت نہوگی کچھ تپ فرقتمین دل طبیب
ہی برخلاف ہمسے دوا اور دوا سے ہم

سودائی زلف ہمپہ ہوا ہی بہت وبال
چھوٹیگی ہمسے کب بلا اور بلا سے ہم

ہمتو خفا ہین منہ سی وہ کچھ بولتے نہین
بگڑی ہوئی ہی ہمسے حیا اور حیا سے ہم

اونکی یہ ایک تیری کبوتر کا قول ہے
ہی اوج مین بلند ہما اور ہما سے ہم

کھینچا ہی طول عشق کی آزار نے بہت
اب دور تر ہی ہمسے شفا اور شفا سے ہم

دستِ جنون دراز ہوا چاہتا ہے پھر
آئی ہی تنگ ہمسے قبا اور قبا سے ہم

ای یاس ایک دن جو کدورت نہ پائی راہ
ہمسے رکی چمن مین صبا اور صبا سے ہم

وحشی ہین عشق زلف شکن در شکن سی ہم
پھرون لڑا یا کرتے ہین آنکھین ن سی ہم

یادِ وطن کبھی کبھی خنگل کا ہے خیال
اے دل تبنگ ہین ہی دیوانی ہین سی ہم

عادل کا سا منا ہی گناہون کی شرم ہی
مرقد مین مُنہ چھپائی ہوئی ہین کفن سی ہم

خبر خارِ نجم ہوا نہ محبت مین کچھ حصول
کیا خاک دل لگائین کسی گلبدن سی ہم

یوسف کی طرح ڈوبی ہین ہم اسکے عشق مین
کب دیکھیے نکلتے ہین چاہِ ذقن سے ہم

بلبل نہ سمجھی خار کہ جاتے ہین باغ سے
برخاستہ دل آپ ہین اس انجمن سے ہم

بوسے لبون کے لیکے چو مینگے دانت اب
جاتی ہین اب عدن مین نکلکر مین سے ہم

آیا جو ہمکو سبزۂ رنج کی شنا کا دہیان
اوگلین گے زہر اکیدن اپنے دہن سے ہم

تجکو بھی ان تبون کی خدائی سے کچھ ملا
پوچھین گے اب جا کے کسی برہمن سے ہم

یہ وجہ ہی جگر جو ہمارا ہے داغدار
رکھتے ہین عشق دلمین کسی گلبدن سے ہم

یاس اپنی شاعری پہ ہمین کیا غرور ہو
آگاہ کب ہین کوچۂ شعر و سخن سے ہم

درسینم خود ز فکر سخن مثل جان شدم
این خواستم کہ نام شود بے نشان شدم

عشقت تمام کرد مرا در شباب حیف
چون رُو نمود فصل بہاری خزان شدم

در جستجوئی او چو بدر رفتم از وطن
مانند روح از تن خاکی روان شدم

دارد عجب بہار تن داغدار ما
در الفتِ گل رخِ تو بوستان شدم

کاہیدہ کرد الفت ابروئے نازنین
تیر ثمرہ فتاد و بسینہ کمان شدم

عشقِ میانِ یار مرا کرد ناتوان
از کاہش الم چہ شد این ہمچان شدم

یک عمر رنج فرقت جانان کشیدہ ام
چون نام وصل آمد و من شادمان شدم

دل را خیال سیب ذقن داد قوتے
ہر گہ کہ من ضعیف شدم ناتوان شدم

در باغ دہر آمدہ ام مثل بوئے گل
آخر چرا بخاطرِ ہر کس گران شدم

نالہ ز دل کشم پئے یارانِ رفتگان
آخر درین سرا جرسِ کاروان شدم

شاید گہے مرا بدہد ساغرِ شراب
براین امید بندۂ پیرِ مغان شدم

افتادگی عشق غبارم تباہ کرد
در کوئی یار خاک رہِ رفتگان شدم

دل داغدار یافتم و اشکِ لالہ گون
در خانہ ہائے الفت او میہمان شدم

ای یاس از ازل ہدفِ تیرِ الم شدم

در صید گاہ کشتۂ ابرو کمان شدم

پھر اپنا صبر آزما ئینگے ہم جو یار مہر و کو پائینگے ہم
اوسی کی پھر ناز اوٹھائینگے ہم اوسی سے پھر دل لگائینگے ہم

مکان و لبر یہ جائینگے ہم محبت اپنی جتائینگے ہم
توجہ اونکی جو پائینگے ہم حکایت دل سنائینگے ہم

جو بوسہ مانگا نہ پائینگے ہم تو اوسی دم دلکو اوٹھائینگے ہم
منہ اپنا کسکو دکھائینگے ہم جو اسطرح منہ کی کھائینگے ہم

جو سیر گلشن کو جائینگے ہم تو خار غم وہانسے پائینگے ہم
خیال رخ لیکر نہ آئینگے ہم نفیت کا داغ اوٹھائینگے ہم

نہین ہین کچھ ستم کی پروا بت نہا ہین ناز بیجا
بلا سے بدخو ہی یار اپنا اوسی سے پھر دل لگائینگے ہم

ادھر ادھر دیکھ رہے ہین اوٹھا کے دامان آہ کر ناز خرامان
بری ہین ایسی چلن کی سامان راہ اوسکو نہ جانے ہم

یہ تیر مژگان جو ہین صف آرا نہوئے کسکو نہین گوارا
یہ اونکی آنکھو کا ہی اشارا کہ عاشقو نکو مروا ئینگے ہم

جو دیکھو گلشن مین سنبل و گل کرینگے یاد اونکی زلف و کاکل
دکھا کے داغ دل اپنا بلبل گا ونگا تجھیر نہ سنائینگے ہم

یہ دو بلا ئین ہین جبکہ ہاتھ آئین کہ ہم سے کیونکر نہ ہم ہون دونون عالم
اشارے زلفو نکی ہین یہ محرم کسیکو دلکو نہ پھنسائینگے ہم

ارادہ ہے جانسوئی قاتل وہان ہین تیغ خاصہ کے سیدھ
خیال ہے نام کا جو ایدل نشان بھی اپنا مٹائینگے ہم

ہر ایک خوشرو پہ تو ہے مائل ہر ایک سے وصل کا ہے سائل
یہی جو دیوانہ پن ہے ایدل تجھے کہانتک بچائینگے ہم

بہار آئی تو دو چمن پر رہینگے وحشی نہ پھر وطن مین
صبا اگر سرسرائی بنمین اسی تو دم مین اوڑ جائینگے ہم

ہین تیری ابرو حجاب مائل مجھکو کرینگے ضرور بسمل
بہم پیر گوشیان ہین قاتل دل و جگر مین سمائینگے ہم

تھینگے کیا وحشت فزو بمین تر قیان ہونگی جوش خونمین
پھین لی بخیر اگر جنون مین تو دیکھنا غل مچائینگے ہم

یہ جذب الفت ہے اپنی تینون کہ رنگ گل سطرح چمنمین
شب وصال اوسکے پیرہن مین شمال نکہت سما ئینگے ہم

مرا ارادہ سمجھ گیا ہے کہ وصل کا اسکا مدعا ہے
وہ شوخ نہس نہس کے کہہ رہا ہے بلاؤ گے تم تو آئینگے ہم

بیان کرین کیا ہم اپنی وحشت نہ سمجھو آنی کہان لیاقت
سنا جو ہی یاس ذکر حبت تو بولا کر و زر جا ئینگے ہم

دیکھتی ہین تو روز و شب تیرے رخ روشن کو ہم
دھیان مین کیا لائین مہر و ماہ کے جوبن کو ہم

عشق مین بالکل تمیز نیک و بد رہتی نہین
دوست اپنا جانتی ہین اوس وفا دشمن کو ہم

ضعف کا ہے زور عشق گیسوے محبوب مین
دست وحشت سے چھڑائین کسطرح دامن کو ہم

آجکل مرغوب ہے اسدرجہ سودے کی خلش
جا کے اوٹھا دیتے ہین خار و خس خود دامن کو ہم

شیفتہ اپنا کیا تو ہے گمرہ جان لے
حشر کے دن بھی نہ چھوڑینگے ترے دامن کو ہم

تیغ قاتل چلگئی باد بہاری کی طرح
دامن گل جانتی ہین زخم کے دامن کو ہم

مین گنا ہونپر جو رویا شہر مین آئی صدا
کسطرح دوزخ مین بھیجین ایسے ترد امن کو ہم

تیرے گیسو کے تصور مین اگر گھٹتا ہے دم
جا کی خود سودیمین بند ہوا دیتے ہین گردن کو ہم

جب مسی مالیدہ لب کا تیرے آجاتا ہے ذکر
شہر مگین پاتے ہین گلشن مین گل سوسن کو ہم

گوشۂ غربت سمجھتے ہین خم شمشیر کو
عشق ابرو مین گہر اپنا جانتے ہین رن کو ہم

ابر سے اس فصل مین ملتا ہے رونے کا مزا
ہجر کے کچھ دن تصور کرتے ہین ساون کو ہم

وقت جانان مین ایسی غم کی عادت ہوگئی
روز مرہ جانتے ہین نالۂ وشیون کو ہم

پھوٹ جائین اسکی آنکھین تجھ پہ چوڈالے نظر
دیکھین تو اے رشک گل دیکھین تیرے جوبن کو ہم

ایسے ایسے کھیل ہمنے عشق مین کیلیے بہت
اک گہر و ندا جانتے ہین قیس تیرے بن کو ہم

داغ دلکے جلنے لگتے ہین یہ ہوتا ہے قلق
یاد کرتے ہین اگر تاریکی مدفن کو ہم

یاس پیری مین جوانی کا تاسف ہے ہمین
یاد کرتے تھے جوانی مین یونہین بچپن کو ہم

ردیف نون معجمہ

اولٹدے شاہد معنی گر نقاب سخن
دکھائے جلوۂ خورشید آفتاب سخن

دماغ کیون نہ معطر ہون سننے والونکے
بہا ہے شیشۂ دلمین مرے گلاب سخن

زمین شعر کو ہے اوج آسمان کی طرح
دکھا رہا ہے چمک نور آفتاب سخن

ہر ایک شعر مرا کم نہین ہے دیوان سے
کسی کو شک ہو تو وہ دیکھ لے کتاب سخن

مرے کلام کا سارے جہان مین شہرہ ہے
عروج پر ہے بہت اندنون شباب سخن

صفائی نظم گہر پر نظر کرین نہ کبھی
دکھاؤن جوہر یون کو جو آب و تاب سخن

خدا نے مجکو بنایا ہے مخزن اشعار
زبان جو بند کرون پھر کہان نہ باب سخن

ہمارا سینۂ بے کینہ ہے خزینۂ شعر
زبان کلید سخن ہے تو لب ہین باب سخن

اگر ہے طبع مین تیزی تو پھر خموشی کیا
غضب ہے کھلکے جو ہو جائے بند باب سخن

زبان دہن مین ترے یاس سیف بران ہے
مجال کیا جو کوئی دے سکے جواب سخن

یہ سیکڑون جو گل ہین دل داغدار مین
انکی بہار دیکھینگے فصل بہار مین

ساقی بسا گلابیونکو یون بہار مین
ہو عطر کیتکی کا ئے خوشگوار مین

گردش یہ پتلیون کو نہین چشم یار مین
شیرونکے بدلی پھرتے ہین آہو کچھار مین

شوخی تو دیکھو کہتے ہین بوس و کنار مین
تونے تو مجکو ڈالدیا ہے فشار مین

جلتے رقیب دیکھکے بوس و کنار مین
کیا کیجئے کہ یار نہین اختیار مین

آغاز خط ہوا رخ رنگین یار مین
گھیرا خزان نے باغ کو فصل بہار مین

رنگ خزان ہی باغ جہان کی بہار مین
بوئے وفا نہین چمن روزگار مین

کیا خاک ان گلونسے محبت کرے کوئی
بوئے وفا نہین چمن روزگار مین

کھلجائیگا جو باغ مین بولینگی بلبلین
میری زبان بند نہوگی ہزار مین

جوش جنون رہا جو یہی بعد مرگ بھی
درکار ہونگے لوہے کے تختے مزار مین

ہر وقت ہین کسی سے تصور مین ہمبغل
اوٹھتا ہے لطف وصل ہمین انتظار مین

سودا ہوا اک آئینہ رو کی جو زلف کا
جاتے ہین ہم حلب مین کبھی گہ تتار مین

رہتا ہی زلف ورخ کا تری روز و شب خیال
کٹتی ہے زندگی اسی لیل و نہار مین

مین لاکھ چاہتا ہون نہ افشا ہو راز عشق
پر کیا کرون کہ دل ہی نہین اختیار مین

اوٹھکر لحد سے دشت مین جاتا ہی بار بار
مجنون کی کیا ہی خاک ہمارے غبار مین

ای یاس یار آئے نہ ملنے تو کیا کرون
کیونکر پرایا دل ہو بھلا اختیار مین

بیجا نہین سوجی سے جو ہم تمپہ فدا ہین
یہ ناز نرالے یہ ادا ہین ہی جدا ہین

جسر و زر سے ہم شیفتہ زلف دوتا ہین
وحشی ہین پریشان ہین گرفتار بلا ہین

دو دن کی محبت مین یہ عاشق سی برائی
کیون جی یہی کہتی تھے کہ ہم اہل وفا ہین

سودائی محبت مین زخود رفتہ ہون ایسا
ہی عقل ٹھکانے نہ مری ہوش بجا ہین

کیونکر ہون حسینان جہان اونکے مقابل
وہ حور لقا ماہ لقا مہر لقا ہین

پیسا ہے ہمین عشق نے ان گلبدنونکے
گویا چمن دہر مین ہم برگ حنا ہین

حاضر ہی یہ سر شوق سی تو کاٹ لے قاتل
گردن نہ ہلائینگے کہ ہم اہل وفا ہین

پامال جہان اس سی تو خلق اوس سی پریشان
قامت جو قیامت ہی تو گیسو بھی بلا ہین

اللہ اس آفت سے مری دل کو بچائے
بت مائل ظلم و ستم و جور و جفا ہین

اشکون کی جو ہی فوج تو آہونکی ہین رات
ظاہر یہ ہوا زور مری دستِ جنون کا

نالہ مری اس قافلے مین بانگ درا ہین
دامن ہی بہم چاکِ گریبانِ قبا ہین

ہی سب سی جدا رنگ تری کہنی کا اے یاس
بندش ہی جدا ہی یہ مضامین ہی جدا ہین

لڑکے قتل مین جو وہ قاتل نہین
جو تڑپے تہ تیغ بسمل نہین

محبت ہی لیکن حقیقت مین مین
بتونکی خدائی کا قائل نہین

جو مینے کہا تمسے دیدونگا جان
تو بولے کہ ایسا تراول نہین

تصور کیا جسکا دیکھا اوسے
مری برمین آئینہ ہی دل نہین

محبت کا جسمین نہو کچھ اثر
وہ پتھر سے بدتر ہی پھر دل نہین

خوشی کی عوض اسمین رہتا ہے غم
یہ بیت الحزن ہی مرا دل نہین

تری بیوفائی سے او بے وفا
جو پہلے تہا اب وہ مرا دل نہین

مسافر عدم کے رہے قبر مین
کہ بہتر کوئی اس سی منزل نہین

جو یون دیکہیے تو بہت سہل ہی
مگر عشق سی بڑہکے مشکل نہین

بلا زلف چتون غضب قہر چشم
بتاؤ مرا کون قاتل نہین

کہانی کہون کس سی مین عشق کی
یہ قصہ تو کہنے کے قابل نہین

کدورت سی یہ صاف ہی دل مرا
کہ آئینہ اسکے مقابل نہین

جبین منور تری چاند سے
ستارا ہی رخسار کاتل نہین

یہان جمع ہین سب جہانکے حسین
پرستان ہی تیری محفل نہین

سوا حسرت و درد و اندوہ کے
کچھہ اس عشق کا اور حاصل نہین

اوٹھائی نہ جو ناز معشوق کے
مین ایسی محبت کا قائل نہین

کریگا نہ غل اسکا قیدی کبھی
یہ زلف رسا ہے سلاسل نہین

کیا جب طلب بوسہ بولا وہ شوخ
تری بات سننے کے قابل نہین

ملی انتہا جسے الفت کی کب
یہ دریا وہ ہی جسکا ساحل نہین

جو چاہو تو اک بوسہ دو یاس کو
کہ آسان ہے یہ بات مشکل نہین

اگر سوئین کبھی ہم دس مہ کامل کے پہلو مین
شعاع نور پیدا ہو ہماری دل کے پہلو مین

جگہ ملجا ئے حسرت کو اگر بال مل کے پہلو مین
بسر کر دی یہ اپنی عمر میری دل کے پہلو مین

نہ کیون خائف رہون مین اونکی وزدیدہ نگاہون سے
لٹا ہی قافلہ حسرت کا اکثر دل کے پہلو مین

نہ حسرت ہی کوئی اسمین نہ کوئی آرزو اسمین
فقط جلوہ کسی کا ہی ہمارے دل کے پہلو مین

مرا ہمدرد ہی آباد کر دے اسکو دنیا مین
خدایا اور دل دی اک مجھی اس دل کے پہلو مین

نہ آئیگی نظر مجکو خوشی کی شکل دنیا مین
غم و رنج و الم ہین جمع میرے دل کے پہلو مین

جگر کے داغ کچھ کہلا رہے ہین طرفہ کیفیت
چمن تازہ کہلا ہی یہ ہمارے دل کے پہلو مین

مکدر مجسے رہتا ہے رقیب روسیہ میرا
ہمیشہ خاک اڑا کرتی ہی اسکے دل کے پہلو مین

جگر بھی دل بھی ہین باہم جدائی مین تڑپتے ہین
کوئی بسمل تپان ہو جسطرح بسمل کے پہلو مین

اوٹھو دنیا سے جب پہر کچھ دنون اسمین بھی کن ہی
سمجھو گور بھی ہی آخری منزل کے پہلو مین

تصور جب کیا لیلی کو اپنے پاس ہی پایا
رہا اسطرح مجنون صاحب محمل کے پہلو مین

یقین ہی آج مقتل مین مری باری بھی آجائے
لیے جاتا ہی دل مجکو مرے قاتل کے پہلو مین

ہوا ہی خون میری آرزو کا وای بیدردی
کسی ظالم کی محفل مین کسی قاتل کے پہلو مین

خدا جانے یہ بیداری تھی یا خواب پریشان تھا
وہ سوئی رات بھر مجسے گلے مل ملکے پہلو مین

بہت دشوار تھا اسکا ردیف و قافیہ لیکن
غزل تو نے کہی ای یاس کس مشکل کے پہلو مین

کیا جسم ہی لطیف کہ سایا کہین نہین
تجسا جہان مین یار کوئی نازنین نہین

یہ رخ نہین یہ زلف نہین یہ جبین نہین
پر مہر و ماہ مین کوئی تجسا حسین نہین

وحشت مین رخت تن پہ کہین ہی کہین نہین
دامن ہی گر تو جیب نہین آستین نہین

افسوس کا مقام خرابات دہر ہے
خالی مکان پڑی ہین ہزارون مکین نہین

جسطرح ہوگا بوسہ لب آج لینگے ہم
اچھی نہین یہ آپ کی ہر دم نہین نہین

حسن بخن وہ ہے کہ ہر اک دل پہ نقش ہو
کس کام کا وہ نام کہ جسکا نگین نہین

ذرے بھی جلوہ گاہ کے رشک نجوم ہین
ہی آسمان کوچہ کی تیرے زمین نہین

انکار وصل موت سے بدتر ہے مجکو یار
ہان ہان بہت ہی خوب بری ہی نہین نہین

ہم وقت مرگ مصحف رخسار دیکھتے
پر کیا کرین کہ یار دم واپسین نہین

ساقی ہی مرے عیش کا سامان ہی باغ ہی
یا دشت بغیر آج مرا مہ جبین نہیں

ہو خاک چین دشت نوردی مین انبون
صحرا کی یہ زمین ہی چمن کی زمین نہیں

آتی ہی میرے یار کی تیور بدل گئے
یہ طور ہی عتاب کا چین جبین نہیں

مینے جو یہ کہا کہ مین عاشق ہون آپکا
بولا کہ تیری بات کا مجکو یقین نہیں

کاٹینگے ہم گلا جو نہ آئے گا شام سے
یا آج تیرا ہجر نہیں یا ہمین نہیں

دیکھین تو کون رہتا ہی اب بزم یار مین
یا غیر روسیاہ نہین یا ہمین نہیں

قائل کرے مجھے کوئی گویا ہو یا نہ اگر
حیدر کا جو عدو ہی وہ کیونکر لعین نہیں

کوئی نہ اگل و بلبل کی انجمن مین نہین
جو تو نہین تو پھر ای یار کچھ چمن مین نہین

بہار ایسی گلون کی بھی انجمن مین نہین
جو دلکو اغو نمین ہی لطف وہ چمن مین نہین

مہک یہ حضرت یوسف کے پیرہن مین نہین
تری پسینے کی بو عطر یاسمن مین نہین

عجیب لطف ہی وحدت مین اوسکی کثرت ہی
مری حبیب کا جلوہ کس انجمن مین نہین

خدا کی عفو نے یہ پاک کردیا پس مرگ
گناہ کا کہین دھبا مرے کفن مین نہین

نہ ہم عدم کے ہین قائل نہ اوسکی ہستی کے
ہمین کلام کوئی یار کے دہن مین نہین

مثال دون کسے اوس کاکل معنبر سے
خطا معاف ہو یہ مشک تو ختن مین نہین

یہ سچ یہ دہج ہی کسی مین نہ یہ تراش و خراش
جواب یار کا واللہ بانکپن مین نہین

خدا کی فضل سے ہر رنگ مین کہے اشعار
وہ بات کونسی ہی جو مرے سخن مین نہین

وہان ہی مجمع اغیار یہان ہجوم ملال
جس انجمن مین ہی تو مین اوس انجمن مین نہین

ابھی ہی چشم عنایت ابھی نظر ٹیڑھی
کسی کی آنکھ مین شوخی ہی جو ہرن مین نہین

کسی سے آنکھ ملی اور ہم ہوی سرشار
یہ تیزیان تو کہین بادہ کہن مین نہین

نکلکے تن سے مری روح نے کہا حسرت
مسافرت مین مری جو ہین وہ وطن مین نہین

کسی کے روی منور سے ہی حجاب اسے
نقاب چہرہ پہ ہی چاند یہ گہن مین نہین

خدا کی شان کہ ہین غیر باریاب وہان
ہمارا ذکر بھی اوس بت کی انجمن مین نہین

فلک پکارا جو قاتل نے پہنے کپڑے سرخ
یہ رنگ تو تو مرے جامہ کہن مین نہین

عیان ہی اوسکی نزاکت تو اسکی پوشیدہ
کمر مین راز ہے جو وہ تری دہن مین نہین

یہان صدر کا تہین ڈر جو بوسہ لینہ سکون — کہین تو آ کے بہلا میری انجمن مین نہین

مین وہ جہان مین ہجران نصیب ہون ہی یان
کہ وصل کا کہین مضمون مرے سخن مین نہین

مظہر اپنا نہین کہتا وہ گلرخ خوشبیانی مین — کہان پائی یہ لعنے عندلیب بوستانی مین
وہی پایا ترا عالم بھی اے مہر جوانی مین — سنا تہا حسن یوسف کا جو کچھ ہمنے کہانی مین
بلا پر جو بلا آتی ہے اس دنیائے فانی مین — کوئی معشوق ہی بیشک قبائے آسمانی مین
کہا جو حال اپنا وصل مین اونسے تو دل بولا — گذر جائیگی ساری رات اسی قصے کہانی مین
خیال ہجر وصل یار مین آتے ہی دیا مین — ہوا سامان غم میرے لیے کس شادمانی مین
تغزل کا خیال اکثر ترقی مین بھی رہتا ہے — بگڑ پیش نگہ رہتی ہی پیری بھی جوانی مین
تمہین جو دیکہتا ہی مشتری ہوتا ہی سو جانسے — سنا تہا ذکر یوسف کا فقط ہمنے کہانی مین
تمہین پر جان دیگا زندگی جبتک کہ باقی ہی — کبہی عاشق نہ کوتاہی کریگا جانفشانی مین
یکایک عشق زلف و قد نے مجکو آ گھیرا ہے — مقدر نے پہنسایا کس بلائے ناگہانی مین
ملے مضمون اگر آب دُر دندان جانان کے — قلم میرا نہ کوتاہی کریگا پھر روانی مین
ملا آلودہ آنکہین دیکھکر مین مست ہوتا ہون — نہوگا نشہ یہ ہرگز شراب ارغوانی مین
خوشی کیسی ہمیشہ صدمۂ والام رہتی ہین — سوائے رنج و غم پایا نہ کچھ دنیائے فانی مین
قلم میرا ہمیشہ نقش پرداز حسینان ہے — نہوگی یہ صفت تو خانۂ بہزاد و مانی مین
ہماری داستان سنکر جگر شیرون کے پانی ہین — نہ ہوگا دبدبہ ایسا تو رستم کی کہانی مین
یہ بدبختی معاذاللہ یہ کثرت گناہون کی — فزون ہی کوہ سے بہی پایہ میزان گرانی مین
دم رخصت انگوٹہی اونسے جب مانگی تو وہ بولے — ہم اپنی یاد دیتے ہین فقط تجکو نشانی مین
ہوا آزار ہمکو عشق چشم یار کا پہلے — تپ فرقت نے زور اپنا کیا پہر تو جوانی مین
ذرا آرام دنیا مین نہ پایا وائے بیدردی — پڑی سر پر ہمارے عشق کی آفت جوانی مین
عرق آلودہ ابرو دیکھتے ہی جان دی ہمنے — سفینہ میرا ڈوبا ہی اسی خنجر کے پانی مین
نہین معلوم وہ موسی ہی کیا پردے کی باتین تہین — کسی کو دخل کب ہی اونکے راز لن ترانی مین

بندہا ہی روز مرہ ٹھیک ٹھیک استاد کا اپنے
عجب لطف زبان ہی یا سن تیری شعر خوانی مین

میرا رونا تھا کہ گھنگھور گھٹائین آئین
سر آہونسے ہوا ؤنپہ ہوائین آئین

ساقیا آج وہ دن ہی کہ چلے جام پہ جام
جھوم کر خوب گھٹاؤنپہ گھٹائین آئین

ہوسین آگئین دنیا کی ہمارے دلمین
بھر گیا سر وہ ہوا ؤنپہ ہوائین آئین

کسنے بانٹی ہی یہ اوتری ہوئی پوشاک اپنی
جو گلونکے لیے رنگین قبائین آئین

ٹھنڈی سانسون سے مری بجھگئی داغ جگری
شمعین گل ہوگئین آخر وہ ہوائین آئین

عشق گیسو خط و خال سیہ نے گھیرا
میرے دلپر یہ بلاؤنپہ بلائین آئین

کوئی صحرا کو چلا کوئی سو میخانہ ؛
جب بہار آئی جنون خیز ہوائین آئین

سیر کرتا ہوا وہ ماہ جدہر جا نکلا
ادہر آنا ادہر آنا یہ صدائین آئین

جسکے شایان ہوا جو ادسنے کیا وہ حاصل
صبر آیا مجھے قاتل کو جفائین آئین

ملتجی ہم جو ہوئے یاس اجابت بولی
مین بھی موجود ہون تیری جو دعائین آئین

وہ نہین جس مقام پر ایسا کوئی مکان نہین
جلوہ ہی اوسکا ہر جگہ شان خدا کہان نہین

ضبط اسی کا نام ہی درد جگر عیان نہین
اپنا ہی بس یہ کام ہی جلتی ہین اور دھوان نہین

جسسے بیان ہو کیا بھلا حال عدم عیان نہین
وصف دہن کرونمین کیا کام ہی کی زبان نہین

تازہ عدم سے آیا ہون جان پوچھو میرا کچھ
کون ہون کیا بتاؤنمین نام نہین نشان نہین

فصل بہار آگئی جام دے ساقیا ہمین
نبت عنب کی ہجر سے تن مین ہمارے جان نہین

پھرتا ہون خاک چھانتا ایسا مجھے جنون ہوا
زلف کا ہی یہ سلسلہ پاؤنمین بیڑیان نہین

حسن کا تیرے جانجان شہر نہین کہان کہان
کہتا ہی پیر آسمان ایسا کوئی جوان نہین

بیٹھیے آکے متصل سنیے ذرا لگا کے دل
قصہ ہی میرا جانگسل یہ کوئی داستان نہین

ضعف بڑھا ہی اسقدر ڈھونڈھی اگر کوئی شبہر
جسم کا فرش خواب پر نام کو بھی نشان نہین

جائین ہمارے دل اولٹ انکہ اگر وہ لے پلٹ
گردش چشم یار کچھ گردش آسمان نہین

داغ نہ سی جائے جی بہل ہی وہ بہار آجکل
جسمین خزان کا ہو عمل وہ مرا بوستان نہین

کٹ گئی ہین جیب سب نقدی ہین انکی بھی عجب
تیغ یہ تیز ہی غضب یاس مری زبان نہین

تشنہ شربت دیدار رہا کرتے ہین
الفت چشم مین بیمار رہا کرتے ہین

عاشقِ ابروِ خمدار رہا کرتے ہین
ہم شہادت کے طلبگار رہا کرتے ہین

گیسوِ یار کے پابند ہین اک مدت سے
اس سلاسل مین گرفتار رہا کرتے ہین

عاشقون کو یہ فضا بھائی ترے کوچے کی
صورتِ سایۂ دیوار رہا کرتے ہین

نقطۂ خال کا سودا جو ہوا ہے ہمکو
چرخ مین صورتِ پرکار رہا کرتے ہین

الفتِ چشم مین دنیا کی خبر کیا ہمکو
نشۂ عشق مین سرشار رہا کرتے ہین

ہوش آتا نہین موسیٰ کی طرح مدت سے
محوِ نظارۂ دلدار رہا کرتے ہین

زندگی خوش نہین آتی ہمین اس صدمہ مین
ہجر مین جان سے بیزار رہا کرتے ہین

اوس جگہ جانے کو کیا خاک مرا جی چاہے
بزم و لبر مین تو اغیار رہا کرتے ہین

درد و رنج و الم و یاس کا ممنون ہونمین
ہجر مین یہ مرے غمخوار رہا کرتے ہین

آجکل وصل صنم فضل خدا سے ہے نصیب
نخبت خفتہ مرے بیدار رہا کرتے ہین

درد و رنج و الم و غم سے بہلتا ہے دل
میرے ہمدم یہی دو چار رہا کرتے ہین

اک نہ اک بات نکلتی ہے ستانے کے لیے
وہ مرے درپئے آزار رہا کرتے ہین

بیٹھا کرتے ہین جو اوس گل کا دبا کر پہلو
غیر کی آنکھ مین ہم خار رہا کرتے ہین

جگر و دل ہی نے اک ساتھ دیا الفت مین
یہی دونون مرے غمخوار رہا کرتے ہین

چہچہے کرتے ہین مدح رخ جانانمین مدام
بلبلِ گلشن بنیار رہا کرتے ہین

نہوا چاک محبت مین گریبان نہ سہی
سینہ چاک اور دل افگار رہا کرتے ہین

دیکھ کر حضرت یوسف کو زلیخا نے لیا
ہم ترے دیکھ کے خریدار رہا کرتے ہین

پاس رکھتے ہین نشانی یہ ترے ابرو کی
ہم جو باندھے ہوئے تلوار رہا کرتے ہین

فصل گل مین بھی نہین کھولتا صیاد قفس
بلبل اوڑ جانے کو تیار رہا کرتے ہین

منتظر حضرت موسیٰ کی طرح نون رہے
یہ وہی طالبِ دیدار رہا کرتے ہین

سر میدان وہ کبھی تیغ ادا کھینچین تو
ہمتو مرجانے پہ تیار رہا کرتے ہین

کس حسین نے یہ ستایا ہے کہ کیسے کہو یارس
آپ کیون جان سے بیزار رہا کرتے ہین

ہے عجب افسانہ بلبل چمن مین کیون نہین
ذکر میرا یار تیری انجمن مین کیون نہین

اسقدر قربت لبون کی ہے تعجب کی جگہ
آبِ حیوان یار کے چاہِ ذقن مین کیون نہین

بار ہا اونکے لب شیرین کے ہین بوسے لیے
پھر حلاوت قند کی میری دہن مین کیون نہین

عمر تو ساری ہوئی رنگین مزاجی مین بسر
قبر مری دستو صحن چمن مین کیون نہین

ایک مدت سے یہ ڈوبا ہے اسی کی چاہ مین
دل ہمارا یار کے چاہ ذقن مین کیون نہین

ہمسر یکا اسکو دعوی ہی اگر بیجا ہے سب
اونکی زلفون کی سی بو مشک ختن مین کیون نہین

سامنے جلتے ہین پروانے نہین پروا اسے
بوی الفت دستو شمع لگن مین کیون نہین

گو مین دیوانہ ہون پر کیون بھلا گنتے ہین مجھ سب
بو محبت کی مری اہل وطن مین کیون نہین

جامۂ ہستی ہمارا نو بہ نو ہے آج تک
ایک دو پیوند اس رخت کہن مین کیون نہین

سادگی کیون ہوگئی ہی وضع قاتمین شریک
بانکپن کی بات اوسکی بانکپن مین کیون نہین

پیستا ہی گر ہمین تو پیس ہی ڈالے کہین
آسیا کی طرز اس چرخ کہن مین کیون نہین

اپنے جیتے جی تو مین پہنا کیا عمدہ لباس
بو تکلف کی مرے دو گز کفن مین کیون نہین

یار کی آنکھونکی سی شوخی بھی ہی وحشت بھی ہے
اوسقدر شرم و حیا ایدل ہرن مین کیون نہین

دیکھتی ہین جسکو اچھا سب مٹا دیتے ہین اوسے
ہی تعجب قدر کامل اہل فن مین کیون نہین

ہر جوان سے بیوفائی کرتی ہی دنیای دون
یاس پھر رسم وفا اس پیرزن مین کیون نہین

دل بلبل کو نہین باغ مین آرام کہین
خلش خار کہین ہی کشش دام کہین

میری تقصیر کہین ہوتی ہے اکرام کہین
یاس کہتی ہین کہین عاشق بدنام کہین

فصل گل مین ہین بلبل کو کوئی دم آرام
عم صیاد کہین خطرۂ گلدام کہین

کوئی مدت سی ہی وابستہ کوئی تازہ اسیر
یار کی زلف ہے زنجیر کہین دام کہین

شادی وصل کہین ہی تو کہین رنج فراق
نیک آغاز کہین ہے تو بد انجام کہین

باغ و صحرا مین تری چشم کے ہین نام جدا
کہین نرگس کہین آہو کہین گل بادام کہین

دیکھو اچھا نہین ہر روز کا آنا جانا
صحبت غیر مین ہو جاؤ نہ بدنام کہین

آپ کے عشق نے دو نام جہان مین پائے
کفر مشہور کہین ہی تو یہ اسلام کہین

باغ و صحرا مین کسیطرح نہین جی لگتا
دل عشاق کو ملتا نہین آرام کہین

جب سے اونکے رخ و گیسو کا ہوا ہی سودا
لوگ پاگل ہین مجھے صبح کہین شام کہین

ہر قبہ اوج ملے دلکو ہمارے کیا کیا
عرش کہتے ہین کہین یار ترا بام کہین

کسطرح آئین مری پاس اکت کے سبب
اوٹھکی جاتی نہین وہ گھر سے تو دو گام کہین

تجسے قاصد مین کہی دیتا ہون لینگے وہ خط
پہلے لینا نہ خبر دار مرا نام کہین

بوسۂ لب جو طلب کرتا ہی اوسسے ایدل
وہان سی کچہ گالیان ہو جائین نہ انعام کہین

ہم تو ہین دور کہڑے ہوئے ہین پاس و نہ قریب
ہی یہ انصاف کی جا خاص کہین عام کہین

اڑ گیا رنگ جو چہرہ سی گلونکی اے یاس
سیر کو باغ کی آیا تہا وہ گلفام کہین

مانع نظارہ ہے ہر چیز نقاب اچہا نہین
اپنے عاشق سی صنم اتنا حجاب اچہا نہین

عارضی جو ہو جہانمین وہ شباب اچہا نہین
چار دن کو واسطے رنگ خضاب اچہا نہین

آدمی اپنی ہوا مین آپ ہوتا ہے فنا
سر او ٹہانا اسقدر مثل حباب اچہا نہین

ہجر سے بدتر ہی یہ منہ ڈہانپنا ہر بار کا
اے پری رو وصل مین اتنا حجاب اچہا نہین

آئی بالو نمین سپیدی چونک غافل اب تو چونک
آفتاب آجا جب سر پر تو خواب اچہا نہین

عاشقونسی آنکہ تم بچہڑو قیامت کی ہر جا
دل اولٹجائین گے ایسا انقلاب اچہا نہین

میر جان بیمار رہتا ہے یہ عشق چشم مین
پوچہتے کیا ہو دل خانہ خراب اچہا نہین

دیکہیو یہ امر کچہ گذری نہ غیرون کی خلاف
بزم مین ہر بار عاشق سی خطاب اچہا نہین

غیر پہلو مین ہین افشا ہو نہ جائے تیرا حال
اے دل مضطر ٹہہر یہ اضطراب اچہا نہین

ابر سے تجکو مقابل آج کرنا ہے مجہے
دیکہ اتنا ضبط اے چشم پر آب اچہا نہین

کیا سمجہکر مین رخ محبوب سی تشبیہ دون
رنگ تیرا زرد ہی اے آفتاب اچہا نہین

زیست کی تو چند دن ہو جائین راحت سی بسر
اے خدا یہ رنج دنیا کا عذاب اچہا نہین

حضرت ناصح کہان کی بک لگی ہی آپ کو
روز کا یہ سر پہرانا اے جناب اچہا نہین

مینے بے گنتی لی بوسی تو وہ کہنے لگے
ایک دل کا یہ عوض ایسا حساب اچہا نہین

ہے بجے جنت مین گر جانا تو کار خیر کر
جو عمل ہو یاس خالی از ثواب اچہا نہین

پاس کانون کے جو گیسوئے سیہ آتے ہین
مو بمو حال مرا یار سے کہہ آتے ہین

بیقراری کے سبب اشک جو بہہ آتے ہین
حال دل یار سے نادم مری کہہ آتے ہین

دل تڑپتا ہی مرا دیکہہ رہا ہے قاتل
متصل سامنے سے تیر نگہہ آتے ہین

راہ چلنے مین چپ و راس نظر ہے اونکی
ہر طرف پھینکتے وہ تیرِ نگہ آتے ہین

آجکل حضرت دل ہو گئی ہین میرے رقیب
روز یہ پہلو دلدار مین رہ آتے ہین

ہم شبِ ہجر ترا سامنا کرنے کے لیے
لیکے رنج و الم و غم کی سپہ آتے ہین

یادِ پستانِ صنم مین نہین خود رو تا مین
آبلے دلکے مرے پھوٹکلے بہ آتے ہین

بیخطا گھور رہے ہین وہ مجھے محفل مین
تاک کر ابتو ادھر تیر نگہ آتے ہین

اوسکی محفل مین تو جاتی ہی ہین انحضرت دل
یار سے آپ مرا حال تبھی کہ آتے ہین

اوسکی کوچہ مین کسی کو نہین راحت ملتی
صدمۂ نالۂ شری نا دلبھی سہ آتے ہین

ابر شرماتا ہی اس شور سے مین روتا ہون
یاد جسوقت مجھے اپنے گنہ آتے ہین

تم جو کہتے ہو مری بزم مین آئینگے رقیب
یار ہم آپ نہین ایسی جگہ آتے ہین

خود بخود ہجر مین آنکھون سے ٹپکتے ہین جو اشک
ہین یہ ناسور مری دل مین کہ بہ آتے ہین

یاد آجاتی ہین وحشت مین بھی آنکھین اوسکی
جب نظر دشت مین آہو سیہ آتے ہین

اک بلا ہو کے یہ آتے ہین ستانے کو مرے
حضرتِ دل کسی گیسو مین جو رہ آتے ہین

ابر کا چاند پہ ہو جاتا ہی دھوکا ہر بار
رخ روشن پہ جو گیسوئے سیہ آتے ہین

آہین ہو جاتی ہین ہر وقت مری سینے پر
اوسطرف سے جو ادھر تیر نگہ آتے ہین

یاس ہر ملک عدم بھی کوئی دلچسپ مقام
جاکے آتے ہین گدا و ہانسے نہ شہ آتے ہین

زلفِ جانان کا ہی خیال ہمین
زندگی کیون نہو وبال ہمین

خون سے کر دیا جو لال ہمین
تو نے قاتل کیا نہال ہمین

کیا کہین اونسے ایک بوسے کو
شرم ہی مانعِ سوال ہمین

ساقیا دُرد محتسب کو دے
صاف ہین ہم پلا زلال ہمین

مجھسے کہتا ہی اونکی شوق مین دل
اپنے پہلو سے تو نکال ہمین

آج بھی ٹل گیا جو وعدۂ وصل
یار ہو گا بڑا ملال ہمین

دلکی قیمت جو بوسہ دیتے ہین
پھیر دین وہ ہمارا مال ہمین

حسرتین دید کی نکلجائین
نظر آئے جو وہ جمال ہمین

پھر دل آزاریان وہ کرنے لگے
دیکھ پایا زرا مجال ہمین

وصل مین یار ہمسے رُوٹھ گیا
لو ہوا اور انفعال ہمین

خاک ہی اوڑھنا بچھونا ہے
یہی مسند یہی ہی شال ہمین

چاند دیکھا جو چودھوین شب کا
اونکے رخ کی ملی مثال ہمین

پاکے وحشی کسی کی آنکھونکا
گھورتی ہین بہت غزال ہمین

وصل مین یار مجھسے کہتا ہے
ہجر کا کچھہ سناؤ حال ہمین

آکے دنیا مین تجھسے بعد ہوا
اب ہی درکار اتصال ہمین

تونے ابرو دکھا کے غیرون کو
کردیا بے چھری حلال ہمین

نہو فصل گل مین کیون سودا
ہوگیا کیا یہ اب کے سال ہمین

وصل مین رعبِ حسن سے عاشق
نہوئی بات کی مجال ہمین

جتنا اونکا عروجِ حسن ہوا
اوتنا ہوتا گیا زوال ہمین

یار جو بے عدیل پایا ہے
لوگ کہتے ہین بیمثال ہمین

بولا قاتل لگاکے تیر نظر
محو آتی ہی دیکھہ بھال ہمین

یار انگڑائی ہاتھ اوٹھاکر لے
نظر آئے کہین ہلال ہمین

عشقِ ابرو مین جھکی ہوگئے خم
سب کہین صاحب کمال ہمین

ہجر مین فرش غم پہ گرتے ہین
اوٹھکے اہی دردِ دل سنبھال ہمین

جو رسولِ کریم ہے آہی پاس
بخشوائیگی اوسکی آل ہمین

پیشِ نظر ہین گیسو دلدار راتدن
رہتا ہون اس بلا مین گرفتار راتدن

ہی کوئے یار مصر کا بازار راتدن
رہتے ہین جمع در پہ خریدار راتدن

کس کسکا قتل مدنظر ہے بتایئے
چھٹتی نہین جو ہاتھ سے تلوار راتدن

ہم دائرے مین چرخ کے نقطے کیطرح ہین
گردش ہی اسکو صورتِ پرکار راتدن

او سنگدل نہوتیرے دل کو کبھی خبر
ٹکرائین سر کو ہم پس دیوار راتدن

جہانکو تو اوٹھکے روزن دیوار سے کبھی
رہتے ہین در پہ طالب دیدار راتدن

حیرت مین ہون وہ گیسو و رخسار دیکھکر
کسطرح دونون ملگئے اکبار راتدن

معشوق بدمزاج ملا ہمکو یا نصیب
ہوتی ہے اوٹھتے بیٹھتے تکرار راتدن

صحبت ہی گرم ایک پہ پیر و سی آجکل
طالع ہماری رہتے ہین بیدار راتدن

الفت مین زلف ورخ کی ہوئی کیسی یہ حال
ہی مجکو رنج و غم سی سروکار راتدن

اوقات یون بسر ہوئی اپنی فراق مین
جسطرح کالے صاحب آزار راتدن

کیونکر ہو وصل یار تلون مزاج ہے
آقرار صبح و شام ہی انکار راتدن

ہی زلف ورخ کے عشق مین پڑ کا ہی خیال
دلپر ہماری چلتی ہے تلوار راتدن

ہر وقت دیکھتا ہون تصور مین شکل یار
حاصل ہے مجکو دولت دیدار راتدن

حسرت ہی میری دلکو بس اب مرگ کی
برسون رہا ہون ہجر مین بیمار راتدن

آٹھون پہر ہی مجکو قیامت کا سامنا
پھرتی ہی آنکھ مین تری رفتار راتدن

دلمین کبھی تپش کبھی زخم جگر مین درد
کرتا ہے یون بسر ترا بیمار راتدن

نکلین چمک چمک کے مہ و مہر مجکو کیا
مین دیکھتا ہون یار کی رخسار راتدن

ہجر صنم مین یاس تھے ایکدم نہ اشک
ٹوٹا کبھی نہ آنسوؤن کا تار رات دن

قاتل ابرو تری سر تیز ہین خنجر دونون
اوتر آئے ہین مری دلمین برابر دونون

مائل زلف ہوا دل بھی جگر بھی میرا
پیچمین آئینگے اکروز مقرر دونون

قیس اور ہم ہوئے پہر ایک جگہ آئی بہار
دشت غربت مین ہم بچھینگے بستر دونون

خوش رہین وہ بھی ہمین بھی کوئی صدمہ ہو
یا خدا خلق مین آباد رہین گھر دونون

میری نالی تری خلخال کی جھنکار صنم
کہین برپا نہ کرین فتنہ محشر دونون

بعد مدت جو چھٹی کنج قفس سے بلبل
گر پڑی گل کی قرین کیوں ہوئی پر دونون

جستجو ہے کسی محبوب کی بیشک انکو
روز و شب شمس و قمر پھرتی ہین یکسر دونون

بعد فرہاد کے شیرین ہی جو دی جان اپنی
بولے سب ہوگئی لو آج برابر دونون

ہوگی قاتل سی کمی اور نہ مین تڑپونگا
آج مقتل مین دکھائینگے یہ جوہر دونون

چاہو کبھی مین رہو چاہو ہمارے دلمین
ہوئی تعمیر تمہاری لیے یہ گھر دونون

ہین ادہر ہجر کے غم دلکی ادہر ہین ہین
آج آمادہ پیکار ہین لشکر دونون

وصل دلدار ملے اور شراب گلرنگ
زندگی خوب کٹے ہون جو میسر دونون

تونے شانہ جو چھوڑا ہی تو بل کرتے ہین
ہین بلا کی تری گیسوئے معنبر دونون

میرا دل لعل ہی اور غیر کا دل سنگِ سیاہ
فرق قیمت مین ہی کہنے کو ہین تہ و دونون

ہو شفق چرخِ مقتل کی زمین ہو گلنار
دیکھ قاتل یہ مری خو سے ہوئے تہ و دونون

رخ روشن کی تجلی سے چمک دیتے ہین
دوستاری ہین تری کانونکے گوہر دونون

یاس ہم اور الم ساتھ ہی شاگرد ہوئے
فیض اوستاد سے کہلائے سخنور دونون

عشق مین ساتھی بہت پیچ طیر کوئی نہین
ہمسفر تو سیکڑون ہین راہبر کوئی نہین

کون اوسی پہونچائے عاشق کی خبر کوئی نہین
میرا خط لیجائے ایسا نامہ بر کوئی نہین

قید ہستی سے رہا ہو روح کیونکر جسم سے
چار دیوار عناصر مین تو در کوئی نہین

ہجر کی شب مین تڑپتا ہی رہا آئے نہ وہ
سیکڑون نالے ہین لیکن بااثر کوئی نہین

تیری نہاندار یان بچپن سے کی ہین آجتک
ہم تو ہین اے غم ترا خواہان اگر کوئی نہین

گہاؤ پر ہین گہاؤ تیغ ابرو خمدار کے
قابل بخیہ مرا زخم جگر کوئی نہین

سیکڑون بسمل ہوئے تیغ نگاہ ناز سے
اسطرف قاتل عنایت کی نظر کوئی نہین

مجھسے کیون نفرت ہی عاشق تیری سب ایسی ہی ہین
چاند سی صورت کا اے رشک قمر کوئی نہین

کونسی شب میری ماتم مین نہین بکھرے ہین بال
چاک دامن جو نہو ایسی سحر کوئی نہین

بیکسی بھی تو نہین ہی ساتھ اسکے ہجر مین
اوسطرف عاشق تمہارا ہی جدہر کوئی نہین

اک گدا ہون اہل دولت سے دبو مین کیا غرض
تاج شاہی سے زبالائے سر کوئی نہین

حسن کو غلبہ رہا الفت پہ روز حشر بھی
اوسطرف ساری خدائی ہی ادہر کوئی نہین

ہجر کی شب شام ہی سے جھلکیان پر جھپکی
یاس زندہ آج کیا مرغ سحر کوئی نہین

چھیڑ اے مژگان نہ مجکو صاحب آزار ہون
عشق چشم مست مین مین آپ ہی بیمار ہون

کیون نہون مقبول اہل فن کہ خوش گفتار ہون
ہر طرح کے شعر کہتا ہون طبیعت دار ہون

عشق دندان مین گہر اشکون کے برساتا ہون مین
آبرو مین دیکھیے تو ابر گوہر بار ہون

حرص دنیا بھی ہی پاس اور بھی ہی مجھے
التجا عاشق کی ہون معشوق کا انکار ہون

راہ کسکی دیکھتا ہے دیر اتنی کس لیے
سر جھکایا مین نے او قاتل لگا تلوار ہون

تیری کوچہ مین گرا ہون جسپہ اوٹھتا ہی نہین
کچھ دنونسے اے پری مین سایۂ دیوار ہون

ہی یہ عاشق سے استاد دل چرانونگی ترا
آپکی زلف رسا کہتی ہی مین طرار ہون

میری آنکھون سی نہان ہی روی روشن یار کا
ہجر کی شب کیون نہ شکل ماہ سی بیزار ہون

دوست آنکھون پر بٹہاتی ہین مجھے ہر بزم مین
وہ طبیعت ہی نہین جو مین کسی پر بار ہون

ہی جنون کے فیض سی داغون نکا سکہ قلب پر
کون کہتا ہی مجھے مفلس بہت زردار ہون

ہون وہ قانع جو سوال وصل بہی کرتا نہین
خون دل پیتا ہون ہجر یار مین غمخوار ہون

خوب ہی خانہ نشینی کیون پھرون مین در بدر
کیون کسی کے پاس جاؤن کیون کسی پر بار ہون

جنے چاہت کی تو سب کرنے لگی خواہش تری
ای مری یوسف مین تیری گرمی بازار ہون

جسم خاکی کا یہ مطلب ہی نچوڑے اسکا سا تھ
روح کہتی ہی عدم جانے کو مین تیار ہون

ہجر مین خاموش ہون ناڈی کرون نہین کیلیے
حشر کیون بر پا کرون کیا مین تری فتار ہون

لڑکھڑاتا ہون تو دل کہتا ہے میرا یا علی
یاس جب ساقی کوثر مین یہ سرشار ہون

تیرا مداح جو اے ابر و دلدار ہو نہین
چلکے کہتی ہی زبان میری کہ تلوار ہو نہین

جو کہ ممکن نہین اوس شی کا طلبگار ہو نہین
یار ہی پردہ نشین طالب دیدار ہو نہین

چشم گلچین مین خدا جانے کہ کیون خار ہو نہین
عاشق گل نہین بلبل پہ عبث بار ہو نہین

ضعف دونا مجہے کسطرح نہو جائے بہلا
آجکل نرگس بیمار کا بیمار ہو نہین

دیکہنے آئین نہ کیون مجکو حسینان جہان
یار کے نرگس بیمار کا بیمار ہو نہین

ابتدا عشق کی ہی اس سی یہ بیتابی ہے
کیون نہ تڑپون کہ ابہی تازہ گرفتار ہو نہین

اب مین بوسہ بہی نہین مانگتا چاہین وہ مجہے
انپے دل ہی کا فقط اونسے طلبگار ہو نہین

دل دیا ہی اوسی تہوڑی یہ خطا ہے میری
ظلم جو چاہی کرے یار سزاوار ہو نہین

جب نظر پڑتی ہی اوس شوخ کی پہلو پہ مری
دل تڑپکر مرا کہتا ہی کہ بیمار ہو نہین

ایک جان اپنی بچاؤنگا مین کس کس سی بہلا
ہر ادا یار کی کہتی ہے کہ تلوار ہو نہین

عاشقان قد جانان مین ملی اوج مجہے
دار پر چڑھ کی یہ جلاؤن کہ سرشار ہو نہین

ہوگئی ہی مجہے اس نشہ مین دنیا اندہیر
الفت چشم سیہ فام مین سرشار ہو نہین

ای پریرو ترے کوچہ مین بلا پر ہے بلا
سایہ ہی سر پہ مری سایۂ دیوار ہو نہین

عشق مین ہوش و حواس و خرد و عقل گئی
کیا کرون کیا نہ کرون آہ کہ ناچار ہو نہین

شب ہجران مجھی آنکھونمین بسر ہوتی ہی
بخت خفتہ کی یہ خوبی ہی جو بیدار ہونمین

عشق کی ہوتی ہی ہو جاتی ہی دنیا اولٹی
اونکا اقرار بھی کہتا ہی کہ انکار ہونمین

زلف کا ہی کبھی سودا تو لبونکا کبھی عشق
کبھی صحرا مین کبھی جانبِ کہسار ہونمین

یہی انصاف ہی کیون ای فلکِ کجرفتار
یار کی پاس ہو غیر اور پس دیوار ہونمین

میری پہلو سے جُدا کردہ یہ فرماتے ہین
دل جو تو بیچتا تھا لا کہ خریدار ہونمین

یار آتا ہی کہ صیاد کوئی آتا ہے
ہوس کہتا ہی کہ اوڑ جانی کو تیار ہونمین

مجھسے اور یار سے کچھ خوب بنا ہی سودا
وہ خریدار مرا اوسکا خریدار ہونمین

میری قسمت تو یہ کہتی ہی نہ ہوگا کبھی وصل
اونکے جوبن کا اشارا ہی کہ تیار ہونمین

کیون نہ ہر بار مری خاک سی فتنے اوٹھین
کچھ عجب اسکا نہین کشتہ رفتار ہونمین

لوگ حیرت مین ہین کیون ضعف پہ مجھ گریانکے
رو تی رو تی ہمہ تن آنسو ونکا تار ہونمین

لشکرِ غم کی چڑھائی جو ہوئی فرقت مین
صبر نے دلسے کہا تیرا طرفدار ہونمین

یہ دلاسا مجھے دیتا ہی فلک الفت مین
دل جو زخمی ہے ترا مرہم زنگار ہونمین

نہ ملے یار مجھی بھی نہین جینا منظور
مجھسے بیزار ہی وہ جان سی بیزار ہونمین

یاس آتا ہے مجھے یار کا اپنے جو خیال
دل مرا کہتا ہی مجھسے کہ ترا یار ہون مین

ناتوان ہین ہم تو اونکی پاس جا سکتے نہین
کیا ستم ہی ناز کی سہ وہ بھی آ سکتے نہین

باعث بیداری عشاق ہی تیرا خیال
بخت خفتہ بھی نہین اگر سلا سکتے نہین

آپ کے ظلم و ستم سہنے کی عادت ہوگئی
دوسری معشوق کی ہم ناز اوٹھا سکتے نہین

دیکھئے تقدیر کا بل کھینسگیا زلفونمین دل
دوست اپنا ہی کشاکش مین چھڑا سکتے نہین

بند ہرا اپنی زبان عشق دہان تنگ مین
گفتگو کا منہ نہین باتین بنا سکتے نہین

آہوان چشم سے ہم وحشیون کو عشق ہی
شیر صحرا بھی ہین آنکھین دکھا سکتے نہین

ہجر سی چھٹ جاون ایسی کیجئے تدبیر کچھ
مجکو بلوا لیجئے گر آپ آ سکتے نہین

حشر مین بھی یہ گواہی دیگا میرے قتل پہ
آپ میرا خون دامن سی چھڑا سکتے نہین

سر جھکائے سامنے بیٹھے ہین صبح حسن سے
طالب دیدار ہین پر آنکھ اوٹھا سکتے نہین

اپنی گستاخی سی ہے اونکی بگڑ جانے کا ڈر
دلکے جو جو حوصلے ہین آزما سکتے نہین

کسطرح اونکو بتائین جو محبت ہی ہمین
حال جو دل کا ہمارا ہی ہر کہا سکتے نہین

ہی گلوگیر الفت زلف آہ نا کیا کرین
قیدی زنجیر ہین پر غل مچا سکتے نہین

یار کی چشم فسونگر ہے نظر بند جہان
اوسکی عاشق اور ہی آنکھین لڑا سکتے نہین

ساکنان ملک عشق آباد ایسے سوئے ہین
طالع بیدار ہی جنکو جگا سکتے نہین

خون عاشق ہجر مین لیتے ہین ناحق سر بسر
پاؤن مین مہندی لگی ہی کیا جوا سکتے نہین

کوتہی قسمت کی سد راہ کوئی یار ہے
پاؤن سوئی منزل مقصد بڑہا سکتے نہین

تیغ قاتل بانکپن اپنا دکھاتی ہے اگر
آبرو رکھتی ہین ہم ہی سر جھکا سکتے نہین

ابتدای عشق مین انجام پر ہو کیا نظر
پردی غفلت کی پڑی ہین آنکہ اوٹھا سکتے نہین

بڑ گئی ہی سخت جانی ہجر کے آزار مین
ضعف ہی ایسا کہ ہم دنیا سے جا سکتے نہین

یاس پیش آئی ہے وہ جو کچھ کہ پیشانی مین ہی
جو لکھا قسمت کا ہی ہرگز مٹا سکتے نہین

ترا تیر نظر ہے اور مین ہون
مرا در و جگر ہی اور مین ہون

جہان کی رہگذر ہی اور مین ہون
یہ بٹہر کا سفر ہی اور مین ہون

عدم مین بھی دل بیتاب ہی ساتھ
یہ وحشی ہمسفر ہی اور مین ہون

سر محفل ذلیل اوسکو کرونگا
رقیب فتنہ گر ہی اور مین ہون

خلش مژگان کی ہی اور دل قاتل
ترا یہ نیشتر ہی اور مین ہون

چلا ہون سوئی جانان ساتھہ لگے
یہ میرا راہبر ہے اور مین ہون

نہین ہمراہ مجنون کے کوئی بھی
یہ تفسیدہ جگر ہی اور مین ہون

چلا ہون کوچہ گیسو مین شب کو
یہ راہ پرخطر ہے اور مین ہون

خیال رو گیسو روز و شب ہی
یہی شام و سحر ہے اور مین ہون

تصور ہی جواب خط کا ہر دم
خیال نامہ بر ہی اور مین ہون

خدا ہی آبرو الفت مین رکھ لے
یہ بحر پرخطر ہی اور مین ہون

خیال یار ہے ہر وقت دلمین
یہ مہمان میرے گھر ہی اور مین ہون

گذرنیوالی دنیا سے برابر
فقط شمع سحر ہے اور مین ہون

چلا ہون دہر سے بے توشہ و زاد
غریبانہ سفر ہے اور مین ہون

فراق یار مین دل بھی نہین پاس
اک آہ بے اثر ہی اور مین ہون

کمر باندھی ہی عدم جانے کو مینے
بس اب فکر کمر ہی اور مین ہون

لحد مین جسم تین ہین تا قیامت
یہ مایوسی کا گھر ہی اور مین ہون

جہان مین دو ہو آخوہ جمین ہین
بس اک باد سحر ہی اور مین ہون

شب مہتاب ہی وصل صنم ہے
مزار شک قمر ہے اور مین ہون

نہ مجھسے یاس چھوٹے گا فن شعر
یہی میرا ہنر ہے اور مین ہون

ہجر مین اشکون سے دامن کو بھگو دیتے ہین
اور کچھ بن نہین آتی ہین رو دیتے ہین

سنگ آکر کبھی وحشت مین جو رو دیتے ہین
اشکون سے دامن صحرا کو بھگو دیتے ہین

راز کہلجاتا ہے الفت کا جو رو دیتے ہین
بھکو یہ دیدۂ تر اور ڈبو دیتے ہین

شوق مین منہ جو بڑہاتا ہون تو کہتا ہی وہ شوخ
بوسہ تم ہمسے طلب کرتے ہو لو دیتے ہین

جان بھی دل بھی تمھاری لیے سب حاضر ہین
تمھین جس چیز کی خواہش ہو کہو دیتے ہین

آجکل اونکے بھی دلمین ہی برابر الفت
روتی گر دیکھتے ہین مجکو تو رو دیتے ہین

یاد اللہ مین آتا ہے تیونکا بھی خیال
بارہا ہم حق و باطل کو سمو دیتے ہین

اپنا دل اونسے کئی بار جو مانگا مینے
بولی جھنجلا کے زیادہ نہ بکو دیتے ہین

برسون کیون ہونٹ چبایا کرین دم بھر کے لیے
بوسہ لیتے نہین ہم لب کا دہ گو دیتے ہین

ایسی دیوانے کے لینے سے بھلا کیا حاصل
آپ کہتے ہین کہ دل تم ہمین دو دیتے ہین

کیون بھلی پھولے نہ ہر سال بھلا نخل جنون
ہم تو ہر دانۂ زنجیر کو بو دیتے ہین

سینچنا پڑتا ہے پھر آنسوؤنکے پانی سے
ہم اگر تخم محبت کہین بو دیتے ہین

رنج دیتے ہین کبھی اور کبھی کرتے ہین خوش
گرم و سرد آپ زمانے کا سمو دیتے ہین

بعد مرنیکے محبت نے دکھایا ہے اثر
اونکو جب میرا خیال آتا ہی رو دیتے ہین

اونکے یہ ظلم اوٹھائے کہ اب اک بات پہ بھی
آبلے دلکے مری پھوٹکے رو دیتے ہین

جاکے معشوقونکے پاس آتا ہی پھر مشکل سے
دلکو ہر مرتبہ ہم ہاتھ سے کھو دیتے ہین

اونسے یہ کہہ نہین سکتے کہ خفا کیون تم ہو
بس فقط آنکھون مین پانی چلتا ہی کہ رو دیتے ہین

بیخودی مین نہ کوئی غم نہ کسی کا ہے خیال
ہوش تو آکے مجھے اور بھی کھو دیتے ہین

غیر بوسہ جو طلب کرتا ہے وہ کہتے ہین
ہم جو کچھ دیتے ہین وہ یاس ہی کو دیتے ہین

سوزِ غم رہنے لگا میری دلِ بیتاب مین
جائے حیرت ہی کہ آتش بند ہی سیماب مین

داغِ دل دونا ہوا عشقِ شرابِ ناب مین
اور حدت بڑھ گئی خورشیدِ عالمتاب مین

چاندنی کو دیکھکر ہنستے ہو کیون تم اسقدر
کیا کوئی دھبا لگا ہے چادرِ مہتاب مین

ہی مہ و خورشید کا یہ رنگ پیشِ دیدِ یار
جسطرح ذرے چمکتے ہین شبِ مہتاب مین

رو تی رو تی فرقتِ محبوب مین مر جاؤنگا
غرق ہوگی کشتیِ عمر روان سیلاب مین

دیکھینگے اشک ندامت کی مری گر آب و تاب
غرق ہو جائینگے موتی آپ اپنی آب مین

جسکے دل مین آپکا جی چاہ رہے شوق سے
کب تکلف کو جگہ ہے خانۂ احباب مین

دل لگی ہوتی ہی درد و رنج و غم سے ہجر مین
جی بہلجاتا ہے اپنا صحبتِ احباب مین

بے کسی معشوق کی ہوتی نہین تحریکِ عشق
بے سبب ہوتا نہین کچھ عالمِ اسباب مین

سب تعلق چھوٹ جاتے ہین بشر سے بعدِ مرگ
کوئی شی اپنی نہین ہی عالمِ اسباب مین

رکھونگا قاصد سے لیکر سر پہ بوسے دیکے مین
فرق آئیگا نہ خطِ یار کے آداب مین

عاشقِ جانباز تو لکھتے ہو صادق بھی لکھو
اور اک فقرہ بڑھا دو تم مری القاب مین

فوق کیا گر رشکِ لیلیٰ غیرتِ شیرین کہا
فکر مین ہون یار کو مین کیا لکھون القاب مین

حال جو سینے مین ہی دل کا فراقِ یار سے
یہ تڑپ ہوگی نہ آتش پر کبھی سیماب مین

بوسۂ لب کسطرح لین سبزۂ خط کا ہی ڈر
زہرِ قاتل بھی ملا ہی شربتِ عناب مین

قتلِ عاشق کے لیے کچھ تیغِ ابرو کم نہین
پھر لگائی تو نے کیون تلوارِ قاتل ڈاب مین

کیا سبب ہی کیون وہ محبوبِ وصل پر راضی نہین
عاشق و معشوق کو دیکھین تو اپنی ڈاب مین

حسرتِ دیدار مین در پہ کھڑی ہین دیر سے
کہیے کیا ارشاد ہے اب عاشقون کی باب مین

تیری دانتونکی ثنا کیونکر کرے کوئی رقم
حضرتِ یوسف نے دیکھے تھے یہ انکے خواب مین

دیکھی محبوب کا میرے جمال اے ماہِ مصر
حسن ایسا آپ نے دیکھا نہو گا خواب مین

نور کی چادر نظر آنے لگی بالائے آب
گر نہائی جائے وہ خورشید رو تالاب مین

آبدیدہ وہ ہوئی سنکر مرے مرنیکا حال
پھول نرگس کے نظر آنے لگے تالاب مین

عشقِ ابروئے صنم مین ہو گئے جھک کر کمان
سر جھکا رہتا ہے اپنا آجکل محراب مین

سر جھکا بیٹھے تہ شمشیر قاتل وقت قتل
آخری سجدہ ادا ہوگا اسی محراب مین

روز کو دہ غم اوٹھاتا ہون یہ میرا ہی کام
ہوگی یہ طاقت نہ ہرگز رستم و سہراب مین

ناف کا اوس سحر خوبی کی تعشق ہے یہ ہین
پھنسگیا ہی دل ہمارا آجکل گرداب مین

ہجر مین گہیری ہے مجکو آب طوفانی اشک
ایک مدت سے پھنسا ہون مین اسی گرداب مین

جابجا باتون کی ڈھیر ہین جو دانتون مین تری
لعل کے ٹکڑے جڑے ہین گوہر نایاب مین

اولیٰ تاثیر مین منظر آتی ہین اُنت کی ہمین
سو کہان کانٹا ہوی عشق گل شاداب مین

سینہ سوزان مین اکدم بھی نہین اسکو قرار
جائی خون پارا ابھرہی کیا دل بیتاب مین

یاس پیری مین مجھے اک نوجوانکا عشق ہی
ہوگیا مشہور یہ قصہ بھی شیخ و شاب مین

کبھی تیوری چڑہا لیتے ہین گاہی ناز کرتے ہین
وہ پیدا دل لبھانیکے عجب انداز کرتے ہین

مری ناوہی افشا میری دلکا راز کرتے ہین
کہین جاجا کی غمازی یہی غماز کرتے ہین

تصور مین نہین معلوم کیا جانے کرتے ہین
کوئی ہی پردہ دلمین کہ اوس سے ساز کرتے ہین

تیونکو سوجھتی ہین دل دکھانے کی عجب باتین
یہ کافر دلسے پیدا کچھ نئی انداز کرتے ہین

یہ تیغ عاشقونکو دیتی ہین ناحق کی تکلیفین
تیون کو بے نیازی چاہیے تیغی ناز کرتے ہین

مری احباب بہر وصل اوسکے روز کہتے ہین
مری جینے کی تدبیرین مری دمساز کرتے ہین

جو غیرون کے لیے مین اوسکے کہنچتا ہون تو کہتی ہین
خدا کی شان ہی اولٹی یہ ہمسے ناز کرتے ہین

کہے دیتی ہین سب اوسکے کنار و بوس کے ارمان
ہم افشا اپنے دلکا آج ایک ایک راز کرتے ہین

نگاہ شوخ تیغی بنتی ہے پر قطع کرنے کو
جو میری ہوش اونکے سامنے پرواز کرتے ہین

یہ تدبیر آج کل ہے حسرت دلکے نکلنے کی
گریبان کی طرح سینے کے در کو باز کرتے ہین

ادا اسکے دیکھتے ہین وہ تڑپتا ہے یہ پہلو مین
ہدف دلکو مری تیر نگاہ ناز کرتے ہین

صفائی اپنی باعث ہوگئی اونکی کدورت کی
عیان ہوجاتا ہی پنہان جو دلمین راز کرتے ہین

خزان کیسی چمن مین آمد صیاد ظالم ہے
کہ جس سے بلبلون کی ہوش تک پرواز کرتے ہین

خدا کی شان کا جلوہ نظر آتا ہی انمین بھی
جلا دیتے ہین باتون سے یہ اعجاز کرتے ہین

کہین ہون چونک پڑتے ہین وہ سوتے مین شب فرقت
اگر ہم نالہ کش کچھ بھی بلند آواز کرتے ہین

سلیقہ کچھ نہین اے یاس مجکو شعر گوئی مین

عنایت ہی یہ اہل فن کی جو ممتاز کرتے ہین

اوٹھی ہین کالی بادل در اکثر ہونیوالی ہین
ہم اب مست شراب روح پرور ہونیوالی ہین

سنو ایاب ایکدن سنروصنوبر ہونیوالے ہین
کہ بامال خرام ناز دلبر ہونیوالے ہین

بہت جور وستم کرتے ہین ستمگر ہونیوالی ہین
جو دل شیشے سے نازک ہین وہ پتھر ہونیوالی ہین

ہم اکدن عاشق زلف معنبر ہونیوالے ہین
مگر دیوانہ لیلی کے ہمسر ہونیوالے ہین

چمک کر داغ سودا مثل اختر ہونیوالی ہین
یہ کالی کالی دھبے بھی منور ہونیوالے ہین

درست اشعار وصف زلف کا مجموعہ ہے تاہی
یہ اوراق پریشان میری دفتر ہونیوالی ہین

فریب اکروز دنیا دیگی سبکو شک نہین اسمین
جوان جو ہین وہ اس قحبہ کے شوہر ہونیوالی ہین

بہت حیران کیا آئینہ رویونکی محبت مین
ہم اپنی جانبی سے اکدن مکدر ہونیوالے ہین

حسینان پیروین شرارت ہی تو ہو لیکن
ہمارے شیشہ دلمین مسخر ہونیوالے ہین

لگا لیجا مینگے کوچے مین اوسکی حضرت دل ہی
جو خود گمگشتہ ہین وہ میری رہبر ہونیوالی ہین

خدا کو رحم آجائیگا ہر اشک ندامت پر
یہ قطرے موتی بن ہو ہو کے گوہر ہونیوالے ہین

ٹھہرنے بھی نہین دیتی مجھے اپنے کوچون مین
دو نومین اون حسینون کی مری گھر ہونیوالی ہین

تلاطم ہوگا بحر عشق مین نہ سر کو مگا
یہ ڈبڈبائی میری پاؤن لنگر ہونیوالے ہین

گواہی دینگی روز حشر قاتل خون کی چھینٹین
تر دامن ہمارے خونکی محضر ہونیوالی ہین

مجھی کو دیکھکر تم اسقدر گھبرائے جاتے ہو
ابھی کیا ہے بہت اس پر بستر ہونیوالے ہین

ابھی کمسن ہے گو قاتل مگر ہین قہر کی پلکین
یہ چھوٹی چھوٹی نشتر بڑھکے خنجر ہونیوالی ہین

جو یون دیکھو تو ظاہر مین حبابونسی بھی کچھ کم ہین
مگر دریا ہمارے دیدۂ تر ہونیوالے ہین

چلے ہو اوٹھکے پہلو سے جو پھر آؤ تو بہتر ہے
خبر کیا تھین جسمے جو ہمبر ہونیوالے ہین

نگاہونسی مری دلکو تو پہچانا تو نے اے قاتل
مری نالے تری تیر ونسی بہتر ہونیوالے ہین

نسیم صبح کا لطف ابتدا ہی مین کچھ اوٹھتا ہے
دم سرد انیسے آخر باد صرصر ہونیوالے ہین

تراشینگے ہزارون بت یقین ہے حرص دنیا مین
جنہین زر کی تمنا ہے وہ آذر ہونیوالی ہین

تعجب کیا جو عشق زلف مین ثابت قدم ہین ہم
بہت سی معرکے اسطرح کے سر ہونیوالی ہین

عہد وحدت رشید کو دائم رہیگی جستجو تیری
قیامت تک نیمین دونونکو چکر ہونیوالی ہین

ہے گر حیرت کی ہمدے تو ٹکا تینگے سراک دن
ہماری گھر کی ہر دیوارین دربونیوالے ہین

مرا خدایا ترک بے جان جو کہہ کے نہ پھیرینگے
وہی جائینگے وہانتک جو پھیر ہونیوالی ہین

سر بد عاشقونکے ہونگے جو شیدا کی کل ہین
ہم اس جمعیت ہیسر کے فسر ہونیوالے ہین

ہوا ہے شوق آئینو نکا اونکو صدمے کچہ بڑھکر
وہ اپنے وقت کے ایدل سکندر ہونیوالی ہین

فلک کہتا ہے باہم دیکہکر یارا ن صحبت کو
یہ مجمع ایکدن دنیا مین ابتر ہونیوالے ہین

ابہی تو دلکو ڈستے ہین نکلجائینگے پھر کیسو
یہ ابہی سے بڑہ بڑہ کے اژدر ہونیوالے ہین

سر زبرم آج دلبر کہولتا ہے اپنی جوڑی کو
دماغ آخفتہ حالون کے معطر ہونیوالی ہین

بس اتنی دیر ہی پہلو مین آکر یار بیٹہے تو
کہ ہیکدم مین ہم اب جامے سے باہر ہونیوالی ہین

جو چومی ہین لب شیرین ابہی ہم پھر بھی چومینگے
یہ بوسے اب ہمین قند مکرر ہونیوالے ہین

ترے ابروی خون سے رنگے گا صیاد ستم پیشہ
مثال برگ گل بلبل ترے پر ہونیوالے ہین

تری پلکین چلینگی تیری آنکہونکی اشارا ن پر
یہ دو خونریزان ترکونکے فسر ہونیوالے ہین

مری نالون سے کیا تو آج گھبراتا ہے اے دلبر
بپا کل تک تری کوچے مین محشر ہونیوالے ہین

یہ رفتہ رفتہ ساری جسم کو بڑہکر چھپا لینگے
مری داغ جنون پہولونکی چادر ہونیوالی ہین

جنون زلف اکدن کو بکو انکو پھرائے گا
تری دیوانے برگشتہ مقدر ہونیوالی ہین

مری اشعار سنکر ابتدا مین لوگ کہتے تھے
مقرر یاس بھی اکدن سخنور ہونیوالی ہین

پہنے گر میرا گل باغ جوانی چوڑیان
زہر سنبر کیے لیے ہوجائین دہانی چوڑیان

وصل ہی پہلے پہل ہی ماہرو عاشق سے آج
روز ہی نو روز کا بد لو پرانی چوڑیان

بولتی ہین ہاتھ اوہنا ذمین جو تیری ای پری
کرتی ہین فریاد عاشق کی زبانی چوڑیان

یاد آتے ہین مجہے ہر دم وہ پیاری پیاری ہاتھ
ای پری تو بھیجدے اپنی نشانی چوڑیان

اونپہ ہی نام خدا جو بن عیب برسات مین
برمین جوڑا سرخ ہی ہاتھو نمین دہانی چوڑیان

آجکل نام خدا ہے حسن جانان کو عروج
ساعد زہرہ کلائی آسمانی چوڑیان

آوگے عاشق کے گہر مین وصل کا وعدہ ہے آج
رات یہ شادی کی ہی پہنو شہانی چوڑیان

جذب الفت دیکہنا پہنی جو مینے ہتکڑنی
دست دلبر مین ہین سودیکی نشانی چوڑیان

اٹھہ نہین سکتی کلائی پٹریون کے بوجہ سے
ہاتھ مین اوس گل کے کرتی ہین گرانی چوڑیان

حسن دونا ہوگیا گوری کلائی کا تری ہے
بند جو پہنے سنہرے اور دہانی چوڑیان

دام مین نیے پھنسا کر زہر ہی دینگے ہمین
سنبرہ رخ بال گھونگر والے دھانی چوڑیان
زہر سے کچھ کم نہین ہی عاشقونکے واسطے
سنبرہ کا نونکا تمہاری اور دھانی چوڑیان
پاس تڑپا دیکھکر ہاتھون مین تیری امی قسم
بانکی بانکی پیاری پیاری آسمانی چوڑیان

جو تڑپتا ہے ترا نوے ستمگر مین ہون
جسنے دم مارا نہ زیر خنجر مین ہون
یار کے آئینۂ رخ کی ہی الفت دل مین
آجکل اپنے زمانے کا سکندر مین ہون
سنگ ہود کا اشارا ہے در کعبہ پر
انبیا جو تمتے ہین جسکو وہ پتھر مین ہون
اوسکی رحمت کا جو رہ رہ کے خیال آتا ہے
جوش مین آکہ مری کہتی ہی کوثر مین ہون
عمر بڑہ بڑہ کے کہا کرتی ہے مجھسے ہر بار
چونک غافل تری اعمال کا دفتر مین ہون
نہ یہ عشاق کو بے جان لیے چھوڑیگا
اوسکے ابرو کا اشارا ہی کہ خنجر مین ہون
بیگنہون ظلم اوٹھائے لگے ناحق ناحق
نازبردار ترا امی مرے دلبر مین ہون
مجھے سودہ مین بھی ہی الفت شرگانکی خلش
چھیڑتا ہی جسے فساد کا نشتر مین ہون
ہجر مین یار سے سب حال جو کہ آتا ہے
اس زمانہ مرا کہتا ہی پیمبر مین ہون
ہے الم آہ تو درد و الم و رنج ہے فوج
عشق کی فیض سے اب صاحب لشکر مین ہون
الفت گیسوئے محبوب کا وابستہ رہا
جو نہ ظلمات سے نکلا وہ سکندر مین ہون
اوسکو سودا ہوا لیلی کا مجھے کا کل کا
ای جنون دیکھہ بس اک قیس کا ہمسر مین ہون
مرگیا دیکھکے ابروئے عرق آلودہ
جو ہو کشتۂ آب دم خنجر مین ہون
پھر گیا ڈھونڈہ کے بستر پہ مجھے آخر کار
جس سے جو کا ملک الموت وہ لاغر مین ہون
داغ خالونکے کہین ہین کہین زخم ابر کے
ہمہ تن دعوی خونکے لیے محضر مین ہون
اونکے عشاق مین ہون عاشق گیسو کیسے
وہ کہان انصاف سے گر کوئی تو افسر مین ہون
بت کہا مینے جو اونکو تو بہت ہی بگڑے
بولے کیا کہتا ہو تو کیا کوئی پتھر مین ہون
الفت چشم مین دنرات تڑپتا ہے تو
ننگ وحشت سے تری ای دل مضطر مین ہو
کل مری جسم پہ تھے بار حریر و دیبا
آج اوڑہے ہوئے اک خاک کی چادر مین ہون
ہجر مین جب مین تڑپتا ہون یہ چبھ جاتی ہی
شرگین برق بھی ہی جس سے دمضطر مین ہون
پہلے ہی سے سفر ملک عدم کا ہے خیال
کب سے تکیے مین لگائے ہوئے بستر مین ہون

اک حسین روز تصور سے بنا لیتا ہون
جسکے دلمین ہو صنم خانہ وہ آذر مین ہون

جان اک روز تری سنبرہ رنج پر دونگا
زہر کہاتی کوتہ گنبد اخضر مین ہون

صاف دل کہتا ہون آنکہ اسوز نسی عشق مین
آجکل صاحب آئینہ و ساغر مین ہون

وصل ہوتا نہین آسکے وہ پہر جاتے ہین
ای فلک دیکہہ وہ برگشتہ مقدر مین ہون

زیر دیوار ریزی ضعف سے افتادہ ہون
سائی کی طرح لگائی ہوئے بستر مین ہون

رنج دنیا کی نہین ہے یہ عذاب تربت
یون تو زندہ ہون مگر مردسی بدتر مین ہون

پانی ہو نشو و نما آتش رنج و غم سے
آگ مین رہتا ہون نرا تسمندر مین ہون

ہر مژہ سے مری رونے مین دانی ہے نہر
انتہا ہی نہین جسکی وہ سمندر مین ہون

سنلے غافل دہن گور سے آتی ہے صدا
جسمین رہتا ہے ہمیشہ تجھی وہ گہر مین ہون

ناتوانی ہی بقا کا ہے سبب ای قاتل
چہپگیا جو ہر خنجر مین وہ لاغر مین ہون

ذبح کرنے مین جو پڑتی ہے نگاہ قاتل
زیر شمشیر ای خنجر ترخنجر مین ہون

کیون نہ ہر شعر سے ای یاس فصاحت ٹپکے
پیرو مونس مرحوم سخنور مین ہون

بہلا گرد نکشی کی تابع کیا جان نثار دمین
جگر بسمل ہوئی جاتی ہین قاتل کی اشارون مین

یہ جسپر جانکنی ہین پہر اوسی بچتے نہین دیکہا
دیا ہے زہر کسنے اون نگاہونکی کٹارون مین

نہ پہر تاب نظر ہے وہ طاقت ہی دیدار جانانکے
جناب حضرت موسیٰ تھے بیشک بردبارون مین

دُر دندان جانان کیا ہمارے اشک حسرت کیا
یہ دونون قسم کے موتی ہین ایدل آبدارون مین

کسیکو عشق مین اوسکے کبھی بچتے نہین دیکہا
نکیو نکر یار پر مرتے کہ ہم تہے جان ہارون مین

گنہگارون مین مجکو دیکہکر کہتا ہے وہ قاتل
کوئی تو جان پر کہیلا ہوئی ہے جان ہارون مین

یہ وقت رات دن کی بستر غم پر گرا دیگی
جمی ان اس فرس پر مین نہین اون شہسوارون مین

بدونکی خو کبھی آتی نہین نیکونکی طینت مین
گل اپنے رنگ پر رہتے ہین گو بستی ہین خارون مین

یقین تو ہے کہ اون پہولونسی پہر بوئے وفا آتی
ہمارے داغ دل ہوتے جو اوس گلرو کے ہارون مین

پلاتا ہے تو دور یمین مجہے بہی جام دے ساقی
جو اپنی آبرو دی مین نہین اون بادہ خوارون مین

پیا ہمنے جو پانی بہی تو لیکر نام ساقی کا
مدام اس امر کا چرچا رہا ہم بادہ خوارون مین

جدائی مین کسی کی کروٹین لیتا ہے تو ہر دم
تجھے بہی جانتے ہین ای فلک ہم بیقرارون مین

بگولے دیکھکر کوچہ مین اپنے یار کہتا ہی
کسی آوارہ کی ہی خاک شاید ان غبار و مین

ہمین کچھ غم نہین تنہائی وقت کی مرنے کا
شب ہجران ہی ہو جائیگی اپنی سوگوار مین

سنایا کرتے ہین سب کو زراخود بینی مین اکدن
کبھی تو حضرت واعظ بھی بیٹھین آکے یار و مین

نہین ملتی شب وصل آنکہ ہی عاشق کی نالہ و سکی
مجاب اوس شوخ محکم رہتا ہی اوسکی پردہ دار و مین

شب فرقت زرا دلکی تعلی دیکھنا میری
شرر آہونکی جا جا کر چمکتے ہین ستار و مین

نہوا ایسا کہ وقت امتحان کچھ بھول پڑ جائے
ہمارا نام بھی لکھہ لیجئے گا جان نثار و مین

یقین ہی ایفلک وعدت تجھی ہوا ور بھی حاصل
اگر تو منکسر ہو کر ملے ہم خاکسار و مین

بڑی بند و بست اسکو عدم سے پہلے بھیجا تھا
جنون کہتے ہین جسکو ہی ہمارے پیشکار و مین

گھٹا اوٹھی ہی چھلکا دی ہمارے جام ای ساقی
برس جائیگی ترا ابر کرم ہم بادہ خوار و مین

پس مرگ اہی فلک ہین شبنم و شام شب غربت
ہماری رونیوالونمین ہماری سوگوار و مین

کلاہ فخر ہے میری لیے یہ خاک اوڑانا بھی
جنون کے فیض نے مجکو کیا ہی تاجدار و مین

تمہاری انکھڑیونکا ہمکو جو عالم نظر آیا
یہ وحشت ہی غزالونمین نہ یہ شوخی بکار و مین

جھکائی سر کو روتی ہین گناہونکی ندامت ہی
خداوندا ہمین محبوب کرنا شرمسار و مین

محبت آپ سے کیا کی جہان مین انقلاب آیا
وہ دشمن ہوگئی جو تھی ہماری دوستدار و مین

دل پر داغ اپنے عاشقونکے اونکو بھاتے ہین
بڑی سیر آجاتی ہین وہ ان لالہ زار و مین

نکلجانے کی تو ان سب کو راہین ملگئین خاصی
رہینگی حسرتین اب کسطرح ہم دلفگار و مین

تڑپکر ہی دل بیتاب فرقتین نہ ایذا دی
اسی کا پاس کرتے ہم ہین تیری خدمتگار و مین

ہماری سینہ سوزان مین پہر کیونکر قرار آئے
دل بیتاب رہتا ہی حسینونکی کنار و مین

جگر کو تو کیا تیغ نگاہ نازنے زخمی
دل ناکام میرا رہگیا امیدوار و مین

در مضمون ہماری یاس ایسی آب رکھتے ہین
حسینان جہان جنکو لگائین گوشوار و مین

عدیل اپنا نہین رکھتے اگر وہ گلعذار و مین
تو عاشق بھی نہ پائینگے کبھی ہمسر ہزار و مین

نہین بعد فنا کوئی کسی کی یادگار و مین
اوسکی سکسی رہتی ہی اوسکے غمگسار و مین

چمکا چوند آتی ہے خورشید کو بھی سامنے جنکے
خدا جانی کہان کا حسن ہی ان ماہ پار و مین

بھلا اہل جنونکی ہمسری مجنونسے کیا ہوتی
جنہونکا نام لیکر ملگیا پانچون سوار و مین

شبِ مہتاب یہ افشاں لگا کر کون نکلا ہے
نمایاں ہو یہ کیسکا چاند سا رخ تاج تارونمین

تمہاری چشم میگون دیکھتے ہی ہو گیا بیخود
ابھی تک اے پریرو تھا مرا دل ہوشیارونمین

دلِ عاشق کی جسکے سونگھنے سے ہوش جاتے ہین
عجب خوشبو ہے بہنی بہنی اوس گل کی بہارونمین

چھٹے قلب و جگر تاب و تواں تک ہجر جانا نہین
ہماری پاس تنہائی فقط ہے غمگسارونمین

عیان ہونے نہین دیتا کبھی راز محبت کو
ہمارا دل ہماری عشق کے ہے پردہ دارونمین

دلِ عشاق کو ٹھہرا تو ہی اے صبر ناکامی
قرار آ کر کبھی تو لی نرا ان بے قرارونمین

دلِ عشاق مین بغض و حسد کی جا نہین بالکل
فقط تخم محبت ہی بھری ہین ان انارونمین

کرن ٹکوائی اوس مہ نے جو اپنی دوپٹے مین
شعاع مہر کی ضو ہے کناری کے کنارونمین

تڑپتی ہے مثال برق تیری کان کی بجلی
چمک تارونکی ہے اے ماہ ان گوشوارونمین

ہماری سخت جانی سے ہوئی تلوار بھی آری
کری ایسی کہ دندانے ہون جسپر سے آرونمین

کبھی بنتی ہے دم بھر کے لیے شمع لحد بجلی
کبھی بر فلک ہوتا ہے اپنے شعلہ بارونمین

سوئے ملک عدم جاتی ہے عمر بیوفا دم مین
سمند ناز کا انداز ہے اسکے تراروونمین

کسی سے وصل و ہجر ہے کوئی ہے بستر غم پر
کوئی بستا ہے پھولونمین کوئی رہتا ہے خارونمین

بلایا آنکھ سے جسکو ہوا وہ سر کے بہل حاضر
دم شمشیر کا عالم ہے قاتل کے اشارونمین

ہم ایسے جو ازل سے تشنۂ جام شہادت ہین
مزا شربت کا ملتا ہے دونہین تیغونکی دھارونمین

سوائے انکسار و عجز گنجائش ہے یہان کسکی
جگہ کیا خاک پائے سرکشی ہے خاکسارونمین

مٹایا ہے فلک نے جنکو قاتل تیرے کوچے مین
غبار اپنا بھی ملجائیگا اکدن اونغبارونمین

مٹے نام و نشان اسکندر و جمشید و دارا کے
کسیکے تنخوان تک بھی نہین باقی مزارونمین

جہان پورہو ہین سب عاشق بدنام کہدینگے
خدا کی فضل سے اتبو ہوئی ہین نامدارونمین

مقام لخت دل مژگان تر مین کیون نہو ہردم
تعجب سے مین کیا ہے شیر رہتے ہین کچھارونمین

تصور یار کے آنے کا ہر شب ہمکو رہتا ہے
ہماری جان اکدن جائیگی ان انتظارونمین

کڑی بھی جھیلتا ہے عشق گیسو مین مگر چپ ہے
دلِ وحشی ہمارا آجکل ہے بردبارونمین

یقین تو ہے کہ دخت رز پہ ٹپکے رال زاہد کی
کوئی دم بھی جو بیٹھے آکے یہ ہم بادہ خوارونمین

دل اپنا بیچتے پھرتے ہین معشوقونکے کوچے مین
یہی پیشہ پسند آیا ہمین سب روزگارونمین

ادھر بھی یکہ اے تیغ بران چشم جوہر سے
کہ ہے کشتہ ابروی قاتل جان نثارونمین

ہماری دلمین سوزِ عشق بھی ہی اشکِ حسرت بھی
مقام آتش کا پانی مین ہی پانی کا شرر ہونمین

تمھاری کشتۂ تیغ تغافل کا یہ عالم ہے
فقط کہنے کو جیتا ہی مگر ہر جان ہار ہونمین

ادھر بھی اک نگاہِ نازِ معشوقانہ ہو جاتی
کوئی بیٹھا ہوا ہی اور بھی امیدوار ہونمین

ہمت اوسکی کہی ہمنے تو دلکی بہلنے کو
بُری جا پھنسکیا ہی یاس یہ چاہی ہار ہونمین

جب سی سودائی زلف و رخ جانان ہونمین
ہر جنون مثل سحر چاک گریبان ہونمین

کیا مجھی خوف نگہ عاشق مژگان ہونمین
آنکہ جھپکی نہ کبھی شیر نیستان ہونمین

شمع سان سوز محبت سی فروزان ہونمین
باعث روشنی بزم حسینان ہونمین

اپنی محرم مین جگہ دی ہی کسی نے جب سی
دل یہ کہتا ہی چراغ تہ داماں ہونمین

سجدہ کہتا ہی مری خاک سی پیدا ہے خجل
جسمین ہی تربت مجنون و ہ بیابان ہونمین

زر فرہون پر مری سب گوش بر آواز ہین گل
بلبلین ہین متبع و ہ غزلخوان ہونمین

چوٹی گندھوالو تو ہو جائی مری خاطر جمع
بال کھولی ہین جو تمنے تو پریشان ہونمین

عشق وہ علم ہی عالم نہین جسکا کوئی
قول مجنوں کا ہی اک طفل دبستان ہونمین

میری سودی کی تعلی کو کوئی دیکھے تو
مہ نو کا ہی اشارا کہ گریبان ہونمین

تجھسے کرتا نہ محبت نہ ملا مین پہنتا
خود ہی ہی زلف ترا سلسلہ جنبان ہونمین

چند دن رہکر مین دنیا سے چلا جاؤنگا
کیون ستاتا ہی فلک مجکو کہ مہمان ہونمین

ساتھ ہی الفت رخ کے ہی ثمرہ کا سودا
خار حسرت سی ہین جسمین وہ گلستان ہونمین

وصل ہی آج تو ملجاؤ گلے کہولکے دل
سینہ سی سینہ ملا دو کہ پریشان ہونمین

اور کی پاس ہون وہ داغ ہون میری تن پر
غیر کے گھر مین تو شادی ہو چراغان ہونمین

ایک خوشقد کی مین رفتار کا دیوانہ ہون
حشر برپا ہوا گر اوٹھکے خرامان ہونمین

سیکڑون دل نظر آتے ہین ہر اک سو مجکو
مثل آئینہ تری بزم مین حیران ہونمین

اوسکی پیکان کو جو دی مینے جگہ دلکے قریب
دونون ہمشکلون مین جھگڑا ہوا پیکان ہونمین

اوسکی چہلے کے جو گل کہاؤن تو ہون موکی شکل
وہ پری ہی جو انگوٹھی تو سلیمان ہونمین

یار کے سامنے محزون ہون تو مارے تمغین
میرے رونی پہ نہین زخم وہ گریان ہونمین

جب مین کرتا ہون شکایت خلش پہلو کی
دل یہ کہتا ہی کسی تیر کا پیکان ہونمین

آرزو دل کی جو نکلی تو یہ آواز آئی ؎
پھیر دی مجھ جوای دہر حوادث کی چھری
آ بسے جلد کوئی خانۂ ویران ہو نہیں
کچھ بھی اسکا نہ کیا پاس کہ مہمان ہو نہیں

دیکھ اکدم کی بھی اچھی نہیں غفلت اے یاس
قول دنیا کا ہی اک خواب پریشان ہو نہیں

ساقیا آیا تھا میں میخانہ خدا جانے کون
چھن گیا باغبین یہ پھولوں کی پیمانے کون
زلف کے عشق کی موجد ہوئی دیوانی کون
بوگئی خلق میں زنجیر کے یہ دانے کون
درد و غم ساتھ رہے چھوڑ گئے ہوش و حواس
عشق میں گون گیا ہوئی بیگانے کون
عاشق آئینکے اوپر دیکھنے ہر شب کو ضرور
دخل کیا شمع کو اوس بزم میں پروانے کون
یار بوسے مجھے دیتا ہی بگڑتے ہین رقیب
دولت حسن لٹی کسکی بُرا مانے کون
آپکی بزم کے مختار ہوئے کب سے غیر
روکتی ہین جو مجھے ہین یہ خدا جانے کون
مے جہان ملتی ہے چلو ہی سے پی لیتے ہین
جائے مستی میں بہلا ڈھونڈھنے پیمانے کون
دیکھکر کیون داغ داغ ٹھہر گیا ہے جگر
آج اس باغبین آیا ہی ہوا کھانے کون
بات یہ عقل کے برعکس ہی واعظ تیری
جائینگے نار مین تر دامن اسی مانے کون
کچھ نہ کچھ دل مرا ہر وقت کہا کرتا ہے
اس سی علوم نہین سنتا ہی افسانے کون
آنسو آنکھون مین ہین ہر وقت تو لہو مین خونناب
بھر گیا ہجر مین یہ شیشہ یہ پیمانے کون
سُنکے نالے مرے اغیار سے بولا وہ شوخ
پس دیوار یہ روتا ہی خدا جانے کون
کوچۂ عشق سے ناصح کو نہین آگاہی
جو کہ نادان ہو پھر اوسکی بھلا مانے کون
نام معشوق کا کچھ رٹتی ہین کچھ ہین خاموش
کون ان لوگون مین ہشیار ہے دیوانے کون
اشک حسرت بھی ٹپک کر نہ گرا پاس مرے
لیگیا ہائے مرے موتیون کے دانے کون
رقص بسمل کا تماشا کسے خوش آتا ہے
آگیا ہی دل خونگشتہ کو تڑپانے کون
نالۂ سینے سے نکلتی نہین کسکو بھیجون ؎
جائے میرے دل وارفتہ کو سمجھانے کون
کسکا جلوہ ہی سمائے گا جو چشم و دل مین
ان مکانون کو بنائیگا پریخانے کون
تھا حجاب آنکہ کیا میری عدو کا تھا خیال
وصل مین آیا تھا اوس شوخ کو شرمانے کون
لیگیا دل مرا اقرار وفا پر کوئی ؎
دیگیا ہائے یہ دھوکا مجھے کیا جانے کون
میرے اجاب مجھے عشق مین سمجھاتے ہین
جو مرے دلپہ گذرتی ہی اوسی جانے کون

ہون وہ غم دوست خوشی کا جو خیال آنے لگا
نالہ اک بار لگا سینے سے چلا آنے کون

یار کہتا ہی ہوا یاس کو کیونکر نہ مرا عشق
مین تو بہوش ہون جا کر اوسے سمجھانے کون

عشق مین لاکھ اسے بہلاؤ بہلتا ہی نہین
دل وہ ناداں تو سنبھالے سے سنبھلتا ہی نہین

بزم جانان سے عدو آ کے تو ٹلتا ہی نہین
کیا یہ ارمان ہی میرا جو نکلتا ہی نہین

بوکر بوسے کا تو کیا وہ نہین دیتا دشنام
نخل الفت تو کسی فصل مین پھلتا ہی نہین

جھلکنا آ کے ہوا مجسے جو کوئی یم حسن
پانی پانی یہ ہوا غیر کہ جلتا ہی نہین

ہو جو لغزش یہ الفت مین تو آہین کھینچے
بے سہارے کو کبھی انسان سنبھلتا ہی نہین

گرم آنسو ہین مرے دلمین سمندر سے فزون
واہ ری ظرف جھلکتا ہی اوبلتا ہی نہین

خون ہو جائین دو چار کے ناحق ناحق
یار اسی خوف سے مندی کبھی ملتا ہی نہین

آ کے وہ شوخ جو پہلو مین مرے لیٹا ہی
دلکو یہ چین ملا ہے کہ اوچلتا ہی نہین

ایک ہی حال پر آتا ہے نظر فرقت مین
رنگ عاشق ہے زمانہ کہ بدلتا ہی نہین

موم ہو جاتے ہین پتھر بھی مرے نالونسے
دل ترا سخت ہی ایسا کہ پگھلتا ہی نہین

ایک سار و رجدائی کا ہی میرے عالم
کیا یہ معشوقونکا جوبن ہی کہ ڈھلتا ہی نہین

مجکو مدت ہوئی ظالم کہ رکا ہے مجسے
کیا کہنا ہی ترا خنجر بھی کہ چلتا ہی نہین

دل پر داغ کی میرے یہ خوش آئی ہے فضا
اسمین جو آتا ہی ارمان نکلتا ہی نہین

بزم جانان مین مرے ضعف کا پہونچا ہی اثر
ذکر بھی ست ہی ایسا کہ جو چلتا ہی نہین

دیکھنا پردہ نشینون کی محبت کا اثر
نالہ کرتا ہون مگر دلسے نکلتا ہی نہین

میری غربت کا نہین دہیان کبھی جاتی ہے
کیا دل شمع لحد ہے کہ پگھلتا ہی نہین

میرے ارمان کا دیکھے تو کوئی استقلال
دم نکلجاتا ہی لیکن یہ نکلتا ہی نہین

عاشقانہ ہی کہے شعر ہمیشہ اے یاس
واہ ری رنگ طبیعت کہ بدلتا ہی نہین

ردیف واؤ مہملہ

عشق رخسار مین گر جلوہ گری پیدا ہو
دل پر داغ سے نور قمری پیدا ہو

مُے گلرنگ کے مشتاق ہین منجوار تمام
جلد ساقی کہین شیشے سے پری پیدا ہو

اوس نہال چمن حسن کا سایہ جو پڑے
شجرِ خشک سے بھی شاخ ہری پیدا ہو

قبر پر میری پھر آکے جو وہ سرو سہی
سنگِ تربت سے عقیق شجری پیدا ہو

گل کہلائین یہ مرے داغ جگر فرقت مین
ٹھنڈی سانسون سے نسیم سحری پیدا ہو

دشت غربت کو نکلجاؤن جو مین دیوانہ
صورت قیس مری ناموری پیدا ہو

پرزے ہو جائے مرا جامۂ عریانی بھی
دست وحشت سے اگر جامہ دری پیدا ہو

دنکو وحشت سے ہی رات کو الجھن سی رہی
عشق گیسو مین وہ آشفتہ سری پیدا ہو

جمع ہے آنسوؤنکے ساتھ اگر لخت جگر
خوب خوشرنگ عقیق شجری پیدا ہو

عشق گیسو سے جو ابرو کی ہوا لفت مجکو
در دسر جائے تو در دِ جگری پیدا ہو

کیا وہ سو جہی جو ہو معدوم عدم کی صورت
کسطرح یار کی نازک کمری پیدا ہو

عشق کامل جو دکھائے اثر اپنا اے حور
تیری دیوانے کے سائے سے پری پیدا ہو

تیری الفت نے کیا یاس کے دلمین یہ اثر
اپنے سائے کو بھی دیکھے تو پری پیدا ہو

مجکو کہتا ہے وہ مقتول جفا ہو تو یہ ہو
پہلے مقتل مین مرے سر پہ فدا ہو تو یہ ہو

ذکر غیرونکا کبھی لب پہ نہ آنے پائے
میری گھر آئے نہ تم اونسے گلا ہو تو یہ ہو

بوسۂ سیب ذقن شربتِ دیدار ملے
مرض ہجر مین عاشق کی دوا ہو تو یہ ہو

دل ہی نے الفتِ گیسو مین پھنسایا مجکو
مورد آفت و آلام و بلا ہو تو یہ ہو

یا الٰہی مری بیتابیٔ دل بڑھجائے
عشق مین دردِ جگر کی جو دوا ہو تو یہ ہو

چشم حسرت نگران ہو سوئے قاتل میری
جسم سے سر جو ابھی میرا جدا ہو تو یہ ہو

جذب الفت سے یقین ہے وہ تڑپنے لگین خود
تہ شمشیر اگر میرا گلا ہو تو یہ ہو

وصل دلدار ہو بوسے ہون لب شیرین کے
زندگی کا جو زمانے مین مزا ہو تو یہ ہو

جب خیال آئے گنہ کا کہون توبہ توبہ
کانپے ہر بند مرا خوف خدا ہو تو یہ ہو

خود چلے آئین تڑپتے ہوئے ہے مجکو یقین
ہجر کی شب جو مری آہ رسا ہو تو یہ ہو

فلک پیر پھرا ساتھ مری سودے مین
مضمحل مین تو نہین ہان جو تھکا ہو تو یہ ہو

کبھی وہ دن کبھی تڑپون کبھی غش ہو جاؤن
میرا محبوب اگر مجسے جدا ہو تو یہ ہو

بزم احباب یقین ہی کہ رہے پھر شبستان
یاس راہی جو سوے ملک بقا ہو تو یہ ہو

پائے بلبل اگر اون پھولسے رخسارونکو
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے کبھی گلزارونکو

نہ ملا شربت دیدار ہمین فرقت مین
کون دیتا ہی دوا ہجر کے بیمارون کو

خود بسلسل ہین تری زلف مین یہ وسعت حسن
پا بزنجیر نہ کرتا رہ گرفتارون کو

ٹکٹکی جانب دراکی بندہی رہتی ہے
ہی یہ آزار نیا چشم کے بیمارون کو

دیکھتی خواب مین بھی تجکو تو جاتا رہتا
یارسودا تھا جو یوسف کے خریدارون کو

قید کرتا ہی جو مرغان چمن کو صیاد
ہے ستم ادسپہ کہ سی دیتا ہی منقارون کو

لگگئی جس سے نظر لیلیا صفا اوسکا دل
دلبری کسنے سکھائی ہے یہ دلدارون کو

تم نہین ہو کوئی یوسف سا بھی آیا بہ نظر
ہمنے دیکھا ہی بہت مصر کے بازارون کو

دیکھین اعجاز فزون ہی ترا یا اوسکا فسون
لب جان بخش بچا چشم کے بیمارون کو

کبھی گلشن مین ہین ہین صحرا مین کبھی خاک بسر
ہی یہ سودا تری لفظون کے گرفتارون کو

اپنا ہمدم انہین سمجھا کیے ہم غربت مین
یاس تلوؤن سے نکالا نہ کبھی خارون کو

جائے حیرت ہی عصا کی ہاتھ سے بیداد ہو
آپکی عاشق کی مشت خاک یون برباد ہو

پیچ ہے کیون تمکو خیال عاشق ناشاد ہو
سنگدل ہو تم ستم ایجاد ہو جلاد ہو

ہچکیان آنے لگین پھر صاف ہو جائے خبر
آپکے دلمین اگر کچھ بھی ہماری یاد ہو

آئی ہی پھر ہوم سی اپنے عروس فصل گل
بلبلو گلشن مین پھر سٹور مبارک باد ہو

طبع کہتی ہے جو دیتا ہو نمین عنچے سی مثال
پھر کوئی مضمون دہان یار کا ایجاد ہو

کیا عجب وارفتگی سودی کی ہو گر اسطرح
بعد مرنے کے ہماری خاک بھی برباد ہو

مثل خرمن جل اوٹھے کھینچون جو آہ برق آسا
میرے نالونسے فنا یہ چرخ بے بنیاد ہو

دیکھکر دونون کو خون آتا ہی اپنا جوش مین
خنجر جلاد ہو یا کشتر فساد ہو

پہل ملے باغ ریاضت سے یہی کہتا ہی دل
یار کا بوٹا سا قد بڑہکر گھنیں شمشاد ہو

گلشن رخ دیکھتا تھا پھنسگیا زلفونمین دل
کیا کرے بلبل اگر پہلو ہی مین صیاد ہو

چال چل لینا اونھین اٹکھیلیونکی ہی ضرور
اسکی کیا پروا کوئی مٹجائے یا برباد ہو

قتل اگر قاتل کرے مجکو جنونکے شور مین
آب ہوجائے ابھی گر خضر فولاد ہو

فصل گل مین سلسلہ جنبان جو ہو جائے جنون
غل مری زنجیر کا شور مبارکباد ہو

سمجھے کیا جاہل سوا شاعر کی شاعر کا سخن
کیا اوسی سو جھے بھلا جو کور مادرزاد ہو

پڑ گیا سکہ ترا امی یاس ملک نظم مین
کس طرح شہرہ نہو مونس ساحب اوستاد ہو

عدیل اپنا نہین رکھتے ہو تم ہر شے سے افضل ہو
ہر آخر کے تمہین آخر ہو ہر اول کے اول ہو

جو اونکی نازکی رفتار ہو یا نمین چہاگل ہو
قیامت ہو بپا دو گام مین اسطرح ہلچل ہو

جہان مجنون جائے اکدم مین ہو ساری وہ مقتل ہو
ہر اک جا سر خرو قاتل مری تلوار کا پہل ہو

ہزارون پیچ ہون اور جسکا ایک اک بالمین بل ہو
تمھاری زلف کو سلجھائے پھر شانہ نکیون قابل ہو

جو کھینچون ایک نالہ رنگ دنیا کا مبدل ہو
زمین لرزے ہلے گردون و عالم مین وہ ہلچل ہو

وہی معشوق ہے یہ خوبیان سب جمع ہون جسمین
ادا ہو ناز ہو انداز ہو عشوہ ہو چہل بل ہو

پھری ہے اجکل مجھسے ہوا ایسی زمانے کی
فزون ہو درد و سر کر تلخی مین میری صندل ہو

دل مضطر کو یہ کہکے سمجھاتا ہون مین ہر دم
بہت دیر اب نہین ہے وصل جانان آج ہو کل ہو

جنون مین قدم سے خار ہون شاداب صحرا مین
مری تلوؤن مین ہو جو آبلہ پانی کی چہاگل ہو

جگر ابرو سے گھائل ہو نشانہ دل ہو مژگان کا
جو یہ سامان ہو قاتل مرا سینہ کیون نہ مقتل ہو

ثنای زلف جانان سلسلہ سے گر لکھی جائے
ہر اک مضمون ہو پیچیدہ عبارت بھی مسلسل ہو

ثنای زلف دلبر مین خیال رنج بھی لازم ہے
رہ تاریک مین یہ چاہیے ہمراہ مشعل ہو

فلک پر تجھسا مہ نو پھر تمہارا ناخن پا تھا
یہان حیرت نہو کیونکر جو اعلی ہو وہ اسفل ہو

جنون اجکل وہان مجکو جہان پر ہو نہ سایہ بھی
نہ آئے بوی عمرانات بھی کو سون وہ جنگل ہو

وہان اسکن بنے اپنا جہان مجنون تو اکجا تب
جنون بھی بھاگ جائے ڈر سے وہ پر خون جنگل ہو

تمہارے نور روئے یار مین لکھتا ہون غزلونمین
شعاع مہر تابان کی مری دیوان جدول ہو

یہی کافی ہے زینت میگسارونکی واسطے ساقی
تعجب کیا سیہ مستی ہی آنکھ سرمگا جو کاجل ہو

تعجب کیا جو تم انکھیلیونکی چال چلتے ہو
خدا کے فضل سے طناز ہو کمسن ہو چنچل ہو

اسیر دل ہی ہے تھا ہتھکڑیان پہنائین کیون مجکو
تمہاری زلف کا قیدی سلاسل مین مسلسل ہو

ضرور امی یاس ہر شاعر کو مشق شعر لازم ہے

کہلین جوہر اگر تیغ زبان مین خوب صیقل ہو

اوڑکے اوس خپہ گئی زلفِ رسا کا ہیکو
آج اندہیر کیا تو نے صبا کا ہیکو

عشقِ گیسو مین دل زار پھنسا کا ہیکو
پر گئی آکے مری سر یہ بلا کا ہیکو

سارے دنیا کے حسینونکا دغا شیوہ ہے
میرِ بجان کیجئے گا آپ وفا کا ہیکو

پھر یہ تکلیف ہے کیون جان یو بین تیرے ہین ہم
کھینچکر آئے ہو تم تیغ ادا کا ہیکو

کیا کسی گل کے پسینے مین ہی بسکر آئی
آج اتراتی ہے گلشن مین صبا کا ہیکو

آج اس شیشے کو شاید کسی بت نے توڑا
یک بیک آئی مری دلسے صدا کا ہیکو

کیون نہ تم آئے جو نالی کیے دل نے میرے
اپنی بیچینی کا کرتے ہو گلا کا ہیکو

ہمغل غیر سے شاید ہے مرا رشکِ قمر
آج یہ دلمین مرے درد ہوا کا ہیکو

راز کس طرح چھپائینگے انہین دلمین قیس
اب ہمین ملنے لگا اونکا پتا کا ہیکو

اندنون دستون کو بھی مین رکا پاتا ہون
پھر گئی مجسے زمانے کی ہوا کا ہیکو

دم دیا کیا کسی محبوب کے جلوے نے اسے
میرا دم ہی مرے سینے مین خفا کا ہیکو

پہلے دیدین دل و جان وصل کی طالب پھر ہو
ہمسے یہ رسم ادا ہوگی بھلا کا ہیکو

تمنے کیون مہندی لگے ہاتھ دکھائے مجکو
دل مرا پیس گیا رنگِ حنا کا ہیکو

آج سینے سے نکالو گے دلِ نالان کیا
تمنے کہولے ہین مری بندِ قبا کا ہیکو

ملکے چند اوسکی نگاہون نے چرایا ہے اسے
اب مجھے ملنے لگا دل کا پتا کا ہیکو

اتبو جنت مین بھی رہنا نہ خوش آئیگا ہمین
بھا گئی یار کے کوچے کی فضا کا ہیکو

عاشقون کو یہ جلائینگے ستائینگے ضرور
بت بھلا کرنے لگے خوف خدا کا ہیکو

صادق الفت مین کدورت سی ہی دل صاف مرا
ایسی آئینے مین ہے صدق و صفا کا ہیکو

ہجر مین کیا سفر اپنا ہے ٹھہرتا ہے جو دل
بار بار آتی ہے آواز درا کا ہیکو

دیکھنا ہی ہمین اے یار صفائی دل کی
ہمنے کہولے یہ ترے بندِ قبا کا ہیکو

پھیر دو مجکو جو کہتے ہو ترا دل ہے برا
پاس اپنے اسے رکھتے ہو بھلا کا ہیکو

مین وہ بچپن ہی سے مشاق تمنا ہی ہون
اوٹھہ رہیگی کوئی اب طرزِ جفا کا ہیکو

عاشقِ ابرو کا جو پایا تو کہا قاتل نے
آگئی ہے تری اے یاس قضا کا ہیکو

کھولدین آپ چمن مین جو معنبر گیسو
پیچ کھایا کرین سنبل کے زمین پر گیسو

پاؤن تک آگئی اوس شوخ کے پڑ کر گیسو
ہوگئے طول قیامت کے برابر گیسو

چھوڑ دیتا ہے جو شانو نیہ وہ دلبر گیسو
ہر طرف پھینکتے ہین دام برابر گیسو

نہین آتے یہ ترے رخ کے برابر گیسو
طعنہ زن ہوتے ہین ناکامی دل پر گیسو

جال مارا تری بالون نے ہر اک عاشق پر
اک بلا ہوگیا ہر دل کے لیے ہر گیسو

تیرے باعث سی بلائی شب فرقت آئی
تونے کیون وصل مین کھولی مرے دلبر گیسو

یونہین اوقات شب و روز بسر ہوتی ہے
دن کو رخ پیش نظر رہتا ہی شب بھر گیسو

ان سیہ رویون نے کیا رتبۂ عالی پایا
بلکی لین کیون نہ سر یار پہ چڑھکر گیسو

چھولیا کسنے جو برہم ہوئے حد سی بڑھکر
کھلکے جوڑا جو ہوئے آپ سے باہر گیسو

صاف ثابت یہ ہوا چاند گہن مین آیا
اوڑکے آئی جو ہوا سے ترے رخ پر گیسو

حسن دونا ترے بالونکا ہوا افشان سی
شب تاریک مین دکھلاتے ہین اختر گیسو

لکھنؤ رشک ختن ہوگیا سارا دم مین
بام پر کھولے جو اوس گل نے معنبر گیسو

بڑھکے آخر کو بلا ہوگئے عاشق کے لیے
بنگئے دلکے نگلجانے کو اژدر گیسو

ان بلاؤن نے مجھے لوٹ لیا الفت مین
کشور دل کے لئے ہوگئے لشکر گیسو

سایہ کیا اپنہ تری زلف پریشان کا پڑا
کہ جو سنبل کے نظر آتے ہین ابتر گیسو

ہاتھ سے دشمن موذی کی پریشان ہی یاس
اسکو دکھلائیے یا حیدر صفدر گیسو

سرمہ دیکر نہ تم ادہر دیکھو
ہونگے زخمی دل و جگر دیکھو

رخ تو بدلو کمان ابرو کا
پھیر کر منھہ ذرا ادہر دیکھو

ڈال لو تم نقاب چہرے پر
جھپکیا شرم سے تمر دیکھو

تمنے جاؤ کو وصل مین جو کہا
ہوگیا فق رخ سحر دیکھو

زلف کی جھونک اٹھیگی کب اس سے
دوہری ہوجائے گی کمر دیکھو

قتل کرتی ہے ہمکو تیغ نظر
کون کہتا ہے تم ادہر دیکھو

ہٹگئے تم جو میرے پہلو سے
پھر تڑپنے لگا جگر دیکھو

شہر ڈوبے گا اب کوئی دم مین
جوش پر آئی چشم تر دیکھو

دل لگاؤ نہ لالہ رویون سے
خون ہو جائے گا جگر دیکھو

کوئی مشتاق دید اور بھی ہے
اسطرف بھی تو اک نظر دیکھو

اب بھی باز آؤ اونکی الفت سے
آسمین ہے جان کا ضرر دیکھو

قبر مین لوگ کہتے ہین دم دفن
کھولکر آنکھہ اپنا گھر دیکھو

اوڑ گیا رنگ میری چہرے سے
اپنی الفت کا تم اثر دیکھو

کوچ ہونے کو ہے عدم کی طرف
یاس درپیش ہے سفر دیکھو

بہار آئی ہے ساقی ہاتھہ مین دے شیشہ مل کو
لب مینا سے سلسلہ مست تیری شور قلقل کو

پہنسائیگا بلا مین کیا کسی غمدیدہ بلبل کو
لگاتا ہے جو تو اے باغبان گلشن سنبل کو

نہ تو نے لی خبر مرتا ہے عاشق رنج فرقت سے
کبھی تو آکے دیکھ اس کشتہ تیغ تغافل کو

گنہگار آج قاتل بحر الفت سے اوتر جائین
اگر اس گھاٹ پر تو کھینچدے تلوار کے پل کو

بہار آجائے یارب باغ سے جلدی خزان جائے
دل مشتاق بلبل دیکھیے روئے شاہد گل کو

بہار آئی مے الفت سے پھر سرشار ہو جائے
صبا منقار بلبل سے لگا دے ساغر گل کو

یقین آتا نہین معشوق کو جو اپنی الفت کا
گواہی مین دہر سنیگے دیکھنا ہم شاہد گل کو

نیا کہٹکا رہا ہر روز اسے فصل بہاری مین
نظر آیا کبھی گلچین کبھی صیاد بلبل کو

چمن مین آج بلبل امتحان ہے تیری رونے کا
جبھی جانین کہ اشکونسے بجھا دے آتش گل کو

نظر آنے لگے مارسیہ گلشن مین لہراتے
جو بل دیدی کے چھوڑا زخم اوس گیسوئے کاکل کو

ترقی حسن کی ہو دمبدم عاشق زیادہ ہون
خدا افزون کرے اے بت تری جاہ و اجل کو

چمن پر خار ہین ایسا خزان ہے انقلاب یا
کہ شب کو عندلیبین دیکھتی ہین شبنم گل کو

خدا جو مجکو دیتا ہے اوسی پر شکر کرتا ہون
جہان مین اپنا توشہ جانتا ہون تین توکل کو

جہان مین اسقدر جو قیس کی وحشت کا شہرہ ہے
یہ دیوانہ ہوا شکر مری زنجیر کے غل کو

چمن کی سیر کو یہ کونسا سیخوار آیا تھا
کہ توڑا جسنے غنچے کے سبو کو ساغر گل کو

شرابین پیلے کیون گا تی نہین سیخوار یہ کیا ہے
مکرر روز سنتے آتے ہین شیشے کی قلقل کو

ہوا ثابت یہ اکدن آگ گلشن مین لگائیگی
غضب ٹہرا ری ہے آہ بلبل آتش گل کو

ہوا دنکے کوٹھے پر کبھی گلیون مین روتے ہو

جہان مین یاس دیکھو اس ترقی و تنزل کو

آہو نہ باد سرد کا اونکو گمان نہو — اے سوزِ دل ترا یہ مرا را لگان نہو
جلجائے دل پر آہ نکلکر عیان نہو — اے ضبط عشق آگ لگے اور دہوان نہو
سُن لینگے میرا حال تو رونے لگین گے خود — افسانہ غم کا ہے یہ کوئی داستان نہو
حبس نرم مین رہے صفت بوئے گل رہے — انسان کو چاہیے کہ کسی پر گران نہو
اوس بیوفا سے ہمنے وفا کی تو کیا حصول — کیون اپنی جان مین جو کوئی قدردان نہو
رونے لگے کرے جو تصور بھی قصہ خون — وہ میرا حال ہے جو کسی سے بیان نہو
ہے آسمان تو میرے مٹانے کی فکر مین — مجکو خیال ہے کہ یہی بے نشان نہو
مرنے پہ بھی نہین مجھے راحت کی کچھ امید — ڈرتا ہو نہین کہ زیر زمین آسمان نہو
اونکا خیال کس مین رہے دل تو بتا کیا — کیا انقلاب ہے کہ مکین ہو مکان نہو
ایدل نہ کر فلک کے ستم کی شکایتین — منظور یار ہی کو ترا امتحان نہو
ہے مجکو شوق قتل نہ کھینچ مجھسے اسقدر — اے تیغ یار رک کے گلے پر روان نہو
آئیگا اسمین اور حسینون کا بھی خیال — عاشق کا ہے یہ خانہ دل لامکان نہو
چرخ مقوس ایک حسین کی کمان ہے — کسطرح اسکا تیر بھلا بے امان نہو
مٹنے پہ بھی نچھوڑینگے دامن کو تیرے ہم — اپنا غبار گرد رہ کارروان نہو
مجھسے ادیب عشق نے یہ بارہا کہا — یون ناتوان ہو تم کہ کسی پر گران نہو
بچپن مین کون جانتا ہے عشق و عاشقی — بہتر بشر کے حق مین یہی ہے جوان نہو
دل کی محافظت مری آنکھین نہ کیون کرین — بے قید ہے مکان اگر پاسبان نہو
دل لیتا جا جو آیا ہے تو اے خیال یار — آزردہ خاطری ترے اے میہمان نہو
ظاہر کر اپنی شکل کو اے حسرت وصال — تو ہمسے غمزدون کے دلون مین نہان نہو
پہچان لے ہر ایک یہ عاشق کسی کا ہے — خاک ایسے عشق پر کہ جو رخسے عیان نہو
ابرو مین اونکے بل ہے نگہ کام کیا کرے — کیا تیر کا قصور جو سیدھی کمان نہو
آکر ہمارے ساتھ رہین کوئی یار مین — گلشن مین بلبلونکا اگر آشیان نہو
کاوش اسی سے ہے بسیگا یہ بعد مرگ بھی — مرقد بھی عاشقونکا تہ آسمان نہو
درد و الم کی دلمین برابر ہین دعوتین — کوئی وہ غم نہین جو مرا میہمان نہو

گلگشت روئے یار کو جاتا ہی میرا دل
خسبو ش اس چمن مین کسی جا گنوان نہو

خاموش مجکو دیکھکے اوس شوخ نے کہا
بولا وہ خاک جسکے دہن مین زبان نہو

ہر وقت ہی خیال عدم کا لگا ہوا
عاشق ہو جو کمر کا وہ کیون نیمجان نہو

کس سی مثال دیجیے ابر وئے یار کو
کہیے اگر کمان بہی تو خاطر نشان نہو

نکلے وہ ماہ بھر کے ستارے جو لانگ مین
اوس شب کبہی فلک پہ عیان کہکشان نہو

گر ضبط عشق ہجر مین نالو نکا حکم دے
یا مین نہون زمین پہ یا آسمان نہو

تڑپون جو مین فراق مین وہ بہی جن بیقرار
یہ کیا کہ اضطراب یہان ہو وہان نہو

گیسو کے عشق مین متحمل بلا کا ہون
ٹوٹے جو آسمان بہی تو مجھپر گران نہو

ایدل شب وصال تڑپیو نہ تو ذرا
میری طرف سے یار کہین بدگمان نہو

ملتا ہے رنگ بلبل شیراز سے ترا
کیون یاس تو بہی خطی ہندوستان نہو

نہو مثال صنم بے مثال ایسا ہو
مہ کمال مجمل ہو جمال ایسا ہو

یہ چاہیے کہ رہے خواب مین تصور یار
نہ جائے دل سے کبہی جو خیال ایسا ہو

بروز حشر بہی یہ سرخرو رہی سب مین
ترے شہید کا ملبوس لال ایسا ہو

نہ سر اوٹھائے فلک تم جو چار گام چلو
مثال سبزہ رہ پامال ایسا ہو

خوشی سے سرو نہ پہولا سمائے گلشن مین
تمہاری سایۂ قد سے نہال ایسا ہو

عجب نہین جو مسلمان سے بنون کافر
یقین ہی عشق صنم کا مآل ایسا ہو

پہنسا کے طائر دل زلف مین وہ کہتا ہی
نہو مجال نکلنے کی جال ایسا ہو

بشر تو کیا ہین فرشتون کو بہی جنون ہو جائے
خدا کی شان تبون مین جمال ایسا ہو

اونہین ہی پوچہیے اونکی دہن کے مضمون کو
جواب دی نہ سکین وہ سوال ایسا ہو

یقین تو ہی نہ نکلے کو اب ایک بھی یاس
گنا ہگار مرا بال بال ایسا ہو

ہر اک حسین ہی مہیا مرے جلانے کو
الٰہی آگ لگے اس بری زمانے کو

لطافت اونکی بڑہی میری دلنشین آنے کو
نگاہ بنگئی آئینے مین سمانے کو

یہ اونسے روٹھا ہی الفت کے آزمانے کو
قضا ہی آئے کہین یاس کو منانے کو

نکل رہا ہی مرا دم وہ مہندی ملتی ہین
بہانہ خوب ہی عاشق کا خون بہانے کو

خوشی سو یا کہ خفا ہین گلے لگونگا ضرور
جھکا ہون یار تری نا زہی اوٹھانے کو

دل و جگر مین کھٹکتا ہی پھانس بنکر ہو کر
خلش یہ غم نے نکالی مری ستانے کو

اُدھر رقیب جو بیٹھے ہین اونکے پہلو مین
اُدھر بھی درد ہے پہلو مرا دبانے کو

وہ مہ کہین شب تاریک ہجر مین آئے
ہی میرا داغ جگر روشنی دکھانے کو

لگا رہی ہین جو ہر پھر کے قبر پر ٹھوکر
ملی ہوے ہین وہ میرا نشان مٹانے کو

مجال کیا تھی جو پہلو مین اونکے بیٹھتے غیر
خموش ہو رہی ہم دیکھکر زمانے کو

کھڑا ہون دل لیے اسواسطے مین رستی مین
سُنا ہی آج کہ مسجد وہ بت ہی ڈھانے کو

جتا جتا کے وہ دیتے ہین اور رنج مجھے
کیا تھا ذکر کسی کا ابھی سُنانے کو

سکوت فرقت جانان مین بڑھگیا کچھ اور
جو آہی حیرت دل آئنہ دکھانے کو

اوہر ہی دیکھتے ہین ترچھی ترچھی نظرون سے
یہ بانکپن ہی فقط میرا دل دکھانے کو

ستائیگا ہمین سوز جگر تو رو دینگے
سرشک آئینگے دلکی لگی بجھانے کو

کسی کو زور دکھانا تھا توانی کا
اوٹھے تھے آج جو ہم اشک کو گرانے کو

جنون کی جوش نے جامے سے کر دیا باہر
وگرنہ آپ مین تھے ہوش اونکے آنے کو

گرا ہون بستر غم پر جو ہجر جانان مین
بغل مین درد اوٹھا ہی مری اُٹھانے کو

کسی کو ہجر مین یہ کیا کرے بلا کے بھلا
کہ آپ بیٹھا ہی دنیا سے یاس جانے کو

ردیف ہا ر ہوز

دیکھے جو میرا آئینہ رخسار آئینہ
ہو عکس رخ سے غیرت گلزار آئینہ

دل آئنہ ہے سینۂ دلدار آئینہ
پیشانی آئنہ ہی وہ رخسار آئینہ

ہے جان و دل سے تیرا خریدار آئینہ
پھرتا ہی اسلیے سر بازار آئینہ

عاشق جو دی صفا و صور کا ہین
کیون دیکھتا ہی پھر بھی ہر بار آئینہ

دلسے ہمارے ہو وہ مقابل کیا مجال
اپنی صفا دکھاتا ہے بیکار آئینہ

خود اونکی منصہ کو دیکھکے حیرت مین آگیا
ملتے ہی آنکھ ہو گیا بیمار آئینہ

اوبت نہ ایک ہوی یہ عاشقکے دلکو توڑ
جب بال پڑ گیا تو ہی بیکار آئینہ

لیلو تم اسکو شوق سے حاضر ہی میرے دل
اے یار ہو اگر تمہین درکار آئینہ

کچھ تیری روی صاف سی جاہین ہی وہ
دلمین غبار رکہتا ہے بیکار آئینہ

آئی جو میرے گھر وہ سکندر حشم مرا
ہو عکس رخسے سب در و دیوار آئینہ

کیون رو پہ ہو نہ رنگ طلائی یہ یار کے
دست نگار مین ہی طلا کار آئینہ

اسطرح رات وصل کی وہ کاٹتے ہین یاس
ہر بار کنگھی چوٹی ہے ہر بار آئینہ

مجکو الفت ہو گئی اوس ظلم کرپانی کے ساتھ
جان دیتا ہی جو عاشقکی نادانی کے ساتھ

یاد دندان مین برس اک چشم طغیانی کے ساتھ
آج تیرا امتحان ہی ابر نیسانی کے ساتھ

دن کٹا سارا خیال رخ مین حیرانی کے ساتھ
شب بسر کی یاد گیسو مین پریشانی کے ساتھ

جیتے جی جو منہ نہ دکہلایا کبھی اس وجہ سے
اب وہ میری لاش پر آئی پشیمانی کے ساتھ

دیکھکر صورت تری دونون تھے تصویر گلی
دنگ ہو کر رہگیا نہر ادبھی مانی کے ساتھ

نرگسین تو مصحف رخسار دکہلادے اگر
دم نکلجائے تری عاشق کا آسانی کے ساتھ

جسجگہ جاتا ہے وہ عشاق بہی ہمراہ ہین
کاروان رہتا ہی اک اوس یوسف ثانی کے ساتھ

ہجر مین جب شام سے آیا ترے رخکا خیال
صبح تک رویا کیا شمع شبستانی کے ساتھ

فرقت جانان مین مین و تا ہون جلتا ہی جگر
آگ بہی ہمراہ رہتی ہی یہان پانی کے ساتھ

مین جو تڑپا پہر نہ اوسکا دل بہی قابو مین رہا
خود بہی بسمل ہو گیا جلاد قربانی کے ساتھ

یاس یہ رنج و الم کی طبع جو گر ہو گئی
رہ گئی طرز فغان میری غزلخوانی کے ساتھ

اک مجہی کو عشق ہی کیا اوس عدو جان کے ساتھ
بیشتر انسان کو الفت ہوتی ہی انسانکے ساتھ

وصف گیسو چاہیے بیشک رخ جانانکے ساتھ
رات کا بہی ذکر لازم ہی مہ تابانکے ساتھ

چاہیے خط کی نگارش عارض جانانکے ساتھ
لازم و ملزوم ہی تفسیر بہی قرآنکے ساتھ

عشقبازی کی سند رکہتا ہو مین قرآن سے
سورۂ یوسف لکہا جاتی مری دیوانکے ساتھ

عشق ہی رخکا کبھی گہ چشم کا گہ زلف کا
اک نہ اک آفت لگی رہتی ہی میرے جانکے ساتھ

قدر ہی لعل بدخشان کی لبونکی وجہ سے
آبرو موتی کی ہی تیری در دندانکے ساتھ

کیا حقیقت برق کی دلکی تڑپ کے سامنے
ابر کیا برسے گا میری دیدۂ گریانکے ساتھ

سبزۂ خط بھی تو ہی قرب لب معجز بیان
سم قاتل بھی ہی ایدل چشمۂ حیوان کے ساتھ

اک نہ اک آفت بپا رہتی ہی اسکی ذات سے
جان بھی جائیگی عاشق کی دل نادانکے ساتھ

ہی یقین برمین نہ پھر پھولا سمائے دل مرا
ایک شب سونون اگر مین اوس گل خندانکے ساتھ

تنگ کیون ہوتا ہی تو ایدل خیال یار سے
اسقدر کمظرفیان لازم نہین مہمانکے ساتھ

ای صنم کیا خوب کی عاشق نوازی آپنے
رسم الفت کیا یہی ہی بیمرسانکے ساتھ

دل نکلتا ہی نہین میرا حصار زلف سے
تیر و قید ی کو محبت ہوگئی زندانکے ساتھ

لاکھ یہ نالے کرے اونکو نہوگا کچھ اثر
نامرادی بھی ازل سی ہی دل نالانکے ساتھ

حسرتین دل کی نکلتی ہین وصال یار مین
جی نکلجائے نہ میرا حسرت وارمانکے ساتھ

سب نہ عاشق ہی برابر ہین بہ سب معشوق ہی
کیا کیا دیکھو ذریتا نے مہ کنعان کے ساتھ

ایسی ویسون سی نہین مطلب ہی دنیا مین بہی
یاس ہوگا حشر کے دن بہی مرد انکے ساتھ

ردیف یائے تحتانی

ہر اک سی مدح سلطان رسالت ہو نہین سکتی
حقیقت تو یہ ہی وحدت مین کثرت ہو نہین سکتی

دل کمظرف مین مخفی محبت ہو نہین سکتی
مگر غیرت یہ کہتی ہی کہ شہرت ہو نہین سکتی

تری فرقت مین کیا خوش کہ نہین ٹھنڈی کبھی دلکی
جو خود افسردہ ہو اوس سی مسرت ہو نہین سکتی

تمنای وصال یار مرکر بہی رہی دلمین
بیان ای بیکسی کچھ اپنی حسرت ہو نہین سکتی

جو تم ٹھوکر لگا دو فاتحہ پڑھکر کو چین آئے
کہ ممکن قبر مین بی اسکی راحت ہو نہین سکتی

ہجوم رنج و غم سے دلمین راز عشق کیا چھپتا
جو صحبت عام ہو وہ جای خلوت ہو نہین سکتی

کہلا گر راز الفت بہی تو ہوگی دلکی بدنامی
ہماری واسطے کچھ اسمین ذلت ہو نہین سکتی

ہمارا خون جو وہ تیغ کی گردن پہ رکہتا ہے
کچھ اس کہنے سی قاتل کی برات ہو نہین سکتی

رگ گل گر کہا وہ دلکی مگر کو پھیر تکلف کیا
جو موتی بات ہو اوسمین نزاکت ہو نہین سکتی

خلاف عقل ہی گر چشم جانان کو کہین آہو
کبھی وحشی مین اتنی آدمیت ہو نہین سکتی

مجھے آوارگی پہونچائے گی تا منزل مقصد
سفر مین مثل مجنون میری حالت ہو نہین سکتی

کہینگے ہم نہ کچھ منھ سے جفائین وہ کرین جتنی
خلاف رسم الفت ہو شکایت ہو نہین سکتی

دہن کی وصف مین بوکر کمر آئے نہین ممکن
کسی شاعر سے یون دقت مین دقت ہو نہین سکتی

وہ ایسے لاکھ فتنے ایک ٹھوکر سے کرین برپا
مقابل اونکی قامت سے قیامت ہو نہین سکتی

تپ فرقت کا مارا ہون نہین کوئی علاج اسکا
مجھے بی شربت دیدار صحت ہو نہین سکتی

اسکہائی سے کسی کے شعر کون ای یاس کہتا ہے
یہ دولت جمع ہر اک کی بدولت ہو نہین سکتی

مٹگئی باطل پرستی حق نمائی ہوگئی
کسکی پیدائش سے کعبے کی صفائی ہوگئی

رستگاری شاہ مردان کل خدائی ہوگئی
آپ ہی سے خلق کی مشکلکشائی ہوگئی

آفت جان ان بتون کی آشنائی ہوئی
اکطرف سے اکطرف ساری خدائی ہوگئی

ترک سے ہوگیا عشق زنخدان صنم
چاہ غم سے یوسف دل کی رہائی ہوگئی

وصل مین کہینچا جو نیچ نازسے بولا وہ شوخ
ہاتھ میرا چھوڑ دی بیکل کلائی ہوگئی

آسمان پر جاکے چمکی صورت تیر شہاب
آہ سوزان منھ سے جب نکلی ہوائی ہوگئی

جسنے جو مانگا اوسی تو نے دیا اے کردگار
تیری درسے خلق کی حاجت روائی ہوگئی

سلسلہ وحشت کا ٹوٹا آگئی فصل خزان
دام گیسو سے مری دلکی رہائی ہوگئی

روز اوسکی تیوریان چڑہتی ہین مجہپر عشق مین
لشکر غم کی مرے دلپر چڑہائی ہوگئی

وہ ستون پیشہ نیکی کو سمجہتا ہے بدی
کی جو عاشق نے بہلائی بہی برائی ہوگئی

مہندی ملکر ہاتھ دریا مین جو دہوئی یار نے
واہ ری تاثیر ہر مہلی حنائی ہوگئی

دیدیا دل آپکو دعوی مجہپر اوسپہ کیا
ہاتھ سے اپنے گئی جو شے پرائی ہوگئی

مین تڑپتا ہون یہان وہ چین سے ہین اونکے پاس
فرقت جانان مین دلسے بہی جدائی ہوگئی

الفت محبوب میری دلمین ہے حیرت کی جا
ایک اس کو زمین دریا کی سمائی ہوگئی

اکثر آئینو نمین خاکستر سے ہوتی ہے جلا
میری دلمین جب غبار آیا صفائی ہوگئی

پہینکتے ہین ابتو بت اللہ کے گہر مین کمند
کاکلون کی منزل دل تک رسائی ہوگئی

ملگیا اونسے سوال وصل پر تمکو جواب
بس چلو بہی یاس قسمت آزمائی ہوگئی

کہتا ہون مین یہ صبح شب وصل یار سے
ہے سہل مجکو موت تری انتظار سے

بڑھتا چلا ہی عشق رخ زلف یار سے
کچھہ بس نہین ہی گردش لیل و نہار سے

جلتا ہی اک جہان سی یہ تاری عیان نہین
چھالی ہین آسمان مین دل کے بخار سے

راتون کے جاگنے نے سیاہی کو کھو دیا
آنکھین ہوئین سفید تری انتظار سے

دو چار بلبلون کا بھلا کیا جمے گا رنگ
مین گفتگو مین بند نہونگا ہزار سے

وہ بے ثمر ہے اور یہ نخل مراد ہی
تشبیہ کیا مین سرو کو دون قد یار سے

پہلے تو ہم یہ سمجھے تھے بہلے گا خوب دل
تھی کچھہ خبر عشق کے انجام کار سے

پتھر کے جا بجا سے ہین ٹکڑی اوڑی ہوے
دیوانگی ثبوت ہے میرے مزار سے

ٹھوکر لگا کے قبر پر اوس شوخ نے کہا
ہے ہے یاس جلد نکل آ فرار سے

ابتدا سودای گیسو کی دل مضطر سے ہی
خانہ بربادی محبت مین ہماری گھر سے ہی

ان بتون کے عشق مین کیونکر نہ بچے گا دل مرا
خیر ہو شیشہ کی یارب سامنا پتھر سے ہی

توڑ کر پہلو نکلجائے نہ فرقت مین کہین
ابتو یہ دھڑکا مجھی اپنے دل مضطر سے ہی

بیوفائی کی گلے ملکر نہ ٹھہرا ایک دم
یہ گلہ کشتون کو ای قاتل تری خنجر سے ہی

مرگ کی شادی مبارک منعمونکو عرس مین
ظاہر اک شان عروسی قبر کی چادر سے ہی

صاف ظاہر ہی نہ کچھہ دیکھا بنا کر آئنہ
اک کدورت سی عیان تصویر اسکندر سے ہی

سبزہ رنگا خوقاتل عکس اسپر پڑ گیا
زہر کی ریزش تری تلوار کے جوہر سے ہی

کون دیکھا اوسکی چشم ستمگین کو الا مان
برش شمشیر پیدا یار کے تیور سے ہی

چین سی بستر پہ بھی رہنے نہین دیتی مجھے
کچھہ صبا کو لاگ سی میری تن لاغر سے ہی

ہجر مین گھیرے ہین درد و رنج و غم و حسرت سی
اک ادھر مین ناتوان ہون سامنا لشکر سے ہی

دخت رز سی یاس کیون نفرت نہو جای مجھے
عشق مجکو تو جناب ساقی کوثر سے ہے

پسا جاتا ہی دل ہر بات پر ای یار کیا کہئے
ستم ہی تو ہی ظالم تری گفتار کیا کہئے

کبھی اقرار وصلت ہی کبھی انکار کیا کہئے
مگر جانا ترا ہر بات مین ای یار کیا کہیے

تجھے جب دیکھتا ہون دل نکلجاتا ہی قابو سے
غضب جوبن ہی چہرہ پر تری ای یار کیا کہئے

فراق یار مین پہلو مین تڑپتا ہے یہ دل بیکل
جو کچھہ آزار دیتا ہے دل بیمار کیا کہئے

بس اب نہانی ہی یہ ہمین خموشی سب سی کہتا ہے
وہ سنتا ہی نہین پہر اوس سی حال زار کیا کہئے

غضب ہی شام ہی سی وصل مین ہی نیند جاتی
سلا دیتی ہین سکو طالع بیدار کیا کہئے

سوا ساقی کے رکھتا ہی نہین مین اور سی مطلب
جو غافل ہو زمانہ سی اوسی ہشیار کیا کہئے

کسی کی جان لیتی ہی کسیکو زندہ کرتی ہی
قیامت کا مونہ ہی تری رفتار کیا کہئے

کہین تہکتا مرا دل سینے مین پہر ون تڑپتا ہی
بلا جینگا ہو جدا ہی یاس اوسی بیمار کیا کہئے

تیغ ادا کا قاتل اسپر ہی وار کوئی
حاضر ہی ور مین ہے تقصیر وار کوئی

آؤ گے خود تڑپتے کیون منتین کرین ہم
نکلی جو آہ دلسے بے اختیار کوئی

وہ چھپکے کر دنمین ہجائے دنگ ہو کر
آئے مقابلے کو بلبل ہزار کوئی

ہوگی خطا کسی سے سکو سزا ملیگی
مجرم ہمین ہین گو ہو تقصیر وار کوئی

رخ کے عرق کو ای گل اور زلف عنبرین کو
کہتا ہے عطر کوئی مشک تتار کوئی

تھے شب کو غیر کے گہر دلکو مری خبر ہے
چہپتا ہے جاگنے کا صاحب خمار کوئی

بلبل مین رنگ میرا گل مین نہ اوسکی بو ہی
جہکے ہزار کوئی مہکے ہزار کوئی

محنت تو باغبان کی بلبل مری اوڑالے
کوئی کرے ریاضت لوٹے بہار کوئی

رحمت بڑی ہی تیری بیشک تو بخشدیگا
مجسے گنہ جو ہوگا پروردگار کوئی

کشتہ کیا صبا نے اک اک کو ضد سی آکر
روشن نرہنے پائے شمع مزار کوئی

کہتا ہے یاس اکثر صورت دکہادی دلبر
در پر کہڑا ہوا ہے امیدوار کوئی

بخدا موسی عمران کو بہی حیرت ہو جائے
تو جو باتین کرے گویا قدرت ہو جائے

کعبۂ رخ جو دکہاؤ تو زیارت ہو جائے
خم ابرو مجہے محراب عبادت ہو جائے

لطف جب ہو جو کسی سی تجہے الفت ہو جائے
میری صورت ہی جو کچہ وہ تری صورت ہو جائے

سیر گلشن پہ اگر آپ کو رغبت ہو جائے
دیدۂ نرگس شہلا کو بہی حیرت ہو جائے

مجکو اوس غیرت لیلی کی جو الفت ہو جائے
پہر تو مجنون کیطرح بند مین شہرت ہو جائے

اک برس تیری جدائی مین اوسی مین سمجہون
گہٹ کے گر ایک گہڑی کی شب فرقت ہو جائے

منفعل اونسے محبت کر جتانے مین نہون
تو مدد گار جو ای اشک ندامت ہو جائے

دم گلگشت جو دیکھی نظر لطف سے تو
باغ مین نرگس بیمار کو صحت ہو جائے

کمسنی مین تو وہ اک حشر بپا کرتا ہی
اور بڑہ جائی وہ قامت تو قیامت ہو جائے

مردی اسطرح تو ٹھوکر سے جلایا نہ کرو
ای مسیحا کہین برپا نہ قیامت ہو جائے

گیسو و نکاترے جس رات کو بند ہیں دلال
وہ شب تار مجھے صبح قیامت ہو جائے

قتل عاشق کو تو یون تیغ نگہ کیا کم ہے
سرمہ آنکھون مین جو ہو اور بھی آفت ہو جائے

خط نکل آئے تری روئے کتابی پر اگر
مصحف رخ کی ابھی اور بھی زینت ہو جائے

وصف اوس غیرت عیسی کا جو زون ہو تو مسیح
چرخ چارم پہ مری نظم کی شہرت ہو جائے

شگفتہ رہتا ہے دل جب بہار آتی ہے
ہر ایک گل سے ہمین بوی یار آتی ہے

نہین یہ گرد جو اے شہسوار آتی ہے
ہماری روح برائے نثار آتی ہے

ہوا سے رخنہ جو زلف نگار آتی ہے
نظر دو رنگی لیل و نہار آتی ہے

غبار قیس پریشان ہو تو عجب کیا ہے
ہوا کے ناقہ پہ لیلی سوار آتی ہے

جو دیکھنا ہو تجھے جلد دیکھ لے مجنون
ہوا کے ناقہ پہ لیلی سوار آتی ہے

صبا بھی ابر بھی بلبل بھی گل بھی ہین ہمراہ
بڑے جلوس سے فصل بہار آتی ہے

پلا دے بادہ گلگون چمن مین ای ساقی
کہ تازہ رنگ سی فصل بہار آتی ہے

نہ اوٹھ سکیگا ترا بوجھ مجھسے ای کاکل
کمر سے اونکی صدا بار بار آتی ہے

تھکا ہوا نہ پس کاروان کوئی رہجائے
صدا جرس کی یہی بار بار آتی ہے

آل کار چمن ہے عیان جو شبنم پر
گلون کے پسینے پہ یہ انکسار آتی ہے

دل اوسکا لیتے ہو تم جس سی بوسہ مانگتے ہو
نئی طرحکی تمہین بیت ہار آتی ہے

تمہارے ہجر مین یون دم کی آمد و شد ہی
کہ جیسے سانس دم احتضار آتی ہے

خبر جو لے مرا عیسی تو جسم بیجان مین
ابھی گئی ہوئی پھر جان زار آتی ہے

چمن پہ باد خزان چلگئی ہے کیا گلچین
نسیم آج بہت بیقرار آتی ہے

بلا سے دیتا ہی یہ سوز فرقت محبوب
کہ دلسے آہ بھی بیکرشمہ آتی ہے

خوشی کا دن ہی مبارک ہو تمکو اے مستو
صراحیون مین مئے خوشگوار آتی ہے

حضور نرگس شہلا چمن مین ہر بلبل
نگاہ لطف کی امیدوار آتی ہے

یہ اونکے ابرؤونکی عشق کی ہی سب تاثیر
کہ میرے خواب مین بھی ذوالفقار آتی ہے

کہلی ہی کاکل محبوب کی گرہ شاید
جو آج باد صبا مشکبار آتی ہے

ہوئی یہ عشق مجازی سی معرفت حاصل
جدہر سنو اودہر آواز یار آتی ہے

وہ کاٹتی ہین گلے آج دیکھیے ایدل
ہمارے قتل کی کسوقت بار آتی ہے

گذر چلا ہی بہرطور ہجر کا دن تو
غضب ہی اب کہ شب انتظار آتی ہے

نہ خوف کر کہ غلام ابوتراب ہے یاس
صدا زمین سے یہ وقت نثار آتی ہے

پہلو مین کئی دنسی جو دلدار نہین ہے
قابو مین ہمارا بھی دل زار نہین ہے

آیا نہ دم نزع بھی وہ عیسیٰ دوران
قسمت مین مری دولت دیدار نہین ہے

کی جسنے نظر اوسکا جگر ہوگیا زخمی
تلوار ہی وہ ابروے خمدار نہین ہے

کیا تاب ہی اوس سے جو کوئی آنکھ ملائے
وہ چشم سیہ نرگس بیمار نہین ہے

پردیسے نکل آؤ اب اے یوسف ثانی
یہ مجمع عشاق ہی بازار نہین ہے

دل ٹکڑے نہ کسطرح ہو ابرو کی شکن سی
ہان کاٹ سی خالی کوئی تلوار نہین ہے

افسوس حسینونسے جہان ہوگیا خالی
اب کوئی بھی معشوق طرحدار نہین ہے

کیونکر ہو مجھے وصل کی امید کہ وہان تو
انکار ہی انکار ہے اقرار نہین ہے

پروا نہین کچھ محجوب جو پھر جائے زمانہ
وہ جان جہان مجسے تو بیزار نہین ہے

توڑا ہی مرے دل کو بہت سنگدلون نے
اس شیشے کا اب کوئی خریدار نہین ہے

حاضر ہے اگر تم دل شیدا کے ہو طالب
یہان جان کی دنیے مین بھی انکار نہین ہے

دل دنیے کو حاضر ہون مگر قدر نہوگی
دلبر ہین بہت پر کوئی دلدار نہین ہے

تو حول قیامت سی عبث ڈرتا ہی ای یاس
حامی ترا کیا حیدر کرار نہین ہے

کی خوب سیر باغ کی اے باغبان چلے
سایی مین بیٹھے پھول بنے شادمان چلے

دار فنا مین ایک بھی اپنا نہین رفیق
سب دوستون کا خوب نباہا آن چلے

آتے ہی میری نرم سی تم اوٹھ کھڑے ہوے
کیا کچھ خفا ہوئے مری جان کیون کہان چلے

مجکو یہ اونکی بدمزگی کا خیال ہے
جاتین کرین دم کہ نہین کہتا کہان چلے

رکھدونگا سر مین کاٹکے قاتل کے پاؤ پر
تا نظر ہو جسکو مرا امتحان چلے

ہمسے چمن بہار مین چھٹتا ہے بلبلو
رگہائے گل کی پاؤ مین ہین بیڑیان چلے

بسمل بنا چکے مجھے تیز نگاہ سے
اب مسیحا ہی چھوڑ دی کیون نیمجان چلے

جوبن پر اندنون ہی گلستان حسن یار
یارب اب اس چمن مین نہ بادِ خزان چلے

اہی درد ہجر یار کشتا ہے سب کو تو
ہم کیا چلے جہانسے تری قدر دان چلے

صحرا نوردیون کی ہے یہ مشق آجکل
تھکجائے میری ساتھ اگر آسمان چلے

اہی دوستو نہین مری لاشے کو سونپ دو
کوچے سے یار کے مجھے لیکر کہان چلے

روز آپ چھیڑ چھیڑ کے دیتے ہین گالیان
ایسا نہو کہ میری بھی آلدن زبان چلے

گل توڑنے پہ دیتی ہے دشنام عندلیب
سچ ہی کسی کا ہاتھ کسی کی زبان چلے

ہین کیا سگان کوچۂ دلدار خود غرض
تربت پر آئے کہائے مرے استخوان چلے

قاتل مین خوش ہون شوق سے سر کاٹ لے مرا
گردنپہ کون اوٹھاکے یہ بار گران چلے

لکھتا ہون اپنے ضعف کا مین حال اے قلم
اسطرح چل کہ جیسے کوئی ناتوان چلے

یون لکھ رہا ہی کاتک مری آہ کا الف
جیسے عصا پکڑکے کوئی ناتوان چلے

آیا وہ وقتِ مرگ عیادت کے واسطے
صدشکر اس جہان سے ہم شادمان چلے

بہکے گے یاس کوچۂ زلف سیاہ مین
تاریک شب مین ٹھوکرین کہائے کہان چلے

بے ستونمین تو ہی قیس خستہ تن آہن مین ہی
سنگ سی سختی سوا اہی کوہکن آہن مین ہی

بت کو تو پوجا کری ہوگا نہ اوسکا دل گداز
نرمی اس سی تو سوا اہی برہمن آہن مین ہی

ناتوان ہی زلف کا قیدی بھی ہی بہاگی گا کیا
کسیلیے جکڑا ہوا خستہ تن آہن مین ہی

تیغ قاتل چاہتی ہے بادِ بہاری کی طرح
جوہر و نکار دیکھنا پہولا چمن آہن مین ہی

قید یونکا حال کیون ابتر نہو جائے بھلا
رنج کیا زندان مین ہی کیسا محن آہن مین ہی

جل پڑا جب ابروِ قاتل مین وقت امتحان
صاف یہ ظاہر ہوا اسکو شکن آہن مین ہی

کیون نہ وحشت ہو کہ لوہے کے قفس مین ہے اسیر
فصل گل مین عندلیب خستہ تن آہن مین ہی

قتل کرتی ہی کجی ہر دم تری شمشیر کی
واہ اہی قاتل غضب کا بانکپن آہن مین ہی

زلف کا قیدی تو ہون پہنائی کیون بیڑی مجھے
کسیلیے یہ گرفتار رسن آہن مین ہے

بند کی آہنین تختونسے مجھ وحشی کی قید سبب
ہاتھ ہتکڑیون مین بیڑی پاؤن مین گردن مین طوق
صاحب جوہر فروتن ہو یہی لازم ہر یاس

دامن حشر مین کفن ہین ہمن کفن آہن مین ہے
زلف دیوانے کا سب تن بدن آہن مین ہے
دیکھلے شمشیر کی تابین شکن آہن مین ہے

مدعی جی اوٹھینگے زندہ پھر اک آفت ہوگی
محکمہ اوس غیرت یوسف کی جو الفت ہوگی
مصر و کنعان مین مری چاہ کی شہرت ہوگی
مرگیا دیکھ کے انداز تری قامت کا
مین نہ سمجھا تھا مجھی پر یہ قیامت ہوگی
چڑھاؤ پر جائینگے تلوار مین قاتل دم قتل
تیرے دیوانے کے خونمین جو حرارت ہوگی
جو پیرا دہین ہوتے ہین وہ محرور فراج
طینت یار مین بے شبہ شرارت ہوگی
یار کی آنکھہ سے نرگس کو بھلا کیا نسبت
وہ نمانے گا جسکی کچھ بھی بصیرت ہوگی
مضطرب ہون کہ نہ جلدی جو کٹے گا یہ گلا
تیغ قاتل سے بڑی مجکو ندامت ہوگی
رخ روشن کا ترے دھیان جو تڑپائیگا
شب فرقت بھی مجھی صبح قیامت ہوگی
بن وہ بیمار نہین جسکو دوا سے ہو شفا
ملگیا شربت دیدار تو صحت ہوگی
قیس ہونے پہ بھی آیا نہین اس دلمین غبار
اب بھی مین صاف ہون قاتلکو کدورت ہوگی
جسکا جی چاہے حسینون کا مرقع دیکھے
سب کی تصویر دلمین کھینچا تری صورت ہوگی
ابھی بیٹھی رہو اوسوقت چلے جانا تم
جان جب خانۂ تن سے مرے رخصت ہوگی

یاس وہ شعر جو تحریر کیے ہین شب وصل
گر سناؤگے تو محفوظ یہ صحبت ہوگی

ج ہی وصل تو کل یار سے فرقت ہوگی
ہجر جب تک ہی نہ صدمونسے فراغت ہوگی
کب یقین ہے کہ نہ کافر وہ مسلمان ہوگا
ہم بھی اس باغ مین جائینگے نشیمن اپنا
امتحان ہمنے کیا ہی کہ حسین جو ہوگا
یاد آئیگی جو فرقت مین تری زلف دراز
سرخی عارض نازک جو دکھاؤگے کبھی
قصۂ کوچۂ جانان نہ مجھے بھولے گا

یاس الفت جسے ہوگی اوسے کلفت ہوگی
رنج کے بعد ہوا وصل تو راحت ہوگی
ای صنم خلق مین تجھے جسے صحبت ہوگی
یہان کسی گل مین اگر بوئے محبت ہوگی
نہ اوسے ہوگی محبت نہ مروت ہوگی
ہر شب تار مجھے صبح قیامت ہوگی
شرم سے زرد گل تازہ کی رنگت ہوگی
یاد بلبل کو گلستان کی حکایت ہوگی

بے نقاب آج تر مصحف رخ دیکھ لیا
اب مرے دلکو نہ تسکین کسی صورت ہوگی

کیا گلہ ظلم کا معشوق کر ہم عاشق ہین
دم نکلنے مین بھی لب پر نہ شکایت ہوگی

جو مزا دمرے یوسف کے لب شیرین مین
قند مین یہ نہ یہ مصری مین حلاوت ہوگی

بند ہونگی نہ پس مرگ بھی آنکھین اوسکی
جسکے دلمین ترے دیدار کی حسرت ہوگی

جسپہ کچھ سبزۂ پژمردہ نظر آئے گا
اے حسین وہ ترے بیمار کی تربت ہوگی

وقت تلقین نہ ہلائے کوئی شانہ میرا
زخم دل کے ابھی آپی مین اذیت ہوگی

نقد جان دینگے خریدار مری یوسف کے
یاس جب گرمی بازار محبت ہوگی

بیان عاشق و معشوق مین ہر شعر و مطلع ہی
غزل جو یاس کی دیوان مین ہی اک مرقع ہے

رخ پر نور کی توصیف مین ہر ایک مصرع ہی
بنا ہی مطلع خورشید جو دیوان کا مطلع ہے

یہ سنتے ہین وہ کوٹھی سے دکھائینگے جمال اپنا
در جانان پہ جو ہم عاشقونکا آج مجمع ہے

خبر شاید ملی ہی ان سبھونکو قتل ہونے کی
گنہگارونکا جو قاتل کے در پر آج مجمع ہے

پسند آئی نہ کیون عاشق فراہونکو سخن میرا
حسینان مضامین کا مری دیوان مین مجمع ہے

گرا پڑتا ہی ہر سبزہ پہ سبل پائے قاتل پر
پڑی ہی بھیڑ کیا تلوار پر آفت کا مجمع ہے

نہین کس حسن کی ان سارے معشوقونکی تصویرین
میان عالم ایجاد یہ کیا ہی مرقع ہے

تجھی سی مکبو ملتی ہی ہر اک شی ایمرے رازق
تجھی سی التجا میری ہی تو ہی میرا مرجع ہے

نمود اہل دولت اسطرح ہی اس زمانے مین
کہ مس کیوا سطے دو چار دن جیسے ملمع ہے

یہ وقت امتحان ہی تیغ اوس قاتل کی پہنچی ہی
نہ سر کے پاؤن جسکا کیمت سی وہ شخص ارزع ہے

لکھے ہین سیکڑون یک بخت مضمون لب و دندان
نہین کچھ ریب و شک اسمین سخن میرا مرصع ہی

پڑا ہی عکس جو ساقی لب و دندان جانان کا
عجب قدرت خدا کی ہی لب ساغر مرصع ہے

ہر ایک بند شکی سیدھی چال ہی مضمون بھی ہی موزون
مثال سرو وصف قامت جانانکا مصرع ہے

تری دونون ہ ابرو دونون مصرع ہین برابر کے
بیاض حسن مین مرے صنم کیا خوب مطلع ہے

وہ سر کی زلف اونکے رخسے آئین عاشق ابرو
ہٹی بدلی ہلال عید دیکھین صاف مطلع ہے

نکیون امی یاس اسکے سنکر سو بیداد لکارون ہو
ثنای روی و لبر مین وہ مطلع ہی یہ مقطع ہے

محبت ہی مخبوا وس صحفِ ناطق کی صورت سے
سنوارا ہی خدا نے جسکو اپنی دستِ قدرت سے

مجھی معلوم ہوتا ہی یہ ایدل تیری صحبت سے
نہ نکلیگا کبھی مانند مجنون دشتِ غربت سے

جلا جاتا ہو مین اک داغ سودا کی حرارت سے
خدا محفوظ رکھی گرمی روزِ قیامت سے

عجب آئینہ رخسارِ تابان پر صفائی ہے
تمہارا روی انور دیکھتا ہی چاند حیرت سے

بہت بچتا رہا ہون اک بت عیار سی لیکن
نہ دو نگا دل اسکی داب مین باز آیا مروت سے

نقاہت کی سبب کروٹ بدلنا سخت مشکل ہی
ہمارا حال اب یہ ہو گیا ہی درد فرقت سے

ازل سی نشہ ہی صہبائی الفت کا یہان ہمین
تمہاری چاہنی والون مین ہم مین ایک مدت سے

قفس مین عندلیب بوستان فریاد کرتی ہی
کہو صیاد بہلاوی گلستان کی حکایت سے

پلایا آب خنجر اپنی سب کشتون کو قاتل نے
ہمین محروم آخر رہ گئی جام شہادت سے

بہلا پر یو نکا ہی کیا ذکر انسانکی حقیقت کیا
نہ دیکھین تیری عاشق آئینہ گر حور عین بھی جنت کر

بہر لئے اشکِ خون قاتل کی بھی اوقت آنکھون مین
تہ خنجر جو دیکھا اوسکو مینی چشم حسرت سے

جمال اپنا دکھاؤ سبکو چہرے سے نقاب اپنو
شرف پاجائین عاشق مصحف رخ کی زیارت سے

ہمارا ذکر کیا اے ماہ تابان ہمتو انسان ہین
ترا منہ دیکھنی لگتے ہین پریان چشم حیرت سے

کبھی لپٹے گلے گہ گد گدایا وصل مین مجکو
کسی پہلو وہ باز آئی نہین اپنی شرارت سے

ہمارے اوسکی تنہائی مین باتین ہونیوالی ہین
ہی جن لوگونسی پردہ وہ اوٹھی ہین بزم خلوت سے

کبھی دشمن کیجانب سی غبار آیا نہین اسمین
مرا آئینہ دل پاک ہی عیب لذت سے

جفا پر کی جفا اوس بت نی پر اللہ شاہد ہے
ہوی واقف نہ اپنی لب کبھی حرف شکایت سے

اثر ہی بعد مرنیکے بھی پیدا عشقِ گیسو کا
پریشانی ہی ظاہر تیری سودائی کی تربت سے

اوتارا سر مرا قاتل ذرا اپنی ہاتھ سے بارے
سبکدوش آج عاشق ہو گیا بار امانت سے

قیامت مین ملائکہ پرسش اعمال کو جب تو
گذر ہو ہم گنہگارون کا یارب باب رحمت سے

جلے تڑپے کراہے روئی صدمی ہجر کے جھیلے
جو عاشق ہو کسی کا پھر وہی کیا کام راحت سے

غزل شکر ہوی محفوظ سب ای یاس صحبت مین
سناؤ اور اک مطلع فصاحت سے بلاغت سے

جہان مین عشق کامل ہی محمد وس ما طلعت سے
کہ جسکا نور تھا پہلے کہین آدم کی خلقت سے

وہان ظاہر تھا بالکل نمک یوسفی صورت سے
یہان رگ رگ بہری ہی صنعتِ حسن ملاحت سے

وہ سمجھے جو تجھ دیکھی صنم چشم بصیرت سے
نہین ماہر کوئی عشق مجازی کی حقیقت سے

کیا ہی چاک تا دامن گریبان سِتم وحشت سے
قبا بھی تنگ آئی ہی مری سودیکی شدت سے

پڑی پھر تو ہین ہم صحرا بصحرا ایک مدت سے
نہ پوچھو حال کچھ محنت کشان دشتِ غربت سے

مرے نزدیک مرجانا ہی بہتر اس مصیبت سے
قسم اوس لف کی دل کانپتا ہی نام فرقت سے

وہ دلبر ہو لڑی رخ جسکا صبح روز وصلت سے
وہ گیسو ہون جو بڑہجائین شب تاریک فرقت سے

بہت جھیلا ہم دوری کا اسنے ایک مدت تک
یہ صدمہ اب اٹھا وٹھیگا تری بیمار فرقت سے

خیال رخ مین تڑپا مین تو الجھن بڑہگئی دلکی
تری گیسو ملے مجکو شب تاریک فرقت سے

خدا کیواسطے صورت دکہادی عیسیٰ دوران
مرا دم اب لبون پر آگیا ہی طول فرقت سے

فراق یار کیا آیا پہاڑ اک آپڑا سر پر
بہلا کسطرح مین سمجھاون دلکو بارفرقت سے

کہان کی یہ سیہ بختی مری حصہ مین آئی ہی
ستارے مُنہ چھپاتی ہین شب تاریک فرقت سے

خبر انجام کی اسکی نہ سمجھے واہ رہی غفلت
دگرگون تہا ہمارا حال کچھ آغاز فرقت سے

گذاری ہجر مین برسون ملا اکدن وصل بھی دیکھا
ملا ہی مصرع پر درد یہ دیوان فرقت سے

جسے کچھ رنج ہوتا ہی خوشی بھی اسکو ہوتی ہی
وصال یار کا آغاز ہی انجام فرقت سے

پتا اسکی درازی سے ملا زلف پریرو کا
جنون بڑہنے لگا تاریکی شبہائی فرقت سے

دیا بوسہ نہ تمنے خال کا رخسار و لب کیسے
ملا ہمکو نہ اک تل بھی تمہارے خوان نعمت سے

کہلا یہ اب کہ تربت سی مکان کوئی نہین بہتر
کسیکا غم نہین گوشی مین ہم سوتی ہین راحت سے

تپ فرقت کی سینے مین حرارت کچھ جو باقی تہی
دہوان خلا کیا برسون ہمارے سنگ تربت سے

مہک وہان عطر کی یہان گلشن جنت کی بوٹونکی
کفن میرا معطر ہی نہین دولہا کی خلعت سے

دکہادین مست آنکہین اوس پری نے جا گلشن مین
کہلا ہمیر چشم نرگس شہلا کی حیرت سے

سحر جب ہوگی حشر مین تربت سی اٹہینگے ہم
یہ شب فرقت کی بڑہکر ملگی روز قیامت سے

کہان نرگس کہان آہو کہان وہ چشم دلبین تو
مین اتنی التجا کرتا ہون ارباب بصیرت سے

ازل سی رہا نہین ہین خم ابرو ئے جانان کے
اسی گوشی مین ہم جا بیٹہین ہین ایک مدت سے

تہاری زلف قامت سی بھی ہی کچھ طولمین افزون
یہ شب تو بڑہتے بڑہتے ہی بڑہگئی روز قیامت سے

بڑا احسان ہی اجسنے اوتارا اسر سے تنکا بہی
مری گردن گئی قدمونپہ جہکر بار منت سے

وہ چہٹیا ینگے جسکا ہجر دم بہر ناگوار اہی
صدائی لفراق آتی ہی ہمیم کوس رحلت سے

خدا کو رحم آیا تم جو روئے یاس مت کرین
چلو سب دھو گئی فرد گنہ اشک ندامت سے

ہان وصل مین بھی یار کی تیوری چڑھی رہی
میرے گلے پہ تیغ ہمیشہ چھری رہی

رنج و الم رہین تو خوشی سی خوشی رہے
سینے مین غم رہی تو مری دل لگی رہے

جب تک ہی اونکا وصل مری زندگی رہے
شاید ہو ہجر پاس اجل بھی کھڑی رہے

اے سوز عشق کچھ تو تری دل لگی رہے
دل جل چکے تو آگ جگر مین لگی رہے

باغو نمین گل کھلا رہین بلبل کی ہے دعا
بادِ بہار کی یونہین گودی بھری رہے

او جہل ہو آنکہ سے تو غضب کا ہو سامنا
پہلو مین تم رہو تو مری دل لگی رہے

کیا خوب آپکی قدر اندازیان ہین واہ
دل کو ہدف بنا کے خطا سے بری رہے

وہ سبزہ رنگ آنکہ سے او جہل نہو کبھی
یارب ہماری کشت تمنا ہری رہے

مدت کے بعد حضرت دل پھر کے آئے ہین
پائی جو اونکی پاس جگہ خوب ہی رہے

گر ایک شب بھی سو رہے آکر وہ گلبدن
پہلو نکی بو سے میری پلنگڑی بسی رہے

شکوہ نصیب کا ہی گلہ یار کا نہین
خلوت مین بھی تو وصل سے محروم ہی رہے

کیا لطف ہو جو وصل میسر ہو اسطرح
اک یار میرے پاس ہو اک بیخودی رہے

آئے کبھی نہ فاتحہ پڑھنے کو بھی وہ یاس
بہتر ہے گر لحد پہ مری بیکسی رہے

غضب ہین لیلی و شیرین ستم تھی ناز دونونکے
گئے آخر کو اپنی جان سے سر باز دونونکے

غضب وہ چشم و ابرو ہین ستم ہین ناز دونونکے
تڑپکر دل نے رو کر آنکھ نے او نکو لبھایا ہی

تل بیٹھے ہین مرنیکے لیے جانباز دونونکے
ہوئی واجب ہمین اب دوستو اغراز دونونکے

پسند آتے ہین اونکو چھپے قمری و بلبل کے
ہین سرو و گل چمن مین گوش بر آواز دونونکے

نگاہ لطف کرنا پوچھ لینا مہربانی سے
جلا دیتی ہین عاشق کو یہ ہین اعجاز دونونکے

بلا ہی زلف کا ہلنا ستم ہے جنبش ابرو
قیامت ہی کرینگے اک نہ اکدن ساز دونونکے

بہت دعوی ہی میرے دل جگر کو صبر پر اپنے
اوڑا دی ہوش تو ہی ای نگاہ ناز دونونکے

تڑپتا ہی دل مضطر روان ہین آنکھ سے آنسو
خدا حافظ بری ہین عشق مین انداز دونونکے

نہین معلوم پہنچان کون ہی اس دیدہ و دلمین
نہ افشا کیجیو ای جوش الفت راز دونونکے

وہ گیسو مانگتا ہی دل نگہ ہی جانکی طالب
نہ اوٹھینگے نہ اوٹھینگے کسی سی ناز و نو نکے

ہماری چشم و دل کا دیکھیے انجام کیا ہوگا
محبت مین بہت ہیرنگ ہین آغاز و نو نکے

غنا و مے او نہین ہیجو ڈرینگے و صلمین ہلکر
یقین ہی رنگ لائینگے کسیدن ساز و نو نکے

جو دیکھین قمری و بلبل نگاہ و ناز اوس گلکی
ابھی کر جائین سر سی ہوش تک پرواز دو نو نکے

ہمارا اور مجنون کا اگر ساتھی نہین کوئی
مگر نالی تو ہین ہر وقت مین دمساز دو نو نکے

کلام ناسخ و آتش کے کیون پیرو نہون شاعر
سخن انکی نہین ای یاس ہین اعجاز دو نو نکے

راہ آنے کی تری تا صبحدم دیکھا کیے
کیا کہین کیسی شب وعدہ جو ہم دیکھا کیے

زلف چہرے پر تری ہم اے صنم دیکھا کیے
روز و شب کی نور و ظلمت کو بہم دیکھا کیے

مہربان کیا کیا عدو پر تمکو ہم دیکھا کیے
جو مقدر نے دکھائی وہ ستم دیکھا کیے

فرقت جانان مین اپنے دلکو ہم دیکھا کیے
سیر کی دنیا کی شب بہر جام جم دیکھا کیے

دی شراب اور دنکو اوسنے اور ہم دیکھا کیے
آج سینخانہمین ساقی کا کرم دیکھا کیے

باری اپنی آئے جب تک اشتیاق قتل مین
اپنے قاتل کی طرف حسرت سی ہم دیکھا کیے

عشق ہوا جسدم مین جلوہ اوس پری کا دیکھکر
دیر تک اجسام میری تن مین دم دیکھا کیے

خانۂ دل کب رہا خالی غم و اندوہ سے
اس مکانمین ہم ہمیشہ بزم غم دیکھا کیے

جب بہائی اشک بر پا نوح کا طوفان کیا
جوش کیا کیا تیری ہم ای چشم نم دیکھا کیے

ابرو و نکا یار کے اکثر رہا دلمین خیال
خواب مین ہم صورت تیغ دو دم دیکھا کیے

بعد مدت وصل کی شب کو جو یکجائی ہوئی
وہ ہمین دیکھا کیے اور اونکو ہم دیکھا کیے

ساز و مطرب ساقی و مجمع تھے آئے نہ وہ
ہم یہ سار عیش کا سامان بہم دیکھا کیے

آبلونسے خار دشت مین نہ ہین رشک گل
ہم عجب رنگین چمن زیر قدم دیکھا کیے

وائے بدبختی ہماری سر نہ کیون کٹوا دیا
معرکے مین تیغ قاتل کی علم دیکھا کیے

اور گستاخی ہوئی ممکن نہ رعب حسن سے
وصل کی شب صبح تک روئے صنم دیکھا کیے

کٹگیا وہ صاف مضمون لڑگیا کوئی اگر
تیری تیزی بھی ہم ای تیغ قلم دیکھا کیے

کیا رقیبون کو جلایا شعلۂ تقریر سے
آپکی آتش زبانی یاس ہم دیکھا کیے

کھینچکر تیغ ادا گر مرا قاتل اوٹھے
جسپر اک ہاتھ پڑی پھر نہ وہ بسمل اوٹھے

تیری شمشیر پے قتل جو قاتل اوٹھے
ہر گنہگار ابھی ہونے کو بسمل اوٹھے

میری اشکوں نکا جو موجہ کبھی ایدل اوٹھے
شور دریا مین ہو طوفان لب ساحل اوٹھے

جو یہان آئی ہین تیار ہین جانے کے لیے
جب ہوا کوچ وہین چھوڑ دی منزل اوٹھے

ضبط کی آہ و فغان جب کبھی جاکر بیٹھے
جب اوٹھے وہانسے سنبھلی ہوئی محمل اوٹھے

لیلی آتی ہی ذرا کھینچ تو آہین مجنون
یہ ہوا مین جو چلین پردہ محمل اوٹھے

تو وہ لیلی ہی کہ عاشق تری مجنون کیطرح
نقش حیرت ہون اگر پردہ محمل اوٹھے

ای صنم دولت دیدار ملے عاشق کو
بیٹھکر در پہ نہ خالی ترا سائل اوٹھے

خواب مین بھی ہی خیال سفر ملک عدم
جب اوٹھے صورت گرد رہ منزل اوٹھے

خاک چھانا کرین وحشت مین بیابانونکی
پھر نہ بیٹھین تری محفل مین اگر دل اوٹھے

نگہ و چشم و مژہ لیس ہین خونریزی پر
قتل کرنے کو مجھے دیکھی قاتل اوٹھے

خواب راحت تجھے دشوار ہوا ای رشک پری
میری رفتار سے یہ شور سلاسل اوٹھے

ضعف کا زور بڑھا ہی یہ تپ فرقت سے
ہم جہان بیٹھ گئے وہانسے مشکل اوٹھے

اشک کی طرح گری تیری نظر سے جو گرے
جب اوٹھے صورت در دجگر دول اوٹھے

یاس کہہ کہکے اسے روئین حسینان جہان
اس جہان سے جو ترا عاشق بیدل اوٹھے

آزار عشق نے یہ کیا ناتوان مجھے
مشکل ہی درد دل کا بھی اب بیان مجھے

ملتا ہی کب کسی کی گلی کا نشان مجھے
ای خضب شوق لیکے چلا تو کہان مجھے

سمجھا ہی خار خار چمن باغبان مجھے
صد مارا ہوا بنا کے یہان آشیان مجھے

راحت ہوئی نصیب جہان مین کہان مجھے
پہونچا ہین جس زمین پہ ملا آسمان مجھے

خوش ہونگا بو کہ دانہ الفت کو دلمین کیا
پیسے گا آسیا کی طرح آسمان مجھے

اک وار اور کیون نہ کیا تیغ تیز کا
یہ کیا کیا کہ چھوڑ گئے نیمجان مجھے

مین خاک اوڑا کے رہگیا ساتھی نکلگئے
دشوار ہی بس اب کہ ملے کاروان مجھے

خواہش نے مجکو نامور کی مٹا دیا
اس جستجو نے اور کیا بے نشان مجھے

کہانی کو غم تو پینے کو خون جگر دیا
ای عشق خوب تو نے کیا میہمان مجھے

ڈھونڈھا حرم مین دیر مین کلشن مین دشت مین
تیری تلاش لائی کہان سے کہان مجھے

اوس رشکِ گل کی مدح کا اچھا مشورہ ملا
کہتے ہین لوگ بلبلِ رنگین بیان مجھے

ہی موسمِ بہار بھی روزِ وصال بھی
ساقی پلا دی آج مئی ارغوان مجھے

گلشن مین بلبلون سی بھی کی بحث بارہا
لیکن ملا نہ کوئی مرا ہمزبان مجھے

پھولا سماؤن پھر تو نہ فصلِ بہار مین
ملجائے شاخِ گل پر اگر آشیان مجھے

فقرون سی میرے بزم مین کلکتے رقیب
شمشیر سے بھی تیز ملی ہی زبان مجھے

ذرے بھی کوے یار کے انجم سے کم نہین
آئی نظر نہین کی زمین آسمان مجھے

محظوظ ہو رہا ہے وہ میری سخن سے یاس
معشوق بھی خدا نے دیا قدردان مجھے

بہار آئی گھٹا گھنگھور چھائی اور برس نکلے
وہ گل پہلو مین ہو کچھ تو مری دلکی ہوس نکلے

بہار آئی ادہر ہم توڑ کر قفسِ قفس نکلے
یقین ہی سیرِ گلشن کی ہوس ایکی برس نکلے

دم آخر اوسی دیکھون تو کچھ دلکی ہوس نکلے
بلا لینا جو اس رستے سے وہ عیسی نفس نکلے

ہین محروم فصلِ گل مین کہانا تو انی بے
گریبان چاک دشتمین ہم ایکے برس نکلے

جنازہ کوچہ محبوب کی جانب سے لیجانا
مرا دم اوسکی دو بین اگر ای ہمنفس نکلے

نہ ہاتھ آئے قدم تیری غرض محروم جاتی ہین
تری محفل سی ہم خالی ہی دستِ ہوس نکلے

ہوئی مت کہ اس سر مین ہوائی وصلِ جانان ہی
خداوندا کبھی تو میری دلمی بھی ہوس نکلے

فغان دل بھی کرتی ہم ہین جب اشک آنکھو سی
رواں ہو کاروان جسدم تو آوازِ جرس نکلے

ہمارا ہی وہان بستر جہان بستر ہے محبونکا
کسی لیلی ادا کے عشق مین نکلے تو بس نکلے

ہمین بس ایک ٹھہرے استخانمین شکر کی جا ہے
ہزارون اوسکے عاشق تہی مگر صادق دس نکلے

اذیت مین ہون یارب دم ہی جبتک خانہ تنمین
ملے آرام یہ بلبل جو بیرونِ قفس نکلے

اودہر سی آمد آمد عشق و سودا کی ہوئی پیہم
ادہر سے پیشوائی کو دل و جان پیش و پس نکلے

خدایا یاس جسدم روضہ شبیر مین جائے
ضریح پاک سے سینے کو انیکر کے مس نکلے

کھلے وہ زلف تو مشکِ جنان کی بو نکلے
دماغِ نافہ چینی سے بھی لہو نکلے

شرابخانے سی لیکر جو ہم سبو نکلے
بہت بچائی ہوئی مثلِ آبرو نکلے

جو تیغ ہجر سے ہو چاک دونون پہلو سا تھ
ادہر سے دل مرا نکلے ادہر سے تو نکلے

خدا کرے کہ نہ ویران خانہ دل ہو
جو آرزو رہی اونکی تو آرزو نکلے

مبصرون نے گلون کو جو باغ مین دیکھا
ہمارے داغ کی تصویر ہو بہو نکلے

غم و جراحت دل کا ثبوت دین آنکھین
بہادن ایک سی اشک ایک سی لہو نکلے

بکھرکے شام سی کو بھٹے پہ یار بیٹھا ہے
کہو تم سے ذرا اٹکے رہ برو نکلے

جو تہک کے بیٹھین بھی ہم دل تلاش یار کرین
ہماری گوشہ نشینی مین جستجو نکلے

مقابلہ ہو اگر یون عیان ہو نقص و کمال
افق سی مہر تو بیت الشرف سی تو نکلے

گیا جو دشت مین مجنون تو اگر یبان چاک
درخت بید سے کانٹے پے رفو نکلے

زبان خنجر قاتل پہ ہے یہی جاری
جو میرے گھاٹ کا پانی پیے لہو نکلے

یہان تو کچھ نہین کہتا مگر بتا دونگا
جو تیری بزم سے باہر کہین عدو نکلے

گیا تصور مینا نہ چشم ساقی سے
کہ دست مست سے کیا شیشے کا گلو نکلے

ہزار رنگ سے قاتل ابھی کرے آ کر یاس
دہان غنچہ سے جو تیری گفتگو نکلے

اگر وہ کہو لگے گیسوے مشکبو نکلے
یقین ہی باغ سے سنبل کشادہ مو نکلے

ہمین نہ گھر سے فقط بھر جستجو نکلے
تری تلاش مین نالی بھی چار سو نکلے

مجاز مین بھی حقیقت کی گفتگو نکلے
جو بولے سانس ہماری صدای ہو نکلے

ملی ہی چہرے پہ مردونون ہاتھ بھی ترین
شراب نے سی کیا شیخ باوضو نکلے

ارادہ رونے کا ہی منفعل گناہ سے ہین
ہماری فرد عمل بہر شست و شو نکلے

فنا کے بعد بھی ظاہر ہو جوش رقت کا
جو میری قبر کو کھودین تو آبجو نکلے

طمانچہ کھا کے چلے میکدی سے حضرت شیخ
جناب ہاتھ سے رندون کی سرخرو نکلے

زہی وہ سر کہ جو مملو ہو تیرے سودی سے
خوشا وہ دل کہ تری جستجو مین آرزو نکلے

وہی حسین ہی عاشق نوازیان جو کرے
وہی ہی پھول کہ جسمین وفا کی بو نکلے

عدم سی آئے جہان مین گئے جہان سے عدم
تری تلاش مین ای یار کو بکو نکلے

خدا کا شکر یہ ہے سامنا تھا غیرون کا
تمون کی بزم سے ہم لیکے آبرو نکلے

بہار کی ہو جو آمد چمن مین اے ساقی
زبان سی مستون کی آواز طرقو نکلے

قبا کے چاک نہ دکھلائین ہم رفوگر کو
جو لیکے سوزنِ عیسیٰ پئے رفو نکلے

گئے تو صبح شبِ وصل دل کو تڑپا کر
مری کنار سے وہ مثلِ آرزو نکلے

قریب اس کے ہے کوئی نہ ذبح کر قاتل
ادب کی جا ہے نہ خونِ رگِ گلو نکلے

جنون مین بھی مری غیرت یہ مجھسے کہتی ہے
جگر ہو چاک قبا مین اگر رفو نکلے

کرین تلاش جو اے یار کعبۂ دل مین
کہین جو تو کہین تیری آرزو نکلے

پیین شراب جو ر ندون مین بیٹھکر زاہد
بجائے قاقلِ شیشے سے اشرفو نکلے

ہنسایا عشق کی آفت مین چشم و دل نے یاس
جنہین سمجھے تھے ہم دشمن وہ دوست نکلے

کسی کی رخ کو چھپا رہا ہے کسیکو چہرہ دکھا رہا ہے
وہ شوخ فتنہ اوٹھا رہا ہے لگا رہا ہے جبا رہا ہے

کسیکو دولہا بنا رہا ہے کسی کی میت اوٹھا رہا ہے
کسی کو گردون بٹھا رہا ہے کسیکو ظالم رولا رہا ہے

فراق مین یتیم کا مارا تڑپ تڑپکر رولا رہا ہے
ہمارے سینے مین دل ہمارا ہمین پر آفت اوٹھا رہا ہے

جو اوسکو دیکھا تو ہوگا سکتا غش آگیا کچھ کو کل ہوا تھا
یوہین تصور سے اوسکا جلوا مری نظر مین سما رہا ہے

کبھی تو ان کی وصل کا ہے فراق کا گاہ سلسلا ہے
یہ رنگ گردون دکھا رہا ہے ہنسا رہا ہے رولا رہا ہے

اسی لیے ہمنے دل دیا ہے گناہ ایسا تو کیا کیا ہے
جو ایک بوسہ کبھی لیا ہے تو یار برسون خفا رہا ہے

بلا ہے وہ لنبی زلفون والا ہر ک پہ ہے جال و نئی نرالا
ہمارا صیاد ہے نرالا کہ ظالم دل پھنسا رہا ہے

جہان مین مشہور ہے وہ دلبر کہ ہر دلبری ہے کیونکر
ہر ک کی پہلو سے وہ ستمگر ہر ک کی دل کو چھڑا رہا ہے

دکھا دیا اپنا عشق کامل مٹی پہ بھی رنگ لالی سنبل
ہمارا خون جو ہوا ہے شامل تو برسون رنگ جما رہا ہے

یہ ظلم کرتا ہے روز مجھ پر ستا رہا ہے مجھے ستمگر
مین عاشقون کا ہون کیا مقدر جو جور مجھکو پھر رہا ہے

عجب طمع کا ہے مجھکو سودا کہ بیٹھ بیٹھی ہون جو نک و تنہا
یہ بات کہنا ہون ڈر پڑتا کہ یار مجھکو بلا رہا ہے

مزا نہ مصر مین بھی یہ پایا نہ قند ہے اسطرح کا میٹھا
لیا تھا اکدن لبونکا بوسہ زبانیہ برسون مزا رہا ہے

تمہارا عاشق پکار ہے کسکو دیا فلک نے یہ چین کسکو
لحد مین بھی کہ ایک اسکو ہلا کے شانہ جگا رہا ہے

گلونکو بھی مثلِ خار اٹھکا عذر مجھی باغبان نہی تھا
صبا پہ کیا ہے نسیم پر کیا ہر ک چمنین مر کا رہا ہے

پتا دیا اونکی ہر ادا کو دکھا دیا گیسو رسا کو
زمانے کی ایک اک بلا کو فلک مرا گھر بتا رہا ہے

نہ کیون ہو بیزار ہر کسی سے ہر ایک سے اسکو رنج پہونچے
اوٹھائی ہین یاس نے وہ صدمے کہ دل جہانسے اوٹھا رہا ہے

گہنا یہ خون ہمارا کہ زرد ہو کے اوٹھے
تمہاری بزم سے ای یار درد ہو کے اوٹھے

فلک نے خاک کیا ہمکو موت نے ٹھنڈا
اوٹھی جو در سے ترے گرد برد ہو کے اوٹھے

کیا تھا قتل جو قاتل کی ٹھنڈی گرمی نے
یہ وجہ تھی کہ زمانے سے سرد ہو کے اوٹھے

جو غیر سا منا کرنے ہمارا اوٹھتا ہے
تو ہم جتاتے ہین مرد نبرد ہو کے اوٹھے

یہ جمکے بیٹھے کہ آخر رقیب بھاگ گئے
تمہاری بزم سے ہم آج فرد ہو کے اوٹھے

نہ پوچھ کچھ ترے دیوانے کسطرح گذری
مٹایا عشق نے صحرا نورد ہو کے اوٹھے

سمجھکے گل جو اوٹھائین مرا دلِ صد چاک
تو اسکو چاہیے اتنا کہ زرد ہو کے اوٹھے

مٹایا کھیل محبت کا ترکِ عشق کیا
کسیکی بزم سے چوسر کی نرد ہو کے اوٹھے

کسی کے در پہ جو ہم خاکسار بیٹھے تھے
یہ انتہا ہوئی اوسکی کہ گرد ہو کے اوٹھے

نظر سے گر کے کسی کی ہوا پھر اوج تو کیا
گری تھے اشک کی مانند گرد ہو کے اوٹھے

کسی سے اوٹھکے لپٹنے کا تھا جو شوق ہمین
تو حشر مین بھی سوار یکی گرد ہو کے اوٹھے

نہ شوقِ دید نے اوٹھنے دیا گلی سے تری
بٹھایا آنسوؤن نے ہم جو گرد ہو کے اوٹھے

رقیب کی بھی مصیبت پہ بیٹھکر روئے
کسی کی بزم سے ہم اہل درد ہو کے اوٹھے

اثر ستم کا رہے اوسکی ترک عشق پہ بھی
اوٹھی بھی ان جو اودھر سے تو درد ہو کے اوٹھے

کسیکے عشق مین دیکھے عجب نشیب و فراز
کہ بیٹھے دل کی طرح اور درد ہو کے اوٹھے

مشاعری مین جو رفعت کے یاس ہم بیٹھے
بہت سے شعر پڑھے اور فرد ہو کے اوٹھے

خزان مین سیر چمن کو جو وہ نگار آئے
ہرے درخت ہون پھر موسم بہار آئے

شفیق و مونس و ہمدم بھی کوئی پاس نہین
شبِ فراق مین کیونکر مجھے قرار آئے

یقین تو ہے نہ بھولا سماؤن تربت مین
جو بہر فاتحہ وہ گل سر مزار آئے

خزان مین بلبلِ نالان کا ہے یہی نالہ
چمن مین جلد الٰہی کہین بہار آئے

ہزار شکر کہ وعدہ وفا کیا پسِ مرگ
وہ ساتھ میرے جنازے کے تا مزار آئے

یقین ہے آبلے آنکھون مین دین جگہ اوسکو
جو میرے پاؤن مین چبھنے کو کوئی خار آئے

ضرور پھول چڑھانا مزارِ بلبل پر
خزان کے بعد جو ای باغبان بہار آئے

یوہین کبھی مری ویرانیمین بھی آئے وہ گل
کہ جیسے باغِ خزان دیدہ مین بہار آئے

شب فراق مین جو کچھہ گذر گئی مجھپر
بیان کرونمین اگر تمکو اعتبار آئے

وہ نغمہ سنج ہون ہر گز کبھی حمیگانہ رنگ
چہک کے سامنے بلبل اگر ہزار آئے

کہین پتا دل گم گشتہ کا نہین ملتا
تری گلی مین کئی بار ہم پکار آئے

تپ فراق سے جان آگئی لبون پر یاس
گلہ تو کیجیو گر دیکھنے کو یار آئے

مرا ہو باد ہوا خواہی کا جو گلشن مین بہار آئے
کہلی مینجانی کا در ساقی رنگین غذار آئے

دیا سر معرکے مین کیا سبکدوشی ہوئی حاصل
گئے تھے کوچۂ قاتل مین بار اپنا اوتار آئے

یہان تک تجکو ڈہونڈا ملگئے ہم خاکمین آخر
لحد مین پاؤن اپنے اب دبانیکو فشار آئے

نہین معلوم یہ کیسی خشش پیدا ہوئی دلمین
تری کو چمین ہم دوڑی ہوئی بے اختیار آئے

نہ پایا چین مرکر بھی تو اونکے ہاتھ سے ہمنے
ہوا اک حشر برپا وہ جو بالین مزار آئے

وصال یار مین سونا نظر بازی کا مانع ہے
وہ آنکھین پھوٹ جائین نیند کا جنمین خمار آئے

سحر تک سنہ تد کہلایا نہ کی اک بات بھی مجسے
وہ آئے وصل کی شب بھی تو کیسے شرمسار آئے

کمد رمین نہین دشمن سے بھی وہ صاف باطن ہون
نکالون دلکو پہلو سے اگر اسمین غبار آئے

جنونکا شور ہو صحرا کے دامن پر زری پر زری ہو
نئے بگڑونکی بھی بن آئی ابکی وہ بہار آئے

فراق یار مین اے یاس کیونکر سر نہ ٹکراؤن
محبت جس سے ہو بے اوسکی دیکھے کیا قرار آئے

ہاتھ پر جب وہ مرا رشک قمر جاتا ہے
رو کے خورشید اوسی وقت اوتر جاتا ہے

صف عشاق سے قاتل جو گذر جاتا ہے
کوئی ہو جاتا ہے بسمل کوئی مر جاتا ہے

اشک بہنے سے مرا درد جگر جاتا ہے
زخم دل مرہم کافور سے بھر جاتا ہے

آج بھی وہ جو نہ آئے تو گئی بات تری
دیکھ اے دل تری نالو نکا اثر جاتا ہے

داغ پڑتے ہین کبھی دلمین کبھی ملتے ہین
کبھی آتا ہے کبھی ہاتھ سے زر جاتا ہے

دیکھ سکتا ہے اوسے کون جو بے پردہ ہوا
دہیان تیرا کدھر اے دیدۂ تر جاتا ہے

مل لے پروانے سے کچھ رات ابھی باقی ہے
وقت اتنا ہی پھر اے شمع سحر جاتا ہے

الفت کیسو محبوب سے تہی نیست مری
سر سے سودا نہین جاتا ہی یہ سر جاتا ہے

اور کسطرح مرا حال ہو معلوم اونہین
میرا نالہ مری لے لے کے خبر جاتا ہے

نالہ کی ہی جگر و دلمین ہمارے کسنے
کون ہی یہ کہ ادہر سے جواد و ہر جاتا ہے

ذبح کرتا ہی ہمین اولٹی چھری سی ظالم
پھیر کر یار جو ہر بار نظر جاتا ہے

اسقدر رنج و الم گذرے ہین میری دلپر
عشق کا نام بھی آتا ہے تو ڈر جاتا ہے

اپنی حالت پہ مجھے رہنے دو اے چارہ گرو
خیر ہے کہ کہین یہ دردِ جگر جاتا ہے

نیمجان کیون نہون عاشق کہ ہی کمسن قاتل
نیمچہ اوسکے ابھی تابہ کمر جاتا ہے

اوسکے کوچہ مین ملی خاک مین ارمان میرے
دلکو دیکھو کہ یہ بیخوف و خطر جاتا ہے

وصل مین مین جو لپٹتا ہون جھجکتا ہی وہ شوخ
یار کا سن جو ابھی کم ہی تو ڈر جاتا ہے

ہجر مین مجکو یہ سودا ہی کہ چیخ اوٹھتا ہون
اسطرف آکہ ہرائے رشکِ قمر جاتا ہے

سرخی آجاتی ہے اوس شوخ کے رخسار و لب پر
مے جو پیتا ہی تو رنگ اور نکھر جاتا ہے

اوسکی غصے کی ادا نے نہین بخشی کی جان
جب پگڑتا ہی تو یار اور سنور جاتا ہے

میری میت سی وہ کہتے ہین کہ کچھ بات تو کر
کوئی خاموش بھی ہنگامِ سفر جاتا ہے

کھیلتا ہی جو کوئی بازی دلِ عشق مین تاس
ہمنے اکثر یہی دیکھا ہے کہ ہر جاتا ہے

نالۂ گرم اگر تابہ فلک جاتا ہے
صاف تار و ہمین شرارا سا چمک جاتا ہے

حسن محبوب کا شعلہ جو لپک جاتا ہے
زرد ہو جاتا ہی خورشید جھجک جاتا ہے

کبھی عاشق پہ ہے موجہ کبھی نیچہ ہی
نشۂ حسن سی خود یار بہک جاتا ہے

مانگ لیتا ہی وہ ہین عاشق ناشاد سی دل
یار گیسو جو تری رخپہ لٹک جاتا ہے

حال دل اوس سی جو کہتا ہون تو کہتا ہی وہ شوخ
تیری باتون سے کلیجا مرا پک جاتا ہے

شرمگین ہوتے ہین گل لالہ پہ پڑ جاتی ہی اوس
میری داغون کا چمن جبکہ لہک جاتا ہے

کسقدر شوخ طبیعت ہی وہ بت نام خدا
جب لطیفہ کوئی کہتا ہون ٹھرک جاتا ہے

یار غیرون سے جو کرتا ہی اشارے سرِ بزم
سچ کہون مجکو تو کچھ اور ہی شک جاتا ہے

بیخبر رحمتِ غفار سے ہے کیا واعظ
حال دوزخکا یہ رندون سے جو بک جاتا ہی

چال اوس سرو خرامان کی قیامت کی ہی
ساتھ چلتا ہی اگر کبک تو تھک جاتا ہے

غیر کا ذکر بھی آتا ہی جو صحبت مین تری
ایک کانٹا سا مرے دلمین کھٹک جاتا ہے

کبھی کوٹھے پہ جو کہلاتا ہے جوڑا اوسکا
لکھنؤ مشک کی خوشبو سی مہک جاتا ہے

کن دمنگون یہ ہی اوس غیرت گل کا جوبن
دیکھکر بلبل دل جسکو بھڑک جاتا ہے

کون یہ قبر مین بہی روندرہا ہے مجکو
یار جاتا ہی لحد پر کہ فلک جاتا ہے

ساتھہ کیا دیگا جو انوکا جنونمین یہ بھلا
فلک پیر تو دو گام مین تہک جاتا ہے

فیض اوستاد سی ایسا ہون خوش الحان ای یاس
سنکے نغمے مرے ہر ایک پہڑک جاتا ہے

طفل اشک انکہہ سے گرکر جو مچل جاتا ہے
میرے دامن کی ہوا کہاکے بہل جاتا ہی

یار اقرار سے ہر روز نکل جاتا ہے
رنگ عاشق کی طرح صاف بدل جاتا ہی

آتش عشق جو بہڑکی ہی تو دل مثل سپند
تہم کے ہر مرتبہ سینے سی اوچہل جاتا ہے

فرقت یار مین ہی ضبط فغان نا ممکن
آہ کی ساتھہ ہی نالہ بہی نکل جاتا ہے

یون تو دلکو نہین ہوتی کسیصورت تسکین
ذکر جب آپکا کرتا ہون بہل جاتا ہے

قہر کرتی ہے تری نازکی رفتار صنم
میرے سینے مین کوئی دلکو مسل جاتا ہے

کمسنی مین ہن ز خود رفتہ جو وہ کیا ڈر ہی
ہوش آتا ہی تو انسان سنبہل جاتا ہے

اوسکے پہلو سی نہ اوٹہونگا کبہے لاکھہ وہ ہاتہ
قطب بہی اپنی جگہ سے کہین ٹل جاتا ہی

مجسے یون دم مین بگڑ جاتا ہی وہ طفل حسین
جسطرح رنگ زمانے کا بدل جاتا ہے

پہنسگیا تو تری زلف گرہ گیر مین دل
دیکہیے کب مری تقدیر کا بل جاتا ہے

سر دگر جاتے ہین ہوتا ہی خرامان جو وہ گل
دل حنا کا بہی کوئی ہاتہہ سی مل جاتا ہے

کیا گذرتی ہی مرے دل پہ خدا خیر کرے
کوچہ یار مین یہ پہلے پہل جاتا ہے

فرقت یار مین ہی نزع کی حالت میری
کبہی سکتا ہے تو منکا کبہی ڈہل جاتا ہے

روز وعدہ کا جو ٹلجاتا ہی اے غیرت ماہ
دہوپ کی طرح ترا زر بہی ڈہل جاتا ہی

وقت رخصت جو انہین غور سی دیکہا مینے
بولے پہچان لو انسان بدل جاتا ہے

میری نالونمین وہ تاثیر ہے دل تو کیسا
سنگ بہی موم کے مانند پگہل جاتا ہے

بیقراری سی کہتی ہین اسے امید بای
دل تڑپتا ہی تو پہلو سے نکل جاتا ہے

ہجر جانان کی بلاؤنکا جو رہتا ہی خیال
جب دہڑکتا ہی جگر دل بہی دہل جاتا ہے

سحت پڑجاتی ہی ہو جاتی ہین فتنے برپا
ذکر اگر یار کی رفتار کا چل جاتا ہے

لاکہہ سلجہاتا ہی الجہن نہین جاتی دل کی
زلف کا پیچ تو دم بہر مین نکل جاتا ہے

کشمکش رنج والم کی ہے تو پھر جسم کہان ۔۔۔ کہنہ ہو جاتا ہی جامہ تو نکل جاتا ہے
رنگ کھجاتا ہی حاسد کا سر بزم اے یاس
وار جب تیغ زبان کا مری چل جاتا ہے

راست ہین بلکہین تری مثل سنان کسکے لیئے ۔۔۔ لیس ہین یہ تیرہی ابرو کمان کسکے لیئے
یہ زمین گیہری ہے مثل آسمان کسکے لیئے ۔۔۔ منعوا تنے بناتے ہو مکان کسکے لیئے
خاکساری اپنا شیوہ ہی غرض تخوت سے کیا ۔۔۔ اسقدر سر کہینچتا ہی آسمان کسکے لیئے
کونسا گل انکی نظر ونسی نہان ہی باغ مین ۔۔۔ بلبلین کرتی ہین گلشن مین فغان کسکے لیئے
جمع ہوتی ہین جو میری پاس درد و رنج و غم ۔۔۔ بھیجتا ہی یہ بلائین آسمان کسکے لیئے
زیور گل کونسا گل پیرہن پہنے گا آج ۔۔۔ چن رہا ہی پھول تو اہی باغبان کسکے لیئے
میری مرنیکا یہ ماتم ہے بپا تم پونچھ لو ۔۔۔ رو رہی ہین آج یہ پیر و جوان کسکے لیئے
بند ہین سب کوئی ملتا ہی نہین جو ہر شناس ۔۔۔ میانسے باہر کرون تیغ زبان کسکے لیئے
وصل کی شب میری گہراتی ہی کب جو صبح ہو ۔۔۔ روز دیتی ہین مؤذن پہر ذان کسکے لیئے
اک اشاری مین سمجہ جاتے ہین جو کچہ حال ہو ۔۔۔ عاشق اونکا پھر کری شرح بیان کسکے لیئے
غیر پر الطاف مجہسے بے رخی واہ اے صنم ۔۔۔ مہربان کسکے لیے نا مہربان کسکے لیئے
کونسا دیوانہ جکڑا جائے گا زنجیر مین ۔۔۔ بن رہی ہی کاکل عنبر فشان کسکے لیئے
کونسا میخوار آیا ہے نظر اہم بھی سنین ۔۔۔ جام لب بھرتا ہو تو پیر مغان کسکے لیئے
فاتحہ پڑہنے کو بھی آتا نہین کوئی عزیز ۔۔۔ پھر بنا دیتی ہین تربت پر نشان کسکے لیئے
کونسا مہرو جہلک دکہلا کے اسکو چھپ گیا ۔۔۔ ٹکڑی ٹکڑی دل ہوا مثل کتان کسکے لیئے
ہی سگ جانان کا دانت انپر ہمارے خوشگوار ۔۔۔ فکر ہو کہو مین انپے استخوان کسکے لیئے
ہر مہینے کیون دکہاتا ہو مجہے روئی ہلال ۔۔۔ تیز کرتا ہے یہ خنجر آسمان کسکے لیئے
چہٹ گیا کیا قافلے سے کوئی ہمسا ناتوان ۔۔۔ رہگئی پیچہے یہ گرد کاروان کسکے لیئے
بیوفا ہین سب حسین اے یاس پھر بہتاؤ گے
دل لیے جاتے ہو تم اپنا کہان کسکے لیئے

دل دیا تہا آپکو جی سے گذرنے کے لیئے ۔۔۔ ہمنے یہ سامان کیا تہا اپنے مرنیکے لیئے
وہان اگر آیا ہی قاتل قتل کرنے کے لیئے ۔۔۔ یہان کمر باندہی ہین ہم سر سے گذرنیکے لیئے

آئی ہین دنیا مین ہم جی سے گذرنیکے لیئے
زندگی اپنی ہی معشوقو نپہ مرنے کے لیئے

دیکھکر سبزہ مری تربت کا کہتا ہی وہ گل
ہمنے بھی یہ دو ہرن چھوڑی ہین چرنیکے لیئے

جائیو قربان اس اداو مستد پر آپکی
دل لیا تہا آپ نے ہمسے مکرنیکے لیئے

ای پریرو عاشق و معشوق مین یہ فرق ہی
ہم نہی ہین صبر کو تم ظلم کرنے کے لیئے

یہ بہی تہی اک بات چوسر مین جو دلکو بدی
ہم یہ بازی آپ سی کہیلے تہے ہرنیکے لیئے

ہی اگر ہمت تو دنیا کی اطاعت کیون کرین
کیا نبی ہین مرد اس عورت سیے ڈرنیکے لیئے

قبر مین جاکر رہینگے جب عدم کو جائینگے
ہمنے تجویز ہی یہ منزل اوترنیکے لیئے

اونکے دلمین کسطرح خالی رہی میری جگہ
لوگ تو ہر وقت ہین موجود بہرنیکے لیئے

بیقراری ہجر مین ہمکو پسند آتی نہین
کیا تڑپتا ہی جگر دلسے اوترنیکے لیئے

تیغ قاتل پر غضب جوبن نظر آتا ہی آج
یہ پری خو نمین نہائی تہی نکہرنے کے لیئے

اونکے سینے پر نمو پستان کی اب ہوئے کو ہی
یہان بہی ہین دو آہلے دلمین اوبہرنیکے لیئے

کیا گلونسی اوڑہلینگی بلبلین گلزار مین
قینچیان شاخین بنینگی پر کترنے کے لیئے

بات تہی جو کچہ وہ بوسہ مانگنے سے مٹگئی
منہ چڑہی ہی تہے یار کی دلسی اوترنے کے لیئے

یاس لایا تہا ہمین شوق شہادت کہینچکر
کوچہ قاتل مین ہم آئے تہے مرنیکے لیئے

داغ سودا میری تن مین گل ہی گلمین خاک ہی
عشق دلبر کے چمنمین گل ہی گلمین خاک ہی

ہی دل داغی مین مرنے پر بہی عبیر و نسے غبار
تیری عاشق کی کفن مین گل ہی گلمین خاک ہی

غیر نے چہلے کا گل کہایا مکدر ہم ہوئے
یار تیری انجمن مین گل ہی گلمین خاک ہی

مٹی دی ہی یار نے دست حنائی سے مجہے
دیکہنا شاخ سمن مین گل ہی گلمین خاک ہی

پہل ملا عاشق کو کیا خبر داغ جگر گرد ملال
یار کی سیب ذقن مین گل ہی گلمین خاک ہی

رونی رنگین سے کسی کی کیا اوسی نسبت بہلا
دیکہ گلچین جس چمنمین گل ہی گلمین خاک ہی

غیر سے گلبازیان ہوتی ہین گر پڑتا ہی پہول
دست یار گلبدن مین گل ہی گلمین خاک ہی

ہے تن داغی مجنون لالہ صحرا نے نجد
وحشیون کی پیرہن مین گل ہی گلمین خاک ہی

یاس پروانون کی جل بجہنی کی ہے یہ وجہ خاص
شمع کے گل سی لگن مین گل ہی گل مین خاک ہی

ہم اشک سرخ تو رو کر دکھا نہین سکتے
پر اونسے درد ہی رخ کو چھپا نہین سکتے

گری پڑی سہی لیکن انہین کی عاشق ہین
وہ اپنی آنکھ سے ہمکو گرا نہین سکتے

بتون کے در پہ مجھے کھینچکر تو لے آئے
یہان سے حضرتِ دل اب اوٹھا نہین سکتے

زمین کیا ہمین پیسے گی بو ترابی ہین
کہ آسمان تو ہمکو دبا نہین سکتے

جنون مین بھی ہمین رہتا ہی پاس رسوائی
ہمیز لف ہین پر غل مچا نہین سکتے

رقیب بیٹھے ہین آنکھون نہین ڈالی ہوے
اشارہ سے بھی وہ ہمکو بلا نہین سکتے

یہ سوز دلسے مرے استخوان دہکتے ہین
سگانِ کوچۂ دلدار کھا نہین سکتے

ہوا سی ٹوٹ نجائی حباب کی صورت
کسیکو آبلۂ دل دکھا نہین سکتے

نہ سننے دیگی بدی اونکو میری دلکی لاگ
رقیب میری طرف سے لگا نہین سکتے

وہ بد مزاج نہون خواب سے کہین اوٹھکر
ہم اس خیال سے اونکو جگا نہین سکتے

اثر ہی جسمین ہلاتی ہے عرش کو وہ آہ
کسی کا دل مرے نالے ہلا نہین سکتے

خیال ہی جو ہمین اونکی بد مزاجی کا
وہ ہمسے روٹھ گئے ہین منا نہین سکتے

نہ پوچھو کون سی خوش آگئی تمہاری ادا
ہماری دلمین ہی جو کچھ بتا نہین سکتے

یہ پاؤن ضعف نے پھیلائے اونکی فرقتمین
کہ اپنی جان سے بھی ہمتو جا نہین سکتے

تدرو کبک نے چال اونکی گو اوڑائی ہے
خرام ناز کا انداز پا نہین سکتے

بدن پہ سکۂ داغ جنون ہزارون ہین
خدا نے دی ہی یہ دولت گنا نہین سکتے

مقام خاص ہی یہ جلوہ گاہ ہے اونکی
خیال غیر کا ہم دلمین لا نہین سکتے

ہوا ہی جلوۂ محبوب سے یہ آئینہ
ہم اپنی حیرت دل کو دکھا نہین سکتے

عروج عشق مین کسطرح ترکِ عشق کرین
دل اب جو بیٹھ گیا ہی اوٹھا نہین سکتے

مٹا رہی ہین مری حسرتون کو حضرتِ دل
بتون کا نقش محبت مٹا نہین سکتے

چمک وہ ہی رخِ پر نور یار مین اے یاس
کہ جسکی شمس و قمر تاب لا نہین سکتے

وہ چھیڑ کر ہمین کیا خود رلا نہین سکتے
دلِ پر آبلہ شاید دکھا نہین سکتے

تن ضعیف مین طاقت ہی پہلوانون کی
یہ کون کہتا ہے ہم ناز اوٹھا نہین سکتے

کیا تہا خون مرے دلکو اس ندامت سے
وہ میری لاش پہ آنسو بہا نہین سکتے

اوٹھا ہی رزق جہان سے فراق مین ایسا
کہ اونکی یاد مین ہم غم بھی کھا نہین سکتے

یہ طائران چمن کیسے عاشق گل ہین
کہ میری طرز فغان تک اوڑ انہین سکتے

رقیب اونسے نہ کہدے کہ یہ خوشامد ہی
ہم اس سے اپنی محبت جتا نہین سکتے

چھپائیگا دل صد چاک عشق ابرو کیا
کہ زخم تیغ کا پانی چرا نہین سکتے

یہ خوف ہی کہ نہ کہجائے شوق دید مین نگہ
وہ میرا قبر مین شانہ ہلا نہین سکتے

یہ ہی گمان کہ ہون ہستی و عدم یکجا
دہن سے اونکے دہن ہم ملا نہین سکتے

سبب تسلی دل کا ہے جذب ہی اسکا
وہ ہاتھ دلسے ہمارے اوٹھا نہین سکتے

وہ دوستون سے مری حال پوچھتے ہین مرا
عدو کو لیکے بھی کیا آپ آ نہین سکتے

یہان تہ داغ وہان تک بنا کے مٹیگے ہونگے
ہم اپنے دل کا پتا کچھ بتا نہین سکتے

پڑے ہین ضعف سے بستر پہ ڈہونڈہی قاصد کون
ہمارے نام کی نامے بھی جا نہین سکتے

دل اپنا جنکے لیے عمر بھر جلایا تہا
وہ شمع قبر پہ میری جلا نہین سکتے

عیان ہی وصل مین بھی کوتہی مقدر کی
کہ دست شوق بھی اپنا بڑہا نہین سکتے

کسی کے سوز محبت نے خشک کردی اشک
لگی ہی آگ جگر مین بجھا نہین سکتے

غش آتا ہے اونہین جب بیکتے ہین آئینہ
خود اپنی دید کی وہ تاب لا نہین سکتے

وہ اشک ضعف سے ہون خشک آنکہ ہی مین ہون
وہ محبوا اپنی نظر سے گرا نہین سکتے

تبان کو ڈہونڈہ کے کیسے سے کیا نکالینگے
کہ اپنے دلمین ہی جو اوسکو پا نہین سکتے

ہی وقت نزع ہمین دیکھہ جاؤ تم آکر
وہان چلے ہین جہان سے اب آ نہین سکتے

فلک نے یاس ہمین اسطرح مٹایا ہے
کہ لوگ ڈہونڈہتے ہین اور پا نہین سکتے

پری پیدا ہمارے دل سے ہوگی
عیان لیلی اسی محمل سے ہوگی

کریگا قتل مجکو پھیر کر منہہ
یقین ہے بے رخی قاتل سے ہوگی

مین بیتابی مین لونگا اونکا بوسہ
خطا مجھسے نہوگی دل سے ہوگی

ہے میرا روح کا اک عمر کا ساتھہ
جدا تن سے مرے مشکل سے ہوگی

جوان وہ ہوگئے نام خدا اب
مثال ایکے مہ کامل سے ہوگی

دکہائیگی شب فرقت ہمین آنکہ
سیہ بختی عیان اک تل سے ہوگی

کسی سرہ جبین پر ہو نہ مائل ۔ صدا پیدا چہ بابل سے ہوگی
پھنسا کر زلف مین مجھکو وہ بولے ۔ رہائی اب تری مشکل سے ہوگی
یہی جو سخت جانی ہے ہماری ۔ تو پھر شرمندگی قاتل سے ہوگی
کرونگا بند دلمین جلوۂ یار ۔ مسخر یہ پری عامل سے ہوگی
لپٹ جائے گا دامن سے ترے کر ۔ خطا اتنی ترے بسمل سے ہوگی
وہ ظاہر مین تو مجھسے ملگئے ہین ۔ صفائی دیکھیے کب دل سے ہوگی
قدم رکھا رہ الفت مین ابتو ۔ کمی مجھسے نہ میرے دل سے ہوگی
ہم اونکا وصل چاہینگے تو یہ ہجر ۔ اسے ضد ہمسے ہمکو دل سے ہوگی
لحد تک اور سب احباب ہین ساتھ ۔ جدائی بس اسی منزل سے ہوگی
وہی ہے جسکو اچھا جانتے تھے ۔ بُرائی یار کی کس دل سے ہوگی
دعائے وصل ہو یا ہجر کی آہ ۔ اثر کر جائیگی جو دل سے ہوگی

نہین کچھ سہل جانا یار تک یاس
رسائی آپ کی مشکل سے ہوگی

خانۂ دل کی بنا ہے محض غم کے واسطے ۔ ہے الم میرے لیے اور مین الم کے واسطے
صبر خالق نے بنایا میری دم کے واسطے ۔ یار کو پیدا کیا ظلم و ستم کے واسطے
ابرو و گیسو و مژگان قتل پر تیار ہین ۔ آفتین ہین سو طرح کی میری دم کے واسطے
قامت موزون جانانی بنا لکھتا ہون مین ۔ شاخ طوبی چاہیے میری قلم کے واسطے
کھینچ چکی شمشیر ابرو بہر قتل عاشقان ۔ لیس ہین تیر غمزہ ظلم و ستم کے واسطے
دیکھنا ہے سیر دنیا کی ہمین پیکر شراب ۔ ساقیا اک جام دے ہمکو بھی جم کے واسطے
خیر کرتا ہے جواے منعم تو دل لکو کھولدے ۔ چاہیئے وسعت زراہ کرم کے واسطے
کھینچکر تلوار قاتل اک لگا ہمپر بھی ہاتھ ۔ لے تجھی دیتی ہین شمشیر دو دم کے واسطے
ہے ارادہ کوچۂ جانان مین چلکر بیٹھئے ۔ لوٹتا ہے دل بہت باغ ارم کے واسطے
بہر زینت روغن مشک و عبیر و عود ہو ۔ شانہ و گلشن چاہیے زلف صنم کے واسطے
میرے گھر تک یار کا آنا بھلا ہو کسطرح ۔ منع کرتی ہے نزاکت دو قدم کے واسطے
الفت ابرو نچھوڑینگے سپاہی جو کہ ہین ۔ سر کا کیا دھڑکا بھلا ثابت قدم کے واسطے

چشم دریا بار رونے کو عطا کی ہی مجھے
دل مراحق نے بنایا تیری غم کے واسطے

جوہر شمشیر ابرو لکھ رہا ہون آجکل
ہان روانی چاہیے میرے قلم کے واسطے

ہر سیکو ناز و غمزہ و راس کیا آئے بھلا
قطع ہی یہ جامہ زیبا صنم کے واسطے

ہونگے بند و نسی گنہ بخشش خدا کی ہی یقین
ہم خطا کے واسطے ہین وہ کرم کے واسطے

چشم فتان کی ثنا لکھی ہے کیسی صاف صاف
معجزہ ہی خامہ جادو رقم کے واسطے

میرے سر پر ہاتھ رکھتا ہی جو تو ہر بات مین
ای صنم قرآن نہین جھوٹی قسم کے واسطے

داغ عشق یار اوٹھاتا ہون مین مرنے کے لیے
روشنی کچھ چاہیے راہ عدم کے واسطے

قبر تک پہونچا نہ آئے لاش مجھ دلگیر کی
دوستون نے ہاتھ کھینچا دو قدم کے واسطے

یاس ویسے عاشقانہ شعر ہم کہونگر نہین
یہ زمین خاص مختص ہے الم کے واسطے

دلمین بھر کا سوز عشق اک جان جان کیواسطے
پڑ گئی دوزخ مین ہم حور جنان کے واسطے

دل بہت تڑپا مرا جانے کو سوئے کوئے یار
رہگئی بلبل پھڑک کر بوستان کے واسطے

مین عروج عشق مین تڑپون خبر اونکو نہو
نارسائی اسقدر رنجت جوان کے واسطے

آہ کرتا ہون تپ فرقت مین اوٹھتی بیٹھتے
چاہیے ایسا عصا مجھ ناتوان کو واسطے

قتل گہ مین دیکھیے ثابت قدم رہتا ہی کون
آج آتا ہی وہ قاتل امتحان کے واسطے

لاکھ ڈھونڈھا پر نہ پایا ساتھیونکا کچھ نشان
رہ گئے ہم خاک اوڑا کر کاروان کے واسطے

کس سی وعدہ ہی صنم جاؤگے بنکر کسکے گھر
ہو رہی ہی آج تیاری کہان کے واسطے

ہی سگ جانان بھی مائل اور ہمابھی خونگار
پڑ گیا جھگڑا ہمارے استخوان کے واسطے

ساقیا بھر دی ہمارا جام اپنے خم کی خیر
مان تو دیتے ہین ہم پیر مغان کے واسطے

دیکھلو صورت ہماری پوچھتے ہو حال کیا
کب بیان درکار ہی صاحب عیان کے واسطے

یار کی تصویر تربت مین لگا دینا ضرور
چاہیے زینت ہمارے اس مکان کے واسطے

اپنے جلسے مین کوئی معشوق ہونا ہی ضرور
ایک یوسف چاہیے اس کاروان کے واسطے

چھپ کے کیسے کیا صیاد نے جب سے اسیر
کہلگئی منقار بلبل کی فغان کے واسطے

ہجر مین آہ رسا پہونچی مری مثل کمند
نردبان درکار تھی اک آسمان کے واسطے

جو سخن رس ہی وہی سمجھیگا اسکو خوب یاس

یہ غزل لکھی ہے مینے قدردان کے واسطے

جو کچھ اکلی بار گذرنی کہین کیا جو یار گذر گئی
غرض ای نگار گذر گئی شب انتظار گذر گئی

نہوئی فراق کے کچھ گلے نہ حجاب سے وہ گلے ملے
رہی دل کی دل ہی مین حسرت شب وصل یار گذر گئی

ہوئی شمع بزم مین کیا جل وہ گل آ کے بیٹھا جو صل
یہ پکار سینے مین داغ دل کہ مری بہار گذر گئی

ہوا زاہد اپنا رقیب اب یہ اذان کی دینی کا ہے سبب
یہی غل ہے صبح کو سنیے جب شب وصل یار گذر گئی

بڑی سختیان تھین فراق کی پر اچھی خوب سنی مری
یہی ناکہ جان نکلگئی وہ بس ایکبار گذر گئی

جو کسیکی محبو نظر پھری تو گیا نگاہ کا نور بھی
جو بصارت آنکہ مین تھی مری شب انتظار گذر گئی

کبھی حال قیس پہ تھا عجب کبھی کوہکن پہ ہوا تعجب
مری روح نجد سی ہو کے جب سوئے کوہسار گذر گئی

نہین اوسمین نام کو بھی وفا میٹین پ ترکی گذر گیا
یہ نہ پوچھا مجسے کہ تجھپہ کیا اے جانہار گذر گئی

تری اسطرف جو نظر اوٹھی مجھے اپنی جان ہی کی پڑی
یہ اوٹھی تھی برچھی نگاہ کی کہ جگر کے پار گذر گئی

وہ جو میرے پاس سے اوٹھگیا مری ہوش ہی مین رہی بجا
یہ بتا دی مجسے کہ تجھپہ کیا دل بیقرار گذر گئی

تری یاد کا جو ہوا گذر نہ اسے کسی کی رہی خبر
وہ بیان کیا کری یاس پر جو کچھ بکے بار گذر گئی

کس ناز کا پلا یہ دل غم نصیب ہے
پر اب نیاز مند ادای حبیب ہے

راحت کچھ اسکے ہاتھ سے دلکو نصیب ہے
درد جگر فراق مین اپنا طبیب ہے

افسوس دلمین حسرت دیدار رہگئی
ہے یار دور وقت ہمارا قریب ہے

چھاتی پہ چڑھ کے یار نے کاٹا جو سر مرا
بولی اجل کہ واہ ترا کیا نصیب ہے

دل عاشقونکے نام سے جسکے لرز گئے
دیو شب فراق غضب کا مہیب ہے

دیکھا جو غور سے تو جگہ اوسکی دلمین تہی
سمجھے تھے جسکو دور وہ اتنا قریب ہے

دل لیکے میرا ناز سے کہنے لگا وہ شوخ
کیا دیگا تو کسیکو تجھے کیا نصیب ہے

جاری ہین متصل شب فرقت جو اشک غم
اس قافلے مین نالہ عاشق نقیب ہے

سن لو اگر تو گاہ نہو گاہ رو تو تم
قصہ ہمارے دلکا عجیب و غریب ہے

آنکھون مین اشک ہاتھ جگر پر لبون پر آہ
دیوانگان عشق کی ہیئت عجیب ہے

دلکو ہمارے عشق حقیقی کا ہے مزا
جسکا نہین جواب وہ اپنا حبیب ہے

رکھتا ہون کسی دوست کہ پہلو مین دی جگہ
درد فراق یار ہی اپنا حبیب ہے

عاشق ملا جو خاک مین دلبر کے ہاتھ سے
آئی صدا فلک سے بڑا خوش نصیب ہے
ہر وقت دوڑ دوڑ کے جاتا ہی اوسکی پاس
میرا خیال ہجر مین میرا رقیب ہے

معشوق جو ملا اسے وہ لاجواب تھا
فضل خدا سے یاس بڑا خوش نصیب ہے

قابو مین رکھے دل جسے پروردگار دے
کوئی دیار عشق مین آتا پکار دے
حکم اپنے ساتھ سونے کا مجکو نگار دے
تقدیر حسرتون کو نکلنے کی بار دے
چوسر کسی حسین سے اگر کھیلتا ہو نمین
کہتا ہی دل یہ شوق مین مجکو بھی ہار دے
پیسا ہی عمر بھر مجھے گردون نے اہ زمین
اک مشت استخوان ہون نہ مجکو فشار دے
تاثیر عشق زلف گرہگیر ہو اگر
دل میرا بوے نافۂ مشک تتار دے
کرتا ہی تو اشارے مژہ کے جو غیر سے
اے گل نہ اسطرح دل عاشق کو خار دے
ایسا کچھ آجکل ہے فلک مجھسے برخلاف
چاہون جو اک خوشی تو یہ صد مے ہزار دے
سینہ بسینہ غیر سے وہ ہین تو سوز غم
دو آبلے ہمارے بھی دلمین ابھار دے
رکھین وہ سامنے اسے گلدستہ جانکر
دل داغدار ہوکے کچھ ایسی بہار دے
عشق مژہ مین جانسے عاجز ہوا ہون مین
اے تیر یار آج تو جی سے گذار دے
گر وصل یار کا مری تقدیر مین نہین
تو صبر مجکو اے مری پروردگار دے
چلتا ہے تیغ سامنے طاؤس باغ مین
تو بھی کچھ اپنے سینے کو اے گل ابھار دے
کیون مضطرب ہی ہجر مین تو جا اوسکے پاس
آرام مجکو اے دل بے اختیار دے
جاگے گا انجیا شب تاریک ہجر کون
آنکھین بھی دے سفید اگر انتظار دے
سونگھو تو میرے سینے پہ منہ رکھکے یار تم
بوے وفا یقین ہی دل داغدار دے
مجھے یہ حسرتون کا تقاضا ہے بار بار
رستا ہین نکلنے کا اے دلفگار دے
مرجاؤن اس امید پہ تجھسے بگاڑ کر
مٹی مجھے اگر ترے دلکا غبار دے

اے یاس عرش پر ترا نالہ چڑھا تو کیا
ہی قہر کی جگہ جو وہ دلسے اوتار دے

گھر ہی ابر جو مکمن شراب ہو جائے
ہمارا دل قدح آفتاب ہو جائے
وہ مہر بام پہ جو محو خواب ہو جائے
تو چاندنی رخ مہ پر نقاب ہو جائے

فراق مین ہون اگر اشکبار دیدۂ تر
یہ جوش آب ہو گر دون حباب ہو جائے

لیا ہو دل تو ملے ہمکو بوسۂ رخ بھی
یہ ہمسے تمسے حساب و کتاب ہو جائے

مسافرانِ عدم چلکے قبر مین پہنچے
روارووی مین ابھی پا تراب ہو جائے

اوٹھائی ہین جو تمہاری فراق مین صدمے
جو مختصر بھی لکھون تو کتاب ہو جائے

کبھی تو قبر پہ عاشق کی فاتحہ پڑھیے
کبھی تو آپ سے کارِ ثواب ہو جائے

پلک جھپکتی ہی دنیا ہو درہم و برہم
پھرے جو آنکہ تری انقلاب ہو جائے

وہ بدنصیب ہون جاؤن اگر مین دریا پر
یقین ہی آب مثالِ سراب ہو جائے

سوالِ وصل پہ عاشق کے یا تو ہو اقرار
نہین تو ای شہِ خوبان جواب ہو جائے

فراقِ ساقیِ مہوش کی اشتعالک سے
یقین ہی دلِ سوزان کباب ہو جائے

یہ بات کچھ نہین ای جذبِ عشق مین تڑپون
اودہر بھی تو اثرِ اضطراب ہو جائے

بیان کرون عرق آلودہ ابرو نکا جو وصف
تو اور تیغِ زبان پر لعاب ہو جائے

خیالِ رخ مین اگر سوز دلسے ٹپکین اشک
تو پھر یہ آب یقین ہی گلاب ہو جائے

سوال اونکی طرف سے ہی لن ترانی کا
ادہر سے بھی ارنی کا جواب ہو جائے

نہین ہراس کہ رحمت وسیع ہے تیری
گناہِ یاس کا یارب حساب ہو جائے

جو یار کے رخِ روشن کی دید ہو جائے
یقین ہی دل عاشق کو عید ہو جائے

جو دلکو یادِ خدائے مجید ہو جائے
تبون کا عشق ابھی ناپدید ہو جائے

کلام اسمین نہین تیری ذات واحد ہے
بنالے تو جسے اپنا وحید ہو جائے

تڑپتے ایک مہینہ فراق مین گذرا
دکھا دو چاند سی صورت تو عید ہو جائے

ترے دہن کی جسے یار فکر لاحق ہو
کمر کیطرح ابھی ناپدید ہو جائے

ملے جو مستون کو ساقی شراب تھوڑی سی
بلند نعرۂ ہل من مزید ہو جائے

جو ساتھ سوئین وہ تلوار بیچ مین لیکر
ہمارے واسطے کوہِ حدید ہو جائے

پھرائے آنکہ جو اپنی وہ قاتلِ عالم
ہماری جان پہ ظلمِ شدید ہو جائے

خوشی سے بیچون جو قیمت مین یار بوسے دے
بس اسطرح مرے دلکی خرید ہو جائے

وہ مست ہین نہ کرینگے اطاعت اسکی ہم
ہمارا پیر مغان خود مرید ہو جائے

رہو رقیب کے گھر یار کیا قیامت ہی
کبھی تو ہمسے بھی وعدہ وعید ہو جائے

حقیقتاً جو اسیطرح تو قریب رہے
تو بڑھکے عرش سے جبل الورید ہو جائے

نگاہ لطف سے دیکھین وہ مجھین آ کر جان
یہی علاج یقین ہے مفید ہو جائے

تم اپنی تیغ ادا سے اسے جو قتل کرو
خدا گواہ ہی عاشق شہید ہو جائے

بہار آئے گریبان کنجے پھٹے دامن
مرے لباس کی قطع و برید ہو جائے

کہین کچھ اپنی جو ہم اور تم ہماری سنو
عجب فرمے کی یہ گفت و شنید ہو جائے

چلا ہی ساتھ ہی قاصد کے شوق ہی میرا
جواب یار جو لکھے رسید ہو جائے

دکھا کے زلف جو بکھرا دی یار چہرے پر
تو دل مقید قید شدید ہو جائے

اسی کا نام جہان مین ہی حسن نظم اے یاس
پرانی بات بھی گر ہو جدید ہو جائے

گئے یہ ضعف سے ہم عشقمین اک ماہ کامل کے
لبسان تار بستر رہگئی بستر مین ہم مل کے

جہان مین مشتری زہرہ جبینون کے نہو ہرگز
مچاتی ہین یہ غل ہر بار قیدی چاہ بابل کے

جلاتے ہین ستاتی ہین اسے آزار دیتی ہین
وہ ناحق بیخطا ہیوجہ دشمن ہین مری دلکے

تری فرقت مین مجھپر آجکل یہ ضعف طاری ہی
نخافت کی سبب کروٹ بھی لیسکتا نہین ہلکے

ہنسا جب ناز سے میرا سمن اندام گلشن مین
شگفتہ ہوگئے گل اور غنچے رہ گئے کھلکے

نہین معلوم انسانون مین باہم دشمنی کیون ہے
ہمرن ہمجنس آپسمین بسر کرتا ہے مل ملکے

کہین ایسا نہو تھوڑی سی گردن کٹکے رہجائے
الٰہی خیر کرنا کانپتے ہین ہاتھ قاتل کے

عجب کیا راہ مین گر کاروان گنجائی ان سب کا
عدم کے جانیوالے سوگئے نزدیک منزلکے

جو سودائی شہادت ہی تو چلنے مین تردد کیا
نشان تجکو ملینگے ہر جگہ پر کوچۂ قاتلکے

چمک آرائنہ کس منہ پر اسکے روبرو آیا
بھلا پہلے مقابل جام جم تو ہو مری دل کے

بڑھی جتنے تری گیسو جنون اوتنا بڑھا سکا
تری دیوانے کو ملتے گئے ورچ سلاسل کے

تہ شمشیر ہونگے ایک دن سب عاشق ابرو
ازل سے سر ہمارے بک چکے ہین ہاتھ قاتلکے

یہ پاس عشق ہی ابتک نہ دیکھے کوئی لیلی کو
غبار قیس پردہ دار ہی ہمراہ محمل کے

تڑپنا ہجر مین سودی مین پھرنا عشق مین مرنا
کسی سے ہوسکین کیا ہین بہت یہ کام مشکل کے

کسی کی جان بھی جائے تو قاتلکو تماشا ہے
ستم دیکھو کہ ہنستا ہی تڑپنے پر بھی بسمل کے

سوائے ذات خالق کون ہے بے نقص دنیا مین
مٹاؤ دیتے ہین سب حسن دیتے ہین ماہ کامل کے

نہ جام جم ہے صاف ایسا نہ مرآت سکندر ہے
صفائی آگئی حصہ مین کیا آئینہ دل کے

پہونچتی ہے در جانانہ کہینچا موت نے مجکو
مری کشتی ہوئی ہے غرق آکر پاس ساحل کے

تری زلف رسا بل کر رہی ہے پیچمین لاکر
ہماری گردن نازک پہ ہین جھٹکے سلاسل کے

ہوا ہے ابکی سودا عشق مین اک چشم میگون کے
ہمارے آبلونکے پوست ہین انگور کے چھلکے

ستم صیاد کا کہلا رہا ہے طرفہ کیفیت
نہ ہین باغمین ہر جا چمن خون عنادل کے

لحد تک کون تمکو یاس پہونچانے گا بولو تو
غضب کی ہے جگہ تم سو گئے نزدیک منزل کے

عدم کی راہ کو دم مین خستہ تن کاٹے
گلا جو تیغ سے وہ ترک تیغزن کاٹے

کبھی جو لون رخ رنگین یار کا بوسہ
تو شل مار مجھے زلف پر شکن کاٹے

تمہین جو شوق ہو افشان کے چننے کا ایسا
تو مہر اپنی بہت شوق سے کرن کاٹے

جو دیکھے لے رخ روشن تمہارا پروانہ
تو اپنے پر سے سر شمع انجمن کاٹے

غزل کا ذکر ہے کیا شعر کسکو کہتے ہین
بڑا ہو لفظ بھی تو صاحب سخن کاٹے

پھرے نہ دشت و بیابان مین صورت مجنون
وفا کی راہ مگر مشل کوہکن کاٹے

جو اوسکی زلف سیہ کا رہے خیال مجھے
تو سانپ بنکے شب ہجر تن بدن کاٹے

بھرین جو ابرو قاتل کا دم تو بنکر تیغ
گلا ہمارا گریبان پیرہن کاٹے

بچھائے دام جو صیاد بلبلونکے لیے
تو سانپ بنکے اوسے سنبل چمن کاٹے

پہونچنا باغ مین اے یاس بوئے گل کیطرح
نہ پاؤ نمین کوئی خار رہ چمن کاٹے

عجب صنعت کی صانع نے تری صورت بنائی ہے
بجا ہے جسقدر اے یار تجکو خود نمائی ہے

گریبان چاک صحرا کو چلے جاتے ہین دیوانے
جنونکا شور ہے گلشن مین پھر فصل گل آئی ہے

کسی را تو نسی دلکو دہان او نے لعنو نکار ستا ہے
کس آفت مین پھنسا ہون کیا بلا یہ سر پر آئی ہے

نہ تو دلی خبر تڑپا کیے ہم تیری فرقت مین
خدا شاہد ہے اے بت ختم تیرے بے وفائی ہے

دیا کاندھا جو اوس محبوب نے تابوت کو آکر
سبکدوشی سے تربت تک ہماری لاش آئی ہے

سمجھتا ہے نہین وہ بت حقیقت اوکی بالکل
غرور حسن ہے ایسی خودی دلمین سمائی ہے

کہو نمین کیا تلون ہی مزاج یار مین کیسا ٭ کبھی مہر و وفا ہی اور کبھی بے اعتنائی ہے
کبھی گجری جو پہولونکے پہنتا ہی وہ ہاتھون مین ٭ نشان پڑجاتی ہین اوس گلکی یہ نازک کلائی ہی
ملا دو میری ہونٹہ سی ذرا لب اپنے اے قاتل ٭ مسیحائی کا موقع ہی لبون پر جان آئی ہے

ستانے کے لیے وہ شوخ ہر دم مجھ کہتا ہے
بتاؤ آجکل اے یاس کس سی آشنائی ہے

وہ سرگرم ادا ہی جان دہر میری نکلتی ہی ٭ قضا تو آچکی ہی دیکہیے کسطرح ٹلتی ہی
شرر اوڑتی ہین آہ گرم جب منہ سی نکلتی ہی ٭ نہین معلوم سینہ مین مری کیا چیز جلتی ہے
خیال ابرو کا اوسکے خوابمین بھی مجکو ستاتا ہی ٭ کئی دن سی چہری سی آک جگر پر پھر چلتی ہی
وبال جان ہی عشق گیسوئے پریشان کا ٭ بلا یہ دیکہیے کسطرح میری سر سی ٹلتی ہے
تصور زلف کا ہو دہیان یا خال سیہ کا ہو ٭ بلا جب کوئی آتی ہی تو پھر مشکلسے ٹلتی ہے
بلا سی گر وطن چہوٹا ہوئی برباد سودی مین ٭ فضائی دشت سی لیکن طبیعت تو بہلتی ہی
خیال یار مین ہوتی ہی وحشت سیر گلشن سے ٭ ہم اسکو لاکھ بہلائین طبیعت کب بہلتی ہے
بنائی ہین خدا نے دلفریب اصنام کی شکلین ٭ عجب روغن ہی چہرہ پر نگہ جسپر پہسلتی ہے
محبت جسکو ہوتی ہی ہمیشہ بڑہتی جاتی ہے ٭ طبیعت آئی جب پہر کب سنبہالی اسکی سنبہلتی ہی
اگر چہو اسی عاشق تو پانی ہو کے بہ جائے ٭ تمہاری زلف کی ناگن قیامت زہر اگلتی ہے
لہو عاشق کا ملتا ہی جو قاتل پاؤنمین اپنے ٭ خنا بہی حال پر اوسکے کف افسوس ملتی ہے
نکلکر میان سی بہتا ہے جامہ خون عاشق کا ٭ تری تلوار او قاتل نئے کپڑے بدلتی ہے
اسی مارا اوسے بسمل کیا اللہ رے چالاکی ٭ عجب سچ ہے عجب ہی سچ تری تلوار چلتی ہی

جوانی جا چکی اے یاس آیا وقت پیری کا
زوال شمس ہے دن کر رہا ہی دہوپ ڈہلتی ہے

کھینچکر تیغ آیئے تو سہی ٭ دل مرا آزمایئے تو سہی
سنکے شاید وہ رحم فرمائین ٭ حال دلکا سنایئے تو سہی
مین بہی آہین کرونگا تڑپونگا ٭ آپ مجکو ستایئے تو سہی
جانتے ہین کہ شر کرینگے آپ ٭ خیر جو کچہ ہو آیئے تو سہی
ہے بتون کو غرور حسن بہت ٭ شان اپنی دکہایئے تو سہی

حال دل مجسے سن ہی لینگے آپ
پاس اپنے بٹھائیے تو سہی

سیر اس شیشے کی ہی قابل دید
میرے دلمین سمائیے تو سہی

مجکو زندہ نہ پائیے گا پھر
پاس سے میری جائیے تو سہی

مجکو سمجھائیے گا پھر ناصح
اوسکو سمجھا کے لائیے تو سہی

رنگ کیا کیا نہ لائینگے عاشق
آپ مہندی لگائیے تو سہی

ہچکیان لیجئے گا یاد رہے
مجکو دلسے بھلائیے تو سہی

سہل ہے یاس کیا بتون کا عشق
پہلے سختی اوٹھائیے تو سہی

ظاہر غم دل کا یہ اثر ہے
جب دیکھیے میری چشم تر ہے

دس آئے تو بیس کا سفر ہے
دنیا بھی ایک رہگذر ہے

ہر نام خدا شباب اونکا
نخل امید بار ور ہے

اوکتا ہے کیون تو عاشق زار
چندی مین مہم عشق سر ہے

تیرے دندان و لب کے آگے
کیا چیز ہے لعل کیا گہر ہے

سودا جو سر پہ زلف کا لے
کس شخص کو ایسا درد سر ہے

جل اوٹھے گا خود بخود مرا دل
پنہان اس سنگ مین شرر ہے

کسطرح اسے قرار آئے
یہ دل سیماب ہی شرر ہے

سب سوئے عدم ہین جانیوالے
جو ہے آمادۂ سفر ہے

ایسا تو آنکھ مین کہا ہے
جلوا تیرا مری نظر ہے

سب اپنی غرض کے آشنا ہین
کسکو مرے حال کی خبر ہے

خالی تجسے نہین کوئی جا
تو ایک ہی اور کدہر کدہر ہے

تو غیر کے گھر تہا شب کو مہمان
دلکو مرے شام سے خبر ہے

کیا دور جو برق کو جلادے
نالہ میرا یہ پر شرر ہے

رہتا ہون جو آجکل پریشان
عشق گیسو کا یہ اثر ہے

غنچہ ہے کہان کہان گل تر
تیرا وہ دہن ہے یہ کمر ہے

کیون قدر نہو تیرے سخن کی
اے یاس یہ بے بہا گہر ہے

اے بحرِ حسن پائین یہ آب موتیون کی
اللہ رے قدر تیرے بالون کی مچھلیون کی

یادِ صنم مین پیہم آنسو ٹپک رہے ہین
جیتا ہون نام اوسکا سمرن یہ موتیون کی

ابنائے دہر بیشک ہین قاتل برادر
یوسف سے کوئی پوچھے الفت کو بھائیون کی

حصہ سگ و ہما کا ان سب کے ہین برابر
تقسیم ہو رہی ہے شاہون کی ٹہیرون کی

افلاک کو ہے گردش کیا خاک نیند آئے
جب ہو بلند سر پر آواز چکیون کی

اجساب مین بپا کل ماتم اونہین کا ہوگا
دہوم آج ہو رہی ہے جن جنگی شادیون کی

پڑتی ہے چھوٹ روئے پر نور کی جو اونکے
اک برق کوندتی ہے ہیرے کی کنیون کی

لیلیٰ دا کی میرے رفتار ہے قیامت
مجنون بنا رہی ہے جھنکار پٹریون کی

پل بھر مین اوستمگر پھرتی ہے آنکہ تیری
کچھ صد بھی ہے مریجان بے اعتنائیون کی

فرہاد و قیس ہمسے بڑ بکر کبھی نہ ہونگے
ایسی بہت سنی ہین باتین کہانیون کی

تن ہے ضعیف میرا بوسیدہ استخوان ہین
دل پھڑپھڑا رہا ہے ہو خیر بلبلون کی

آنکھونکے آگے میری شرما گیا سمندر
شورش تو کوئی دیکھے ان دمدون ندیون کی

اک گل کی چشم مستی کا عشق کا اثر ہے
ہے جو پسند ہمکو صحبت شرابیون کی

اوڑ جائین ہوش بھولے دیوانہ پن سب اپنا
مجنون جو شان دیکھے ان تیرے دشتیون کی

مانند تاج سر پر رکھے ہوئے ہما ہے
زعمت تو کوئی دیکھے عاشق کی ٹوپیون کی

رندون نے آج انکا کیا حال کر دیا ہے
پگڑی اوچھل رہی ہے محفلین قاضیون کی

وہ دیکھتے ہین مجکو مین دیکھتا ہون اونکو
کیا سیر ہو رہی ہے آنکھون کی پتلیون کی

جاتے ہین عرش تک یہ افلاک کے سہارے
نالون کو بھی ہمارے حاجت ہے سیڑھیون کی

ہمراہ لاش کے سب احباب کیسے خوش ہین
دیکھے تو کوئی شادی میرے برادرون کی

جانے ہی کو ہین سوئے ملکِ عدم جہاں سے
ہم راہ دیکھتے ہین کچھ اپنے ساتھیون کی

دیکھے چمن مین ہمنے دستے جو نسترن کے
تشبیہ ہاتھ آئی نازک کلائیون کی

شرمندہ ہو گیا ہے پر الند بخشد سے گا
توبہ قبول ہوگی اے یاس عاصیون کی

بیکار دشمنی ہے قاتل نے ہمسے کیونکی
ناحق ہمارے دلمین برچھی نگہ کی ہونکی

باتین وصال کی تھین تقدیر نے نہ سیدھی
اب دن جو ہجر کے ہین خوبی ہے یہ دنونکی

مطلب کے آشنا ہین پہر آشنا نہین ہین
قائل ہون دوستی کا عیار دوستون کی

جنسے کہ انکو دیکہا بندہ تہا دلسے انکا
دیکہو خدا کی قدرت کیا شان ہوگئی

پھر کر نظر گلون کو دیکہا بھی تہا نہ مینے
کیون باغمین صبا نے انکو نمین خاک ہونکی

مخلصین اپنی مجکو غیرون سے بڑہکے سمجہے
گویا کہ اجنبی تہے تقریر میسے یونکی

فرمائش جناب اوستاد جو ہوئی تہی
اسی یاس قید کی تہی ان چند قافیونکی

چشم باران کہین نہ ہوجائے
اشک طوفان کہین نہ ہوجائے

غیر لیتا ہی اونسے وعدہ وصل
ہی یہ ڈر ہان کہین نہ ہوجائے

حشر لوٹے نہ جان عاشق پر
وہ خرامان کہین نہ ہوجائے

صحبت منکر و نکیر سے قبر
بزم یاران کہین نہ ہوجائے

چشم عاشق خیال دندان مین
ابر نیسان کہین نہ ہوجائے

کثرت داغہائے سودا سے
دل گلستان کہین نہ ہوجائے

بیچین اونکا ہی جب ستم تو شباب
آفت جان کہین نہ ہوجائے

وعدہ وصل اونسے ہی ایدل
اور سامان کہین نہ ہوجائے

در مقصد کی جستجو مین صدف
دست گردان کہین نہ ہوجائے

بڑہتے بڑہتے ہمارا داغ جگر
مہر تابان کہین نہ ہوجائے

دوست دل کو بہت سمجہتا ہون
دشمن جان کہین نہ ہوجائے

بال ہنکر نچوڑنا اونکا
برق و باران کہین نہ ہوجائے

اشک برسائے جا یہ اے چشم
خشک دامان کہین نہ ہوجائے

وصل کی شب یہ دلکو ڈہرکا ہی
صبح ہجران کہین نہ ہوجائے

عاشقون کو نگاہ قاتل کی
تیغ بران کہین نہ ہوجائے

بڑہتے بڑہتے فراق دلبر کا
کاہش جان کہین نہ ہوجائے

ذکر وزر دحنائے یار سے یاس
چوری دیوان کہین نہ ہوجائے

ہوا اسلام زندہ حیدر کرار کے دم سے
مسیحائی فزون ہی آپکی عیسیٰ مریم سے

ترا کوچہ بھلا اے حور چھوٹے کسطرح ہمسے
نکلنے کا کوئی خبث سے پونچھے رنج آدم سے

دھوان نکلے نہ کیون ہر آہ کے ہمراہ مرقیمتین
بھرے ہے سینۂ سوزان ہمارا آتش غم سے

محبت مین تری کیا کیا ستم ہمنے اوٹھائے ہین
ہوا جو کام عاشق سے تری ہوگا نہ ستم سے

چلن کچھ اور ہی انکا ہے اور انکا اور ہی کچھ ہے
بھلا اغنا کو کیا تشبیہ دون دینار و درہم سے

ہوا ہے وصل اوس گلکا ہمین فصل بہار مین
شگفتہ غنچۂ دل ہے ہوائے باغ عالم سے

نفس کی آمد و شد بھی دم شمشیر ہے اسکو
جسے الفت ہے اوقاتل تری ابروئے پرخم سے

تاسف ہے ملائک کو تو ہین جن و بشر غمگین
دو عالم ہو گئے مملو تری عاشق کی ماتم سے

کوئی غرت کا خواہان ہے کوئی ہے جانکا طالب
محبت تمسے کیا کی لی عداوت ایک عالم سے

نہ لین مے ہم خم گردون سے بھی ایسا تی مہرو
نہ بدلین جام کو تیرے کبھی ہم ساغر جم سے

ہوئے جو قتل اس سے زندہ جاوید ہین وہ سب
مسیحائی ہے اوقاتل تری تلوار کے دم سے

محبت تیرے گیسو کی ہمین زندہ نچھوڑیگی
نہین بچتا کبھی انسان کا اسانپ کے سم سے

جہان جلجائے آہ آتشین کہینچون جو قرقیمتین
فزون ہے ہر شرارہ آہ کا نار جہنم سے

سنا ہمکو نہ اے واعظ خبر روز قیامت کی
خدا کے رحم کا منکر ڈرے نار جہنم سے

نہین سچ ہو مانا سیکڑون عاشق تمہارے ہین
دکھا دو تم کوئی دو چار ہی اہل وفا ہمسے

ترے کشتے نہ شکتے ہین نہ مرکتے ہین کہین قاتل
ملی راہ عدم سیدہی انہین تلوار کے خم سے

جہان زیر نگین ہے حکم مین ہین سب پری پیکر
نشان پایا سلیمانی کا ہے تیری خاتم سے

گلو نسے بو شجر سے پہل ہوا سے روح کو راحت
ملا کیا کیا نہ ہمکو صنعت صناع عالم سے

یہی ہے یاس ہر دم اپنے خالق سے دعا اپنی
نہ چھوٹے کربلا کی خاک بعد مرگ بھی ہمسے

کہلائے درید اللہی جہان مین باب خیبر سے
عدالت مستند ہے قصہ بازو کبوتر سے

پریشان ہون بہت مین الفت زلف معنبر سے
یہ سودا دیکھیے کسطرح جاتا ہے مرے سر سے

بہت خائف ہو مین مژگان خوبان ستمگر سے
خدا ہی کچھ بچائے جان ان ترکونکے لشکر سے

ہمارا نامہ اوس محبوب تک اسطرح پہونچے گا
او دہر سے آکے خط لیجائیگا عنقا کبوتر سے

دیا نامہ ہمارا ہاتھ مین اوسکے جو قاصد نے
وہ بت بولا کہ ہمنے آج بیعت لی پیمبر سے

سحر وصل صنم کی جان کو میری قیامت ہے
صدائے الفراق آنے لگی دیوار سے در سے

بجا ہے مین جو تڑپا جنبش اوڑی قاتل پر
یکایک چل گئے دل پر یہ دو خنجر برابر سے

ہمارے ہاتھ آئی نا زنیان اوس سی قد کے
تعجب کی جگہ ہی ہمنے پہل پایا صنوبر سے

بہر مین ٹہنڈی جو سانسین نواح دل جلونکی لگی میرے
ہوئی روشن چراغ اس گہر مین دیکھو باد صرصر سے

تبو نکا عشق مجکو ہوگیا ایوائے بیدردی
کہان ٹیکون مین سر پھوٹی ہی قسمت جا کے پتھر سے

گئی ہی جان اپنی چشم و عارض کی محبت مین
دیت مین لینگے جم سی جام آئینہ سکندر سے

شب وصل پر پیر و ہی نہ رکھہ محروم ای ساقی
ہمارا جام بہر دی آج راح روح پرور سے

اوٹہایا قصص مین نی تھہ اوسنی یہان پہ لگی برچھی
سر محفل ہی ہم خاک مین قاتل کی ٹہوکر سے

جو میری چشم گریان ہجر مین ہو جائی طوفانی
یقین تو ہی ملا دون پاٹ دامن کا سمندر سے

غضب کرتی ہی چشم مست مین تحریر سیر کی
اوپنی تلوار ہی ظاہر ہی یہ قاتل کے تیور سے

ہماری سخت جانی سی ہوا عاری جوائی قاتل
بہت گہوا ہین خنجر نے تیرے چشم جوہر سے

ہوا مصروف گریہ ٹہنڈی سانسین لیکے جب عاشق
گرابانی سی کوئی گہر تو کوئی باد صرصر سے

تصور نے لبون کے ہجر مین اعجاز دکہایا
توانائی ہوئی ظاہر ہمارے جسم لاغر سے

چہپایا راز الفت لہین کب کثرت فریاد غونکی
عبث ڈہانکا ہماری قبر کو پہولونکی چادر سے

تحمل اس مصیبت کا بہت اے یاس مشکل ہے
نکلجائیگا دل برسے چہٹا پہلو جو دلبر سے

دل چہپانے کے کسطرح ہم اوس بت پر سے
زور چلتا ہی کسی کا خواہش تقدیر سے

کیمیا حاصل ہوئی یہ عشق کی تاثیر سے
عاشقون کی زرد رنگت ہی فزون اکسیر سے

جذب کہتے ہین کسی گہر پہ چلے آنا کجا
یار چونکا بھی نہ میرے نالۂ شبگیر سے

اسقدر کہینچی مشقت پہر نہ کچہ حاصل ہوا
کیون نہ اوبلی کوہکن کا خون جوئی شیر سے

رات بہر مستون کی ہوئی حق سی نہ چونکا واہ واہ
صبح کو زاہد اوٹہا اک نعرۂ تکبیر سے

سرکشی پیش رخ روشن کریگی یہ اگر
بزم مین سر شمع کا کٹ جائیگا گلگیر سے

پا گئے بس واسطے تربت کے اک دو گز زمین
منعمونکو بعد مردن یہ ملا تعمیر سے

دی کتابون سی سند الفت کی اور تحریر سے
اونکو قائل کر دیا تحریر سے تقریر سے

ہجر تہا قسمت مین کیونکر وصل ہوتا یار کا
سامنی تقدیر کے کیا ہو سکے تدبیر سے

الفت شیرین مین مرگیا سر پہوڑ کر
ٹر گئی قسمت مری فرہاد کی تقدیر سے

طائر تصویر ہو جاتی ہین سنکر چہچہے
بلبلون کی ہوش اڑتی ہین مری تقریر سے

یہانتک معشوقون کی ایسی سنر مہری بڑہ گئی
آنکہنو بھی کم نہین نکہت گلہ کشمیر سے

ابرو و مژگان سے کتنے دل نشانہ کر دیے
کسی ہی کیسلئے ہین وہ کمان و تیر سے

یار جبسے بیچا خط مین دیکہکر مضمون وصل
اک نہ اک آفت بپا ہوگی مری تحریر سے

لخت دل منہ سے گری جسپر پڑا تیر نظر
لعل اگلواتا ہی وہ قاتل ہر اک نخچیر سے

اپنی جا یا مین یا وہ پہلوئے محبوب مین
ہم ذلیل و خوار ہین دل عزت و توقیر سے

کنکہیان شرع کا وہ بزم مین دیکہا کیے
حیف پروانے نہ لپٹے دور گلگیر سے

ضبط الفت مین ہوا ہی اسقدر محکم سکوت
ہونمین لب بستہ زیادہ غنچہ تصویر سے

ہون وہ دیوانہ جو ہو جائے کسی جا سامنا
شہر مگین تصویر مجنون ہو مری تصویر سے

دیکہتا ہون جب نظر آتی ہی اونکی شبیہ
دل مرا کچہ کم نہین آئینہ تصویر سے

ابرو و زلف پر یرو نے بنایا ہے اسیر
عمر بہر چہوٹے کہ ہم اس طوق اس زنجیر سے

قید مین بہی سلسلہ جنبان ہی عشق زلف یار
دم گہٹا جاتا ہی میرا نالہ زنجیر سے

دیکہین تو پہر کسطرح کرتا ہے یہ دیوانگی
باندہ دو مجنون کو مجہ دیوانے کی زنجیر سے

خون ناحق کی مرے تاثیر ہوگی بعد قتل
اشک خون ٹپکینگے چشم جوہر شمشیر سے

غیظ سے قاتل کی چشم مگین کب سرخ ہے
بسملونکا خون ٹپکتا ہی دم شمشیر سے

قتل ہو کر پاک دنیا لی دوئے تیرے شبیہ
دہو گئے سارے گنہ آب دم شمشیر سے

کشش کون کے پاس اک ترجمہ کی ملجا ہی جگہ
یا مسیحا یہ اتا ہے حضرت شبیر سے

اب تمہارا اور ہے برگ گل تر اور ہے
سنبلستان اور ہی زلف معنبر اور ہے

حال مجنون اور حال یاس مضطر اور ہے
داستان وہ اور ہی غم کا یہ دفتر اور ہے

دل جگر تو ابرو نے کسی ٹکڑے کر چکا
قتل کو میری بہی قاتل کوئی خنجر اور ہے

دل بہی حاضر ہے اگر آیا ہے تو بہر شکار
ایک صیاد ترک ادہر بے بال و پر اور ہے

زلف نے دل لیلیا ابرو ہی خواہان جان کا
قتل پر آمادہ میرے اک ستمگر اور ہے

ایک بوسہ کیا ملین ہیہم تو بہر وٹھے مزا
شہد خالص اور ہے قند مکرر اور ہے

فوج غم کی ہو چڑہائی خوف کچہ اسکا نہین
کشور دل لوٹ لینے والا لشکر اور ہے

تیرہی روئے صاف سے آئینہ کو نسبت کہان
صنعِ خالق اور ہی صنعِ سکندر اور ہے

خاکپر سوتا ہون نمین وہان فرشِ مخمل پر ہی خواب
میرا بستر اور ہے اوس گلکا بستر اور ہے

اسمین تلخی ہے تو اوس جانکو ہی تازگی
بادۂ عشق اور راحِ روح پرور اور ہے

تیر یار آیا اودہر نالہ گیا اوسکی طرف
اوسکا قاصد اور ہے میرا پیمبر اور ہے

راستی پر خلد کی حیدر لگا دینگے مجھے
خضر کی پر وا نہین کچھ میرا رہبر اور ہے

دونون ابرو یار کے ملکر نہین ہین ذوالفقار
دیکھنا دنیا مین اک تیغ دو پیکر اور ہے

باعثِ آرام یہ ہی وہ ہے عبرت کا سبب
بسترِ گل اور ہی پھولون کی چادر اور ہے

لیگیا جب نذر دینے دل سر دربار مین
ہنسکے فرمایا کہ کچھ تجکو میسر اور ہے

ولولہ دیکھو جو ساقی مجکو دیتا ہی شراب
جام پیکر پوچھتا ہون کوئی ساغر اور ہے

دل ہمارا یار کا دشمن کا کیونکر ایک ہو
آئنہ ہے اور شیشہ اور پتھر اور ہے

حصنِ غم مین گھر گیا ہے یاس یا مشکلکشا
آیئے امداد کو اک باب خیبر اور ہے

رنج و ملال اوسسے جو ہی یہ اک آڑ ہے
تقدیر ہی کا اپنے یہ سارا بگاڑ ہے

ٹلتی نہین یہ سر سے ہمارے کسیطرح
فرقت کی شب ستم ہے بلا ہی پہاڑ ہے

شورِ جنون ہی جمع ہین دیوانے دشت مین
جنگل بسا ہے شہر ونکی بستی اوجاڑ ہے

ہے روز وصل آنکھ سے اوجھل شبِ فراق
اب تل کی اوٹ میری نظر مین پہاڑ ہے

داغِ جگر ہی سینۂ پر داغ کا فروغ
روشن ہی جسمین ایک کنول یہ وہ جھاڑ ہے

کیا فوق ہی جو قد جانان سے بڑھگیا
تجسے سوا بلند تو اے سرو تاڑ ہے

سوزِ الم سے بہنتی ہین اوسکے فراق مین
گہرے ہمارے واسطے یا کوئی بہاڑ ہے

جب سے وہ ہم نفل ہی نہین دلمین اوسکی یاد
پہلو بسا ہوا ہے مگر گھر اوجاڑ ہے

وہ جانکنی ہین تیر نظر مجھپہ چلتے ہین
رندہ ہی یا کہ یار کے در کی ڈراڑ ہے

کیون اسپہ لیٹنے سے نہ ٹھنڈا ہو دل مرا
موجین ہین یا پلنگ کی تیرے نواڑ ہے

جب ہو فراکہ وصل مین تم بھی ہو بیحجاب
منہ پر ڈوپٹا یار قیامت کی آڑ ہے

جنکی زبان درست نہین وہ کہین غزل
اے یاس فن شعر کی کیسی پچھاڑ ہے

دل بیتاب جلکر آہ مین تاثیر ہوتی ہے
جو یون سیماب کشتہ ہو تو پھر اکسیر ہوتی ہے

تمہارے رخ کی آئینہ نے وہ نور پایا ہے
خجل جس سے مہ و خورشید کی تنویر ہوتی ہے

ادہر دیکھی تبون کی شکل اور دل ہو گیا مائل
خدا شاہد ہے انکے حسن مین تاثیر ہوتی ہے

محبت اپنی عاشق سے ہر اک معشوق کرتا ہے
یہ سچ ہے عشق صادق مین بڑی تاثیر ہوتی ہے

خدا جانے پریرو آج کیون بنکر سنورتے ہین
یہ جلادو نہین کسکے قتل کی تدبیر ہوتی ہے

لگا لیتا ہے یہ بیٹھے بٹھائے دل حسینون سے
نہین بچتا بشر جب موت دامنگیر ہوتی ہے

کہا کرتا ہون ساری آرزوئین حسرتین دل کی
تصور سے کسی کے کچھ عجب تقریر ہوتی ہے

حقیقت مین اگر دیکھو تو محجمین کچھ نہین باقی
کبھی گر آہ کرتا ہون تو بے تاثیر ہوتی ہے

وہی ہوتا ہے ایدل جو لکھا قسمت کا ہوتا ہے
نہین مٹتی جو تحریر خط تقدیر ہوتی ہے

جنون مین حال پر فرہاد کے مین جبکہ روتا ہون
رواں نکلو نسے جا ہے اشک جوئے شیر ہوتی ہے

نشان قبر جب وہ آکے ٹھوکر سے مٹاتے ہین
تو اوڑ اوڑ کر ہماری خاک دامنگیر ہوتی ہے

بہلجائیگا دل آخر کو مجہ شیدائے گیسو کا
طبیعت آشنائے خانہ زنجیر ہوتی ہے

بتون کو کہینچتا ہے دل مرا اپنی محبت مین
پریزادونکی اس شیشے مین اب تسخیر ہوتی ہے

اونہین منظور بعد مرگ ہے عاشق کی رسوائی
سر بازار میری لاش جو تشہیر ہوتی ہے

قلم سے روشنائی چھٹ کے کاغذ مین لپٹتی ہے
اگر تاثیر جذب دل کی کچھ تحریر ہوتی ہے

ملائی جاتی ہین شکلین جو عالم کے حسینونکی
مرقع مین نرالی یار کی تصویر ہوتی ہے

خوشی سے سر کاٹونا محبت سے نہین خالی
یہ شمع انجمن بہی عاشق گلگیر ہوتی ہے

اگر دیکھا ہے ہجر یار ایدل وصل پھر ہوگا
سنا ہے خواب بد کی نیک ہی تعبیر ہوتی ہے

ستمگر کی آرزو تقدیر کی حسرت ہے مدت سے
نہین دیتے ہین دل ہے بہی اک تقصیر ہوتی ہے

تڑپنے سے تیرے بلبلین گلشن مین کہتی ہین
ہزار دنمین نرالی یاس کی تقریر ہوتی ہے

نہین بچتا کبہی جو عشق کا آزار ہے
لادوا جو ہے وہ اے یاس یہ بیمار ہے

عشق گیسو مین مرے کوچ کی تیاری ہے
تیرے بیمار پہ یہ رات بہت بہاری ہے

موت کا دہیان نہین تجکو یہ کیا ہے غفلت
خواب سمجھا ہے جسے تو وہی بیداری ہے

کیون نہ تڑپون ترے ابرو نے کیا ہے گھایل
دلمین جو زخم لگا ہے مرے وہ کاری ہے

صدمۂ ہجر صنم آہ اوٹھاؤن کب تک
اہی فلک کونسی یہ طرز ستمگاری ہے

رنج ہی عشق مین واعی جگر دنکو راحت
ستم جرخ یہان مرہم زنگاری ہے

سخت جان بہی تو نہین کیون نہین کٹتی اردن
خنجر اور ترک مری قتل مین کیون عاری ہے

ضعف مین سلسلۂ زلف نے پابند کیا
پاؤن کیا اوٹھے کہ زنجیر بہت بہاری ہے

میرا آنا تہا کہ اغیار اوٹھے محفل سے
خوب سمجہا مین یہ سب آپ کی ہشیاری ہے

جاگتے ہی مجہے فرقت مین بسر ہوتی ہے
نجت خفتہ یہ بہلا کونسی بیداری ہے

یاس ہر کوچہ و بازار مین چلاتا ہے
کون لیتا ہے کہان دلکی خریداری ہے

قہقہون مین اونہین وہان رات بسر ہوتی ہی
نالۂ و آہ مین یہان شام سحر ہوتی ہے

گیسو و رخ کے تصور مین بسر ہوتی ہے
شام ہوتی ہی کبہی گاہ سحر ہوتی ہے

ہاتہہ آتی ہی نہ محسوس نظر ہوتی ہے
ایسی باریک بہی دنیا مین کمر ہوتی ہے

عشق کیون ہو گیا اوس آئینہ رو کا مجکو
عمر میری اسی حیرت مین بسر ہوتی ہے

عاشقونسے کوئی پوچہے شب فرقت کا الم
حال کیا قلب کا کیا شکل جگر ہوتی ہے

چاند سی شکل کی دوری نے دکہایا ہی یہ رنگ
جان جاتی ہی شب غم نہ سحر ہوتی ہے

کسی دلبر کی عنایت ہے کسی کی خفگی
میری اوقات اسیطرح بسر ہوتی ہے

جہوم کر ابر برستا ہے تجہے ہے غفلت
دیکہہ ہیٹی تری اے دیدۂ تر ہوتی ہے

بیقراری نے کیا ہی یہ مرا حال افشا
دل دہڑکتا ہے تو لوگون کو خبر ہوتی ہے

دمبدم وصل کی شب ہوش اوڑا دیتی ہین
چھیڑنے کو مری کہتے ہین سحر ہوتی ہے

زلف کے بیچ مین تم پہنس تو گئی ہو ای یاس
دیکہین کسطرح مہم عشق کی سر ہوتی ہے

کون کہتا ہی گناہون کی جزا ہونیکو ہے
حال اک دم کا نہین معلوم کیا ہونیکو ہے

اوس صنم سے وصل کا وعدہ وفا ہونیکو ہی
آجکی شب مجہپہ بہی فضل خدا ہونیکو ہے

تا کمر زلف سیہ اونکی رسا ہونے کو ہے +
اب سر عشاق پر نازل بلا ہونیکو ہے

یار بہر کاٹنے سے غیرونکے خفا ہونیکو ہے +
عاشق ناشاد پر ناحق جفا ہونے کو ہے +

پرزی پرزی جسم کی اصلی قبا ہونیکو ہے
ہستی انسان ہر کیا اکدن فنا ہونیکو ہے

کارروان اشک آنکھوں سے رواں ہے ہجر مین
دل بھی میرا نالہ کش مثل درا ہونیکو ہے

عشق مین ہمدم مری سب ساتھ چھوڑے جاتے ہین
صبر تو رخصت ہوا دل بھی جدا ہونیکو ہے

دست قاتل سے دمبدم بکتے ہین جانگے قتل
فرض جو سر پر ہمارے ہی ادا ہونیکو ہے

آجکل اسکو اولجھ پڑنے کی عادت ہوگئی
عشق گیسو مین مرا دل مبتلا ہونیکو ہے

مشک و عنبر زلف کو باندھے ہے ہر سار خیال
دیکھ اے طبع رسا تجھسے خطا ہونیکو ہے

کمسنی مین مثل ماہ نو ملا اوج کمال
اب جوان ہونیکو ہین جوبن سوا ہونیکو ہے

بحر عالم مین نمود انسانکی ہے مثل حباب
ایکدن موج حوادث سے فنا ہونیکو ہے

آتی جاتی ہین انھین کچھ کچھ جلین فتار کے
کچھ فسون مین فتنۂ محشر بپا ہونیکو ہے

دیکھلو باغ جہان مین چند دن کی ہے بہار
رنگ رخسار چمن اکدن ہوا ہونیکو ہے

آہ عاشق کا دل محبوب تک ہوگا اثر
گوش گل تک نالۂ بلبل رسا ہونیکو ہے

سرمۂ چشم یار کا لائیگی گلشن مین صبا
نرگس بیمار کی بھی اب دوا ہونیکو ہے

چشم تک آئے تھے گیسو اب ہٹاتا ہے وہ شوخ
یاس دیکھو دام سے وحشی رہا ہونیکو ہے

تم جسجگہ ہو یہ دل دیوانہ ساتھ ہے
جس انجمن مین شمع ہے پروانہ ساتھ ہے

گو دل جدا ہے الفت جانانہ ساتھ ہے
انکو کو چھوڑ بیٹھے ہین بیگانہ ساتھ ہے

جاتا نہین تصور چشم سیاہ یار
ہر دم خیال نرگس مستانہ ساتھ ہے

غنچے صراحیان ہین تو ساغر ہر ایک گل
ساقی چمن مین جائے تو میخانہ ساتھ ہے

مستون کی بڑ سمجھتا ہون واعظ کی وعظ کو
ایسا خیال مشرب رندانہ ساتھ ہے

عاشق سے وصل مین بھی نہین جاتی اونکی شرم
لو آج بھی حجاب سا بیگانہ ساتھ ہے

خالی نہین بتون کے تصور سے ایکدم
پہلو مین میرے دل نہین تنخانہ ساتھ ہے

جاتا ہے جسطرف کو تو اے شمع بزم حسن
مہتاب سر بصورت پروانہ ساتھ ہے

بھکوا گر بلایا ہے اوس شاہ حسن نے
قاصد بتا تو یہ کوئی پروانہ ساتھ ہے

دیوانگی مین بھی ہے حسینونکی دلمین یاد
جاتا ہو نہین جہان یہ پریخانہ ساتھ ہے

آنکھون مین اشک دلمین مے عشق ہے بھری
میکش وہ ہون کہ شیشۂ و پیمانہ ساتھ ہے

جو لوگ اسکے جلسے مین ہین سب وہ مست ہین

فضل خدا سے یاس کا رندانہ ساتھہ ہے

دو قافیتین

راز الفت وہ نہیں کہ ہو نہاں دشوار ہے
جو عیاں ہو یاس پھر اوسکا بیان دشوار ہے

کیا کہین اپنی پہونچ نا فہمگان کی دشوار ہے
ناتوان ہین ہمکو گرد کاروان دشوار ہے

میرے دلکو آجکل ناتونکی عادت ہوگئی
فرقت محبوب مین آہ و فغان ہر بار ہے

اور کوئی کام عاشق کا نہین اسکے سوا
نام تیرا اے صنم ورد زبان ہر بار ہے

زیست کا پھر کیا مزا جب ہجر برسون کا ہوا
زندگی ہے اپنی تیرا ناتوان بیزار ہے

بہکی بہکی باتین کرتا ہے ہر اک میخوار سے
نشہ مین کچھ آج خود پیر مغان ہشیار ہے

زرد ہے نرگس گل بادام کو سکتا سا ہے
چشم جانان دیکھکر سب بوستان بیمار ہے

حال عاشق کا کوئی اوس سے اگر پرسان ہوا
سر جھکا کر یار یہ بولا کہ ہان بیمار ہے

عشق نے کیا کیا عالم کی نفرت مول لی
شکل کیسی نام سے سارا جہان بیزار ہے

خوشہ چین لجائین خرمن سے مرے جنس ہنر
فضل خالق سے مضامین کا یہان انبار ہے

زار گو ہے بلبل لے صیاد پر اللہ رے شوق
دیکھ اوڑ جانے کو سو ہے بوستان طیار ہے

فتنۂ محشر بپا ہونے لگا ہر گام پر
کیا قیامت کی تری اے نوجوان رفتار ہے

یار کیا آیا بہار آئی شگفتہ دل ہوا
وصل کی شب ہے مرا سارا مکان گلزار ہے

سخت جان ہون تیغ ابرو مجھپر اے قاتل لگا
گر تری تلوار کو سنگ فسان درکار ہے

الفت گیسوئے جانان کا تحمل ہے محال
کون اوٹھائے سر پہ یہ بار گران بیگار ہے

لوٹتی ہین بسمل اے قاتل ترے ہر وار پر
کیا صفائی ہاتھ مین ہے کیا رواں تلوار ہے

رہرو ملک عدم بستر اوٹھاتے جاتے ہین
کوچ عزلت کا ہوچکا ہے کاروان تیار ہے

اسپہ مارا جال اوسکا دل چرا کر لے گئی
کسقدر وہ کاکل عنبر فشان طرار ہے

چاہتا ہون جاؤن چوری سے مکان یار مین
دلکو یہ دھڑکا لگا ہے پاسبان بیدار ہے

ایک ہی تلوار مین عاشق کا سر تن سے اوڑا
دست نازک کیا ترا اے نوجوان تیار ہے

قتل کا مژدہ دیا جسکو وہ بسمل ہوگیا
سچ اگر پوچھو تو قاتل کی زبان تلوار ہے

بعد مردن قبر پہ پتھر لگانا ہے فضول
بے نشان خود ہوگئے جب پھر نشان بیکار ہے

کچھ عجب سامان مرے دلکی اسیری کا ہوئے
عشق کیسو سلسلہ آہ و فغان جھنکار ہے

استخوان سینے کے پہونچاتی ہین نالہ تا بلب
ناتوان کی آہ کو بھی نردبان درکار ہے

بیکیہ دل لیگا اگر یوسف لقا کو یاس مول
کسجگہ سودا یہ بکتا ہی کہان بازار ہے؟

بہار آئی جنون خیز ایکبے پیر وحشت کا سامان ہے
وہی دامنکی پر زی ہین وہی ٹکڑے گریبان ہے

چمن تازہ کہلا ہی لائق گلگشت جانان ہے
ہجوم داغ سے سینہ مرا رشک گلستان ہے

تمیز نیک و بد مطلق نہین اسکو محبت مین
ہمارا دل مگر پہلو مین کوئی طفل نادان ہے

کہین گل مسکراتی ہین کہین ہے چشم تر شبنم
کوئی خندان ہی باغ دہر مین اور کوئی گریان ہے

کیا ہی قتل عاشق کو لہو بہتا ہے کہنی سے
بلورین وہ کلائی دیکھیے اب شاخ مرجان ہے

ہدف ہوتا ہی عاشق نیچیا ای قاتل عالم
کمان کڑکی نہین تجھپر لب خندان ہے

بہت گھبرا رہا ہی یہ کسیکے پاس جائے گا
ہمارا دل ہمارے پاس کچھ دن اور مہمان ہے

لکھے ہین شعرا گل پر وہ نشین کے وصف مین مینے
غزل مین شاہد مضمون چراغ زیر دامان ہے

اسیر زلف ہی دل قید الفت سے نچھوٹے گا
دم اسکا کیون نہ گھبرائے بہت تاریک زندان ہے

تمہاری زلف کے سودائی اکدن نگ لائینگے
بہار آئے تو دو دم مین یہ مجموعہ پریشان ہے

سکھائی ہین اسی ہمنے طریقے عشقبازی کے
جسے کہتے ہین سب مجنون وہ اک طفل ستان ہے

دیا سر جو اوس قاتل نے اپنی چشم پرنون مین
ہوا ثابت کہ دست مست مین تیغ صفاہان ہے

گری ہی چاندنی عشق ہو کی جلوہ دیکھکر تیرا
ترے نقش قدم سے چرخ مہتاب حیران ہے

بلائین کیون نہ بھاگین عاشق زلف پریرخون
وہ مجنون ہن جنون بھی دیکھکر جسکو گریزان ہے

دکھادی مصحف رخسار وقت نزع عاشق کو
ترا بیمار الفت چند ساعت اور مہمان ہے

اوٹھانیکی ہوس مین قافسے پریان نکل ائین
ہوا دار ای شہ حسن آ بیکا تخت سلیمان ہے

جسے ابر دسمہ نوای پر پر لوگ کہتے ہین
یہ دامن تیرے دیوانی کا ہی اور وہ گریبان ہے

یہ کیسا وصل ہی جسکے الگ لیٹے ہو سنہ پھیرے
لپٹ جاؤ گلے گرمی نہین فصل زمستان ہے

ہجوم بیخودی ہی جسے دیکھین بار کی راتین
یہ مجموعہ وہ ہی جسکے لیے خاطر پریشان ہے

رقم کرتا ہون جب اوصاف تیغ ناز قاتل کے
صدا دیتا ہی خامہ آج میرے ہاتھ میدان ہے

صریر کلک مین انداز ہے ضیغم کے نعرے کا

نہین میر اقلیم یاس شیرونکا نیستان ہے

مرجائینگے ہم ہجر کا انجام یہی ہے
عاشق کے لیے موت کا پیغام یہی ہے

ہے گوشۂ عزلت مجھے خم تیغ کا قاتل
کہتے ہین جسے دار مرا بام یہی ہے

پھر جائے زمانہ جو پھرے آنکھ تمہاری
عاشق کے لیے گردش ایام یہی ہے

ہر وقت بھری رہتی ہے آہین مری الفت
سب دل جسے کہتے ہین مرا جام یہی ہے

اللہ ری شرارت کہ وہ دیکر مجھے گالی
پھر پوچھتا ہی مجھسے کہ دشنام یہی ہے

پاس اپنی بٹھالے مجھے وہ بادشہ حسن
مجکو یہی اعزاز ہے اکرام یہی ہے

لوگون سے لگا کہنے مجھے دیکھکے وہ شوخ
کیون صاحبو وہ عاشق بدنام یہی ہے

پیدا جو ہوئے ہم تو فقط مرنے کی خاطر
واللہ اس آغاز کا انجام یہی ہے

میخانے مین دیکھا جو کوئی جام شکستہ
ہم سمجھے ہمارا دل ناکام یہی ہے

دنیا سے تعلق نہین کچھ اتمسے غرض ہے
بھولین نہ تمہین ہر تو ہمین کام یہی ہے

آخر کو خرابی ہے محبت مین تو نکلی
آغاز تو جو کچھ ہوا انجام یہی ہے

کسطرح مجھے وصل کی امید ہو اوسے
کہتے ہین جسے یاس مرا نام یہی ہے

پہلو مین جو ہی یاس وہ گلفام نہین ہے
دل سینے مین ہی پر ہمین آرام نہین ہے

وہ درد ہی دل مین کہ بیان ہو نہین سکتا
بیچین ہین بہت راحت نہین آرام نہین ہے

پھنس جائیگا یہ بلبل دل زلف رسا مین
صیاد تری یاس جو گلفام نہین ہے

اچھا نہین کہتا کوئی مجنون ہو کہ فرہاد
عاشق نہین جو عشق مین بدنام نہین ہے

مین نزع مین ہون اور ٹھہر جایئے دم بھر
یہ آپکے جانے کا تو ہنگام نہین ہے

کسطرح چلے آئین وہ عاشق کی مکان تک
حکم اونکی نزاکت کا تو دو گام نہین ہے

اک زلف ادھر ہی اک ادھر ہی مصحف رو کے
اس لام مین تک لائی تو اسلام نہین ہے

مین کہتا ہون دل زلف سے آزاد کرین آپ
فرماتے ہین کچھ بندۂ بے دام نہین ہے

دیتا ہی صراحی کہ مین چلو سے پیون مے
ساقی تری میخانے مین کیا جام نہین ہے

کہتا ہون مین رخسار کو تیرے مہ کامل
ناقص ہی یہ تشبیہ مگر تام نہین ہے

ہم جو سے چاہین کہین ہی یاس روا ہی

دیوانے پہ کچھ شرع کا الزام نہین ہے

فراق یار مین مجھ زیست بڑھتی جاتی ہے
شب ہجران تو کٹتی ہی مصیبت بڑھتی جاتی ہے

عروج حسن ہے اونکا محبت بڑھتی جاتی ہے
بہار آتی ہے جو جو میری وحشت بڑھتی جاتی ہے

مجھے منظور ہے دم بھر نہ وہ اوجھل ہون نکھونسی
اونہین پر دم نہین کیا اور نفرت بڑھتی جاتی ہے

خدا دے علم کو وہ مرتبہ بخشا ہے دنیا مین
جہان تک صرف ہوتی ہے دولت بڑھتی جاتی ہے

بھوگی کسطرح اونکی طبیعت مین نکون ہے
خدایا خیر کرنا اب محبت بڑھتی جاتی ہے

بڑا اندھیر ہے زلفین سی جسنے لٹک آئین
چھپا جاتا ہے خورشید اور ظلمت بڑھتی جاتی ہے

غم و رنج والم کی ہجر مین دل پر چڑھائی ہے
غضب کی جا ہے اس لشکر کی کثرت بڑھتی جاتی ہے

تری گیسو کے سودے مین نکلتی ہین وطن سے بھی
غریبونکی مصیبت پر مصیبت بڑھتی جاتی ہے

دہن کی مدح مین فکر رسا بھی اندنون گم ہے
دقیقہ یہ وہ ہے جسمین کہ وقت بڑھتی جاتی ہے

نباہ اسکا بہت دشوار ہے اب دیکھیے کیا ہو
وہ کم کرتے ہین اور میری محبت بڑھتی جاتی ہے

دکھایا یاس کو مشق سخن نے رنگ یہ اپنا
خدا کے فضل سے اسکی طبیعت بڑھتی جاتی ہے

مرتا ہون مین جانکاہ جدائی کا الم ہے
وہ اب بھی نہ آئی مجھے غم ہے تو یہ غم ہے

قاتل یہ مرے قتل مین تاخیر ستم ہے
اک ہاتھ ادھر بھی تجھے ابرو کی قسم ہے

کیونکر نہ خدائی مین کرون فخر و مباہات
ہے ناز کی جا آج کی شب وصل صنم ہے

ہونا دہن تنگ کا ہے عین نہونا
ہستی جسے کہتے ہین کمر کی وہ عدم ہے

جھک جھک کے گلے مجھسے ملی ہے جو دم ذبح
قاتل تری تلوار اسیوجہ سے نم ہے

پیری مین جھکا مین تو یہ جوہر کیے پیدا
خم میری کمر کا نہین تلوار کا خم ہے

مرجائینگے دیکھینگے جو موئے خط رخسار
سنبلہ ترے گلزار کا عشاق کو سم ہے

پتھر لیے اطفال جہان ساتھ ہین اسکے
لیلی ترے دیوانے کا کیا جاہ و حشم ہے

دیگا مے کوثر کے مجھے حشر مین ساغر
ساقی مرا فیاض ہے دریائے کرم ہے

سب جسم کی جان ہجر صنم مین نکل آئی
دیدار کی حسرت سی فقط آنکھونمین دم ہے

داغونکا جو مخزن ہے تو گنجینۂ الفت
دل یاس مرا پاس نہین ایک رقم ہے

شبِ فرقت مجھے جب وہ پری یاد آتا ہی
دل غمگین تڑپتا لب فریاد آتا ہی

سو مقتل جو وہ ترک ستم ایجاد آتا ہی
یہ ہر سو شور ہوتا ہی کہ لو جلاد آتا ہی

تڑپتا دیکھتا ہون مین کہین جو مرغ بسملکو
دل بیتاب اپنا صاف مجھکو یاد آتا ہی

غزل جب بھیجتا ہون لکھکے وصف چشم مین اوسکو
مری ہر شعر پر ہو کر دعا نسے صاد آتا ہی

نہین تصویر کھینچ سکتی مری خورشید طلعت کی
کبھی مانی خجل ہو کر کبھی بہزاد آتا ہی

تری کوچیمین وہ بھی ٹھوکرین کہاتا ہی وہ قاتل
اوٹھا کر جو کہ بر سون عشق کی افتاد آتا ہی

وہ نالے سنکے عاشق کی یہ فرماتے ہین لوگونسے
مری در پر یہ کیون کرتا ہوا فریاد آتا ہی

ہر اک کرتا ہی میری پیروی صحرائے الفت مین
کبھی مجنون کبھی دامق کبھی فرہاد آتا ہی

چڑھی ہی آستین ابرو پہ بل ہی تیغ کینیچے ہی
بڑی تیور سی میرے قتل کو جلاد آتا ہی

نیا یہ سلسلہ کسکو ہوا گیسوی جانان کا
لیے زنجیر کسکے واسطے حداد آتا ہی

اڑاتا خاک صحرا مین جو مین دیوانہ جا نکلا
کہا مجنون نے لیلی سی مرا اوستاد آتا ہی

مجھے وہ دیکھکر رستی مین فرماتی ہین لوگونسی
ذرا دیکھو ہمارا عاشق ناشاد آتا ہی

فزون ہو جا گا سودائے اہل گان صید کہلنے سی
یہ میری چھیڑنے کو نشتر فصاد آتا ہی

عدم مین بھی رواج اکثر ہی سودی کا کہ جو ہر گل
گریبان چاک سوئی گلشن ایجاد آتا ہی

نہین اٹکھیلیون کی چال چلتا ہی وہ خوش قامت
ہماری خاک کو کرتا ہوا بر باد آتا ہی

مری دلکی پھنسانیکو وہ زلفین پھیلاتی ہین
گرفتاری بلبل کے لیے صیاد آتا ہی

گرفتاری محبت کی اسیری سی بھی زائد ہے
ہر اک گل کو سمجھ بلبل کہ یہ صیاد آتا ہی

کہون کیا ہجر مین یاس جو دلپر گذرتی ہی
دعائے وصل کرتا ہون خدا ہی یاد آتا ہی

دل ملول مرا عاشقی کو کیا جانے
بتون کا عشق ہوا کسطرح خدا جانے

غم فراق کو مین جانون یا خدا جانے
جو میرے دلپہ گذرتی ہی کوئی کیا جانے

جو مینے اوسسے یہ پوچھا کہ وصل کب ہوگا
تو کس رکھائی سی بولے مری بلا جانے

خدا کرے کہ چھٹے سختیون سی دل میرا
بھلا اسی مین ہی وہ بت اسی برا جانے

بشر کے واسطے اک روز فرض ہے مرنا
قضا جو آئے تو اوسکو بھی اک ادا جانے

کسی طرح تو مجھے سرخرو کرے الفت
خدا کرے وہ مرے خون کو حنا جانے

فدا ہونمین تو دل و جانسے اوس ستمگر پر
وہ بادفا مجھے جانے کہ بیوفا جانے

مرا فراق ہین ملتا ہے وصل دلبر کا
سوا مرے کوئی اس غم کا کیا مزا جانے

مرے نصیبون کی للہ دیکھنا خوبی
مین اوسکا شکر کرون وہ ستم کیا جانے

جہان مین رہنے کا کیا اعتبار اے غافل
یہ چاہیے کہ اسے عاریت سرا جانے

مے محبت حیدر سے مست ہون اے یاس
یہ نشہ مجکو ہوا کس طرح خدا جانے

نگونسار ہین پر اسیر قید ہے صیاد کی
ہین قفس مین سکڑ دہری تیلیان فولاد کی

اوسکے کوچہ سے اوڑا کر لے گئی بیداد کی
اے صبا تو نے ہماری خاک کیون برباد کی

چپ رہون کیونکر نہ مین بیداد پر صیاد کی
بلبل تصویر ہون عادت نہین فریاد کی

تشنۂ جام شہادت ہمسے پیاسے رہگئے
کسقدر بے آب یہ تلوار ہے جلاد کی

فصل گل ہی مین یہ پہناتا ہے مجکو ہتھکڑیان
مجھسے یہ کڑیان نہ اوٹھینگی کبھی حداد کی

جسجگہ دیکھا اوجاڑا آشیان اسنے مرا
باغبان مین ہوگئی خو آجکل صیاد کی

روز رکھتا ہے قفس مین لاکے گلہائے چمن
رہتی ہے مجپر عنایت اندنون صیاد کی

نالۂ عاشق نے اتنا تو اثر پیدا کیا
رہگئی دل تھام کر وہ بیٹھ جب فریاد کی

باغمین ہوگا خرامان جسکبہ وہ سرو سہی
خاک مین ملجائیگی یہ قدکشی شمشاد کی

سیکڑون تدبیرین کرتا ہے جانے کی مرے
کیجئے کس سے شکایت اوس ستم ایجاد کی

شکے شیرین کی خبر سر پھوڑ کر وہ مرگیا
جان شیرین مفت ضایع ہوگئی فرہاد کی

اوسنے کی صحرانوردی یہ پہاڑ و مین رہا
حال وہ مجنون کا کیفیت یہ ہے فرہاد کی

لاکھ ضبط نالہ کرتا ہون مگر رکتا نہین
کیا کرون مین مجکو عادت ہوگئی فریاد کی

یاس پر رنج والم ہے یا علی جلد آیئے
کیجئے اسکی مدد ہے یہ گھڑی امداد کی

ترے بنجانے سے بہار گئے چمن سے دور رہے
ہر ایک بزم سے ہر انجمن سے دور رہے

وطن مین اپنے رہے یا وطن سے دور رہے
کہان رہے جو تری انجمن سے دور رہے

نہ پائے جا وہ تری بزم مین جو عاشق ہو
ہزار حیف کہ بلبل چمن سے دور رہے

ادہر بھی لائی کو ہے بوئے زلف یار صبا
زرا یہ مشک سے کہدو ختن سے دور رہے

تری ہی کوچہ مین عاشق رہے تو بہتر ہے
نہ آشیانۂ بلبل چمن سے دور رہے

نکلے خط ترے رخ پر تو ہو عجیب بہار
یہ خارزار جو سیب ذقن سے دور رہے

پکارتا ہے یہ فصل بہار مین صیاد
اسیمن خیر ہے بابل چمن سے دور رہے

خدا کے فضل سے عشق صنم ہوا ہے ہمین
ہزار شکر کہ رنج و محن سے دور رہے

تمھاری چشم کی شوخی کبھی نہ جائیگی
یہ کسطرح ہو کہ وحشت ہرن سے دور رہے

نہ بعد مرگ بھی مجکو رہی کسی سے غبار
مرے کریم یہ وحشی کفن سے دور رہے

وہ آدمی ہین جسکو مذاق شعر ہین
وہ بے خرد ہے جو اہل سخن سے دور رہے

پھنسے تھے الفت گیسو مین جگر ای یاس
خدا کے فضل سے قید رسن سے دور رہے

ہین پیش نظر ابرو دلبر کئی دن سے
آنکھون مین پھرا کرتے ہین خنجر کئی دن سے

ہے یاد تری زلف معنبر کئی دن سے
رہتی ہے بلا یہ مرے سر پر کئی دن سے

ہے یاد مری اوسکو مقرر کئی دن سے
ہچکی مجھے آتی ہے برابر کئی دن سے

گہ یاد خدا ہے تو کبھی ذکر بتون کا
جنگل مے مین پڑا ہے دل مضطر کئی دن سے

بے قتل کیئے مجکو نہ چھوڑے گا وہ خنجر
ہے تاک مین ابرو ستمگر کئی دن سے

سودا کسی گیسو کا مجھے ہو گا مقرر
دل کو خفقان رہتا ہے شب بھر کئی دن سے

آنکھون مین مری تیرہ و تاریک جہان ہے
دیکھا جو نہین وہ رخ انور کئی دن سے

ہے رقص کا شوق آجکل اوس شوخ پری کو
رہتا ہے بپا فتنۂ محشر کئی دن سے

دوری ہے جو اوس آئنہ رخسار سے مجکو
رہتا ہے دل صاف مکدر کئی دن سے

یاد رخ و گیسو مین دل صاف ہے اپنا
حیران و پریشان و مکدر کئی دن سے

غل ہے کہ کسی عاشق بیکس نے قضا کی
ماتم ہے مرے مرنے کا گھر گھر کئی دن سے

فرقت ہے جو اوس ساقی گلفام سے مجکو
آنکھون کے چھلک پڑتی ہین ساغر کئی دن سے

مشتاق ہے دل کوچۂ گیسوئے صنم کا
ظلمات کا جویا ہے سکندر کئی دن سے

ای یاس جنون ہے مجھے مژگان صنم کا
ڈوبا ہے مرے دل مین یہ نشتر کئی دن سے

اول عشق نے دکھلائے یہ انجام مجھے
قیس کی طرح کیا خلق مین بدنام مجھے

رنج دیتا ہے وہ گلرو سحر و شام مجھے
مفت اس دل نے کیا مورد آلام مجھے

عشق گیسوئے صنم مین ہوا سر شام مجھے
یاس شدت ہوئی سونکی سر شام مجھے

سیر گلشن مین جو ٹہلا نرگسی آنکھونکا خیال
چشم اعمی نظر آیا گل بادام مجھے

فصل گل آئی ہی آباد رہے میخانہ
ساقیا دی مے گلرنگ کا اک جام مجھے

عشق اک قاتل عالم کا ہوا اے یاس نصیب
دوستو آگیا لو موت کا پیغام مجھے

برج مہتاب ہی اے رشک قمر مہتابی
بام گردون نظر آتا ہی ترا بام مجھے

دل دکہا دیتا ہے کیفیت عالم مجکو
ملگیا بخت سے جمشید کا یہ جام مجھے

زلف کے ذکر مین یاد آئی صبا بخت کی
دہیان اس صبح کا آیا ہی سر شام مجھے

دن جو فرقت کا ڈہلا غیر ہوا حال مرا
لوگ کہنے لگے خورشید لب بام مجھے

یاس کہنے لگا مجنون کوئی فرہاد کوئی
یون کیا الفت محبوب نے بدنام مجھے

توجہ اونکی جو عشاق پر نہین نہ سہی
خدا کا خوف بتون کو اگر نہین نہ سہی

فراق یار مین گر چشم تر نہین نہ سہی
ہماری نخل ثمرہ مین ثمر نہین نہ سہی

بری بھلی شب فرقت گذر ہی جائیگی
ہمارے حال کی اونکو خبر نہین نہ سہی

فراق مین یہ اکیلا ہی دل لگی کو بہت
جو ساتھ اشک کی لخت جگر نہین نہ سہی

دہن تو باتو نسے ظاہر ہی بوسہ لینے کو
کمر جو آپ کی پیش نظر نہین نہ سہی

اونہون نے پھیر دیا دل ہمارا لو دینگے
یہ نذر اونکو جو مد نظر نہین نہ سہی

قفس سے چھوڑ دی صیاد فصل گل آئی
پہونچ ہی جائینگے تا باغ پر نہین نہ سہی

کیسکی سانولی صورت سے دل لگا لیتے
کوئی حسین جو رشک قمر نہین نہ سہی

بگڑ کے مجسے چلو یار ہی کے پاس رہے
اودہر تو ہو جو مرا دل ادہر نہین نہ سہی

عبث نظر مین عزیزونکی میں کھٹکتا ہون
لحد تو ہی جو یہان میرا گھر نہین نہ سہی

یہ دل تو روز مرے لوٹتا ہے جا جا کر
جو نرم یار مین اپنا گذر نہین نہ سہی

تصور لب و دندان یار رہتا ہے
ہمارے پاس جو لعل و گہر نہین نہ سہی

نسیم ہے مری تربت پر آہین بھرنے کو
جو دل جلانے کو شمع سحر نہین نہ سہی

ہمارا دل تو بہلتا ہے شعر گوئی سے
جو اس زمانے مین قدر ہنر نہین نہ سہی

اونہین یہان کشش عشق کھینچ لائیگی

جو میری آہ مین ای یاس اثر نہین نہی

یاس کم رویے تو آونگی دل لگی ہو جائیگی
راز کہلجائیگا الفت کا ہنسی ہو جائیگی

حسرتو تنکا ذکر ہوگا دلگی ہو جائیگی
ہجر مین ہمدم ہماری ہمنشی ہو جائیگی

ای مسیحا شربت دیدار ہی میری دوا
تو جو آئیگا تو میری زندگی ہو جائیگی

عشق مین ناصح بھی واعظ بھی کرینگے دشمنی
یہ جگہ وہ ہی کہ نیکون مین بدی ہو جائیگی

ذکر اگر آجائیگا تیری قبای تنگ کا
چاک گلشن مین ہر اک گلکی کلی ہو جائیگی

وصل مین عاشق پہ بھی کہلجائیگا راز کم
جو خفی ہی بات وہ اکدن جلی ہو جائیگی

ہچکیان آئین جو فرقتمین سنبھلجائیگا دل
یاد دلبر ہی طبیعت کو خوشی ہو جائیگی

مہربان ہی یار تو قابو مین ہی دل بھی مرا
وہ نگہ پھیریگا مجکو بیخودی ہو جائیگی

آپ دم بھر کو چلے آئین اگر کیا بات ہی
رنج ہوگا غیر کو میری خوشی ہو جائیگی

خشکی زاہد بھی مٹجائے گی آئید و بہار
دیکھنا یہ شاخ بھی اکدن ہری ہو جائیگی

میکشون نے ابتو شیشے مین اتارا ہی اسے
رفتہ رفتہ دختر رز بھی پری ہو جائیگی

یار کے جوڑی سی وابستہ ہین اک عالم کے دل
زلف اگر بکھری جہان مین برہمی ہو جائیگی

وقت بد مین چاہیے ہمراز ہو کوئی شریک
ہجر مین داغ جگر سے دلدہی ہو جائیگی

میرے گھر آنے کو اوسکا عزم بھی ہوگا اگر
راہزن میری مقدر کی بدی ہو جائیگی

دیکھنا صیاد خون اسکا دکھائیگا بہار
برگ گل بلبل کی گردنپر چھری ہو جائیگی

مہربان ہین وہ اگر کرنا نہ اسکا اعتبار
یاس یہ بھی چار دن کی چاندنی ہو جائیگی

دل نے رخ محبوب کی تنویر دکھائی
اس آئینے نے یار کی تصویر دکھائی

اون گیسوؤن کے عشق نے زنجیر دکھائی
سودائیون کے قید کی تدبیر دکھائی

کہتے ہین رضا جوئی اسے عشق یہی ہے
سر جھک گیا قاتل نے جو شمشیر دکھائی

سودی نے ٹھہرنے نہ دیا ایک جگہ پر
وحشت نے مری گردش تقدیر دکھائی

پاتا ہون تصور مین ہی بہزاد کا این رنگ
ہر روز نئی اک مجھے تصویر دکھائی

گل بوٹے مضامین کی جو شعر مین لگائے
بلبل نے یہ رنگینی تقریر دکھائی

پامال جوانون کو جو تو کرتا ہے ظالم
دیتا نہین کیا اے فلک پیر دکھائی

پہلے وہ کسی اور ہی کا سمجھا تھا قاصد
آزردہ ہوا جب مری تحریر کہائی

دل لیگیا پہلے کسی مہرو کی گلی مین
پھر آنکہ نے اک نور کی تصویر کہائی

بے نامہ و پیغام وہ خود آج چلے آئے
کچہ دل کی کشش نے مجہے تاثیر کہائی

کب وصل مین سویا ہون جو اب ہجر مین جاگون
کیون آنکہ مجہے ای فلک پیر کہائی

عجلت مین لکہی چند جو اشعار یہ تونے
ای یاس مگر خوبی تحریر کہائی

یاس یہ آزار الفت کی نشانی رہگئی
جسم سے میرے لپٹکر ناتوانی رہگئی

دیکہنا ہونگے تواضع طاقت و صبر و قرار
چند دن دلمین جو غم کی میہمانی رہگئی

عاشقون کو خوب ترسایا نہ دہلایا جمال
کچہ دنون اور بت تری بہی لن ترانی رہگئی

صورت تصویر ہون خاموش گویائی نہین
میرے حصے کی جہان مین بی زبانی رہگئی

کہو چکے عشق تبان مین طاقت و تاب و توان
اب ہماری پاس کہنے کو جوانی رہگئی

بنکے جوہر خون لپٹا دامن شمشیر مین
پاس قاتل کے ہماری یہ نشانی رہگئی

باغبان نے پہول توڑے جو لیان بہر کے جب
کیا پھڑک کر عندلیب بوستانی رہگئی

آنسو ونکا تار بندہنے سے بڑہا سودائی زلف
دل تو خالی ہوگیا سر مین گرانی رہگئی

وصل مین بہی ہر گہڑی رہتا ہی دہڑکا ہجر کا
نکے غم دلمین ہمارے شادمانی رہگئی

ساقیا یہ کیا چہکے کچہ لوگ کچہ محروم ہین
آکے دور قرمین شراب ارغوانی رہگئی

دیکہنے ہی کو کبہی آجائے شاید وہ مسیح
اس بہروسے پر ہماری زندگانی رہگئی

گہلتے گہلتے عشق کے آزار مین مرجائینگے
چند دن کی اب ہماری زندگانی رہگئی

ہجر کا سامان ہوا تہا پر خدا نے خیر کی
آتے آتے یہ بلائے ناگہانی رہگئی

گا یسونکے تار بند ہیجاتے ہین اک اک تاپر
یاس معشوقون کی اب خوشبیانی رہگئی

کچہ ہین تباہ عشق مین کچہ مرکے گرگئے
آباد کتنے گہر ہوئے کتنے اوجڑ گئے

کیا تفرقے یہ ای فلک پیر پڑ گئے
وہ ہمسے روٹھ بیٹہے ہم اونسے بچہڑ گئے

وہ بیخودی سے باغمین لپٹا جو سرو سے
ہم دیکہکر یہ حال خجالت سے گڑ گئے

شاید خیال غیر کا بہڑکا گیا اوسے
خلوت مین بہی جو یار کے تیور بگڑ گئے

بڑھنے سے قد کے ہوگئی زائل عقل ساری سر سے
خوشقد نظر پڑا جو کوئی اور اکڑ گئے

روز اک نہ ایک بچہ پھنستا ہی عشق مین
ہم اونسے دل لگا کے مصیبت مین پڑ گئے

کچھ نیک و بد کو حضرت دل سنتے ہی نہین
جتنا بنایا انکو یہ اوتنے بگڑ گئے

مرجھائے پھول نوچ گئے بلبلون کے پر
فصل خزان کی آتے ہی گلشن اوجڑ گئے

دل بھی لیا جگر بھی بس اک جان رہگئی
فرمائشون مین یار کی ہم تو اوڑھر گئے

کچھ اندنون حضور ہی تنہا نہین خفا
ہمسے نصیب ہی تو ہمارے بگڑ گئے

اک سخت جان ہین تہی کہ زندہ ہین اجتک
کوچے مین تیرے ایڑیان کتنے رگڑ گئے

ہم اپنے دل کا آپ پھنساتے نہ زلف مین
تقدیر کا تہا بل کہ جو یہ پیچ پڑ گئے

ثابت قدم ہمین رہے میدان عشق مین
اس معرکے مے پاؤن عدو کے اوکھڑ گئے

دیکھو ہمین کہ ظلم تمہارے اوٹھاتے ہین
تم اک ذرا سی بات پہ ہمسے بگڑ گئے

بلبل کے حق مین قہر ہے بربادی چمن
دنیا ہوئی اوجاڑ جو دو پھول جھڑ گئے

وہ منہ چڑا رہے ہین تو مین کہ رہا ہون یا ں
افسوس کیسے لوگونکے چہرے بگڑ گئے

موت کا پیغام ہے ہمکو لائی آپ کی
جسم و جان مین فرق کردیگی جدائی آپکی

کیجئے سامان رخصت لیجئے جلدی خبر
ہجر کے صدمون نے مارا ہے دوہائی آپکی

بے گنہ مارا مجھے انور پہر نہین پروا ذرا
بل نہین ابرو پہ اللہ رے صفائی آپکی

چوریون کے ساتھ پھنسی ہین ہتھکڑیان پیڑیان
کیا بھلی معلوم ہوتی ہے کلائی آپ کی

ہر اشارے مین ادائے عاشقونکے دلمین تیر
خون بہا پیکان ہے انگشت حنائی آپکی

رگہگئے زلفون مین پھنسکر کی نہ پہلو مین جگہ
حضرت دل کیون یہی تہی بس رسائی آپکی

دیکھئے دنیا مین جسکو آپکا عاشق وہ ہے
ای صنم اب ہوگئی ساری خدائی آپکی

پائینچے ہاتھون مین لیکر یون نہ چلیئے ناز سے
دیکھیے بے کل نہو جائے کلائی آپ کی

فردیان جو کامدانی کی بنی ہین اے مہ
چادر مہتاب ہے گویا دولائی آپ کی

ہر حسین مین اک نیا جلوہ نظر آیا مجھے
دیکھتا ہون ہر جگہ قدرت نمائی آپکی

آجکی شب غیر کے پہلو مین بیشک آپ تھے
دل نے مجھکو یہ خبر ساری سنائی آپکی

آفتاب حشر کو دیکھا جو مینے حشر مین
یاد آئی صاف وہ رنگت طلائی آپکی

عاشقونکو قتل کرکے مجسے قاتل نے کہا
آپ کو پہلے پہل دیکھا کیا دل پیشکش
سیدہی ہو جائینگے عاشق دیکھکر تیری نظر
آیئے سر دیجیے اب بار آئی آپ کی
اس سے بڑھکر اور کیا دینگے نشانی آپکی
بل نکالیگی ہر اک کج ادائی آپ کی

دیکھتے ہی اوس حسین کو یوں خود رفتہ ہوئے
یاس کیا اب کہان ہی بارسائی آپکی

اے پری رخ کو ترے شیشۂ دل چاہیے
صبح سے تا شام سیر رقص بسمل چاہیے
روز یہ جلسہ ترے کوچہ مین قائم چاہیے
تیغ ابرو نے سراپا مجکو زخمی کر دیا
نوشدارو کو لب جان بخش قائل چاہیے
امتحان قاتل کرے رکھدینگے زیر تیغ سر
کھیلجانا جانپر کیا بات ہی دل چاہیے
ملگئین جب دونون ملکین تھم گیا طوفان اشک
ایسے دریا کے لیے ایسا ہی ساحل چاہیے
زندگی ہی ہاتھ دھوکر ہو کسی پر شیفتہ
عشقبازی سہل ہی لیکن اسکو بھی دل چاہیے
سیکڑون معشوقونکے ہون داغ اے رشک ماہ
تیری الفت کے لیے ایسا ہی کامل چاہیے
ساتھہ نعش قیس کے دیوانگان عشق ہون
گریہ وشیون کی جا شور سلاسل چاہیے
جوشش سودا سے تن مین اوٹھتا ہی ابلہو
چھیڑنے کو نشتر مژگان قاتل چاہیے
میرے دلمین ہو تصور مصحف رخسار کے
ایسے قرآن کے لیے ایسی ہی منزل چاہیے
ہم کرینگے آہ وہ دوڑینگے دل پکڑے ہوئے
اونسے ملنا بات کیا ہی جذبۂ دل چاہیے

یا علی کہہ یاس جب کوئی مہم درپیش ہو
نام حضرت کا زبان پر وقت مشکل چاہیے

یاس کو جب کثرت عصیان پہ رقت آگئی
دلمین الفت کا فقط ہی بس طبیعت آگئی
عشق چشم سرگین سے جب ہوئی زار و نحیف
آگیا جب دل کسی پر اک قیامت آگئی
کر دیا پامال سبزے کی طرح اوس شوخ نے
پاؤن کے نیچے اگر عاشق کی تربت آگئی
ملگئے دلمین ہمارے کچھ ہی رنجش ہوئی
جب گلے سے آکے وہ لپٹے محبت آگئی
شعر مین جسدم وہ خوش قامت خرامان گیا
عاشقون پر اک قیامت مین قیامت آگئی

بولے وہ جنجلا کے مینے بوسہ رخ جب لیا
استقدر گستاخیان کچھ تیری شامت آگئی

بے بلائے میرے گھر وہ بادشاہ حسن آئے
یہ مثل سچ ہوگئی گھر بیٹھے دولت آگئی

دیکھکر زلف پریشان ہمکو سودا ہوگیا
آنکھ ملتی ہی کسی سے دلمین وحشت آگئی

مرد جو ہین اک ذرا سی بات ہی اونکو بہت
غیر سے وہ ہنسکے بولے ہمکو غیرت آگئی

لیلی و مجنون کی تصویرین ہین دیکھین جو ساتھ
یاد ہمکو اونکی صورت اپنی سیرت آگئی

ہوگیا تصویر یہ ہین فراق یار سے
جسنے دیکھی میری صورت اوسکو رقت آگئی

ساری دنیا ہوگئی ویران ہماری سامنے
یاد اے رشک پری جب تیری صحبت آگئی

ہجر مین دلکا تڑپنا ہمپہ تنہا گویا عذاب
ایسی صعقطونسے مجھپہ مرنے سے راحت آگئی

خون میرا ملکے قاتل نے کہا ہر ایک سے
خوب میری ہاتھ مین مہندی کی نگہت آگئی

پہلے تو روئی مری تب پہ پھر چپ ہوگئے
یاد اونکو اپنی عاشق کی وصیت آگئی

گھر سے جب اسکو نکالا گردش افلاک نے
ساتھ دینے کو تری وحشی کا غربت آگئی

دفن کرکے جب مجھے احباب سب جانے لگے
پاسبانی قبر کی کرنے کو حسرت آگئی

جھوٹ سچ کے یار جو کرنے لگا مجھسے گلے
یاس پھر میری زبانپر بھی شکایت آگئی

یہ چاہیے تھا سبک یہانسے ہم گذر کرتے
نثار بوئے گل اس باغ سے سفر کرتے

جو کچھ دنون بھی توجہ یہ بت ادھر کرتے
تو اوتنی عمر تعیش مین ہم بسر کرتے

تڑپ تڑپ کے ضرور آپ بھی بسر کرتے
ہمارے نالۂ دلکش جو کچھ اثر کرتے

یقین تھا کہ جہنم بھی سرد ہوجاتا
ہم اشک شرم سے دامن جو اپنا تر کرتے

کوئی کسیکا برے وقت مین شریک نہین
پڑی تھی نالون کو کیا جو انہین خبر کرتے

اوٹھ آئے بزم سے سنکر رقیب کی باتین
تمہاری خیر نہ تھی اسمین ہم جو شر کرتے

یقین ہے کہ عدم کا نشان ملجاتا
جو لوگ میرے تن زار پر نظر کرتے

خط بال سے باریک ہے یہ سنتے ہین
پڑی تھی کیا ہمین جو الفت کمر کرتے

وہ رشک بدر کسی شب اگر یہان آتا
تو منہ ہی دیکھکے اے یاس ہم سحر کرتے

ہوا تھا خلق یہ کونین کی نبی سے پہلے
بنا نور محمد عالم ایجاد سے پہلے

اولجھتی تھی طبیعت ہجر مین فریاد سے پہلے
خفا رہتے تھے ہم اپنے دل ناشاد سے پہلے

نہ ان جھگڑون مین پڑ باز آ محبت سے حسینونکی
یہی کہتی تھی ہم اپنے دل ناشاد سے پہلے

خبر پائی جو اپنے قتل کی دشت سے دم نکلا
مری میت آئی استقبال کو جلاد سے پہلے

وہ عاشق ہون نہین قاتل امتحانکا نام لینیا
مرا سر کاٹ لے تو خنجر فولاد سے پہلے

کیا تھا قصد نالی کا کہ وہ بت خود چلا آیا
اثر پتھر مین یہان پیدا ہوا فریاد سے پہلے

گرفتاری جو قسمت مین نہوتی کیون مین پہنچتا
مری تقدیر تھی اس دام مین صیاد سے پہلے

محبت مین گلونکی گریہ وشیون سے کیا پایا
کوئی پوچھے تو اتنا بلبل ناشاد سے پہلے

مجازی سے حقیقت تک پہونچ جاتی ہین آخر کو
تبونکی یاد ہوتی ہے خدا کی یاد سے پہلے

بلا مین پڑتی ہین عشوق بھی مانند عاشق کے
گری تھے چاہ مین یوسف مری افتاد سے پہلے

جنون ہوگا مجھے پھر آمد فصل بہاری ہے
گھر اب پٹریان ویہری کہو صحرا دسے پہلے

او ٹھائین ظلم کیا عشاق تو راحت کے خوگر ہین
کیے لطف و کرم کیون ای تو بیداد سے پہلے

یہ تھا لطف محبت عشق صادق کے یہ معنی تھے
سر اپنا پھوڑنا شیرین کو تھا فرہاد سے پہلے

رہا کیا لطف جب ہم یار کو جا کر منا لائے
مزا تھا خود وہ ملتا عاشق ناشاد سے پہلے

لڑکپن مین غضب اوس سر قد کی شوخ باتین ہین
لپٹجاتا ہے جا کر باغمین شمشاد سے پہلے

ہمارا ذکر وہان ہونے کو ہو دیدی خبر دلنے
ہمین آنے لگی ہچکی کسی کی یاد سے پہلے

سراپا لکھ کے غزلون مین دکھایا اہل محفل کو
تری تصویر کھینچی پاس نے بہزاد سے پہلے

رفیق ہوکے رہی بعد مرگ بھی اپنی
بنی چراغ لحد یاس بیکسی اپنی

نئی طرح کی مری فرقت مین جی بہلتا ہے
جگر تڑپتا ہے ہوتی ہے دل لگی اپنی

طریق معرفت یار کوئی کیا جانے
کریگا خود دل گم گشتہ رہبری اپنی

چراغ رہ گئے کل جا بجا عدم کی طرف
لگی ہوئی ہے جہان مین یہ وارثی اپنی

جگر کے داغ جو چمکے ہمین عرق آیا
خواص دھوپ کا رکھتی ہے روشنی اپنی

دکھا کے ابرو خمدار کیا ڈراتا ہے
گلے پہ پھیر دے قاتل ابھی چھری اپنی

گلے سے آپ وہ لپٹینگے ہم جو چھیڑینگے
کریگی وصل مین مستانو نکو بیخودی اپنی

ہم اب تو مر ہی چکے تھے فراق دلبر مین
کہو کہ بچگئے باقی تھی زندگی اپنی

ہماری چاہنے سے اور بھی ہوئے مائل
وہ گھر پر آگئے اتنا اثر بھی کافی ہے
نہ وصل یار ہوا ہجر ہی میں عمر گئی
اسی طریق پہ تھے قیس و ویس و فرہاد
ہم اپنی بات کرینگے جو صندلی پر آپ
سحر کے ہوتے ہی یہ دھیان میں تڑپتا ہے
شراب پی چکے اب میکدہ سے جاتے ہیں
تڑپ کے نالہ نہ کھینچیں تو آہیں وہ کیونکر
وہ غم نصیب ہیں ہنستے ہی ہم لہو روئے
لگائے دل جو اسی سے یہی ہے اوکی سزا

اونہیں بنا گئی معشوق عاشقی اپنی
یہی تڑپنے سے دل کی مراد تھی اپنی
ہوئی نہ چار گھڑی بھی کبھی خوشی اپنی
یہ راہ عشق میں کرتے تھے پیروی اپنی
وہ کیا دکھائینگے ہمکو ہما ہمی اپنی
سمجھتے ہیں دل بیتاب کو گھڑی اپنی
سلام مستوں کو ساقی کو بندگی اپنی
اثر کریں جو نہ آہیں تو ہے کمی اپنی
وہاں زخم کے مانند ہے ہنسی اپنی
یہ شور کرتی ہے تربت پہ بیکسی اپنی

خدا کا شکر ہے اے یاس وہ ہوئے قائل
ہر ک سے کہتے ہیں نیکی تری بدی اپنی

یاد سب کیفیت و دور شباب آجائیگی
چوم لونگا خط شبگوں کو قسم قرآن کی
میں یہ سمجھونگا کہ جاتا ہے دل فرقت زدہ
تیغ ابرو سے نہ ہرگز قتل ہونے پائینگے
یاد آجائیگی میری خود بلا لیگا مجھے
پانی پانی شرم سے ہو جائے گا ابر بہار
ہے یقین اے شیخ تو کچھ اور بھی لائیگا رنگ
دیکھنا زلفوں کے پھندے میں جو تو پڑ جائیگا
ٹکڑے لیموئے عنبر سے اگر آئی صبا
میری چشم اشک افشاں نے لیا جسدن خمیر
سمجھینگے عاشق کہ دیکھا آفتاب حشر کو
ہم یہ سمجھینگے کہ یہ شیشہ میں تری ہے پری
دل جو تڑپیگا خیال یار تڑپائے گا اور

ساقیا جب غہد پیری میں شراب آجائیگی
ساقیا جسوقت اوس رخکی کتاب آجائیگی
وقت مے موشی اگر بوئے کباب آجائیگی
عاشقان زار کی آڑے نقاب آجائیگی
کوئی ہچکی یار کو گر وقت خواب آجائیگی
جوش پر جسدم مری چشم پر آب آجائیگی
ریش پر تیری جو سرخی خضاب آجائیگی
تیری شامت اور دل خانہ خراب آجائیگی
تیری سودائی کو بوئے مشکناب آجائیگی
سب تہی دولت زمین میں اے سحاب آجائیگی
ساقیا جب وہ جبین پر عتاب آجائیگی
ساقیا جسوقت بوتل میں شراب آجائیگی
خاک تسکین مجکو وقت اضطراب آجائیگی

سرخرو کرتے ہین شوق تو نکو عاشق مرکے بھی
میری خون سے خنجر قاتل پر آب آجائیگی

جسم خاکی پر مرے کیا قبر مین ہوگا فشار
جب مدد کو یاس روح بیتراب آجائیگی

وحشت الفت گیسوئے رسا کیا کم تھی
تیرے دیوانے کو یہ تازہ بلا کیا کم تھی

منتین وصل کی کیون یار سے کرتا جاکر
کہینچ لانے کو مری آہ رسا کیا کم تھی

اپنے دیوانے کو زنجیر عبث پہنائی
قید کرنے کو تری زلف دوتا کیا کم تھی

چاندنی کی مین شب وصل ہوس کیا کرتا
تیری تنویر رخ اے ماہ لقا کیا کم تھی

بادپا پر جو سوار آتے ہین وہ سوئے مزار
خاک عاشق کی اوڑانی کو ہوا کیا کم تھی

قتل مین میرے ہوا ناز بھی آکر جو شریک
ایک قتال جہان اونکی ادا کیا کم تھی

بیچ مین آکے نسیم اور درانداز ہوئی
زنگ بلبل کے اوڑانی کو صبا کیا کم تھی

چشم فتان مین جو قاتل نے دیا ہے سرمہ
خون عاشق کے بہانے کو حنا کیا کم تھی

ذبح کے واسطے کیون آپ نے خنجر کہینچا
قتل عاشق کے لیے تیغ ادا کیا کم تھی

لیلی ہجر مین مین سیر چمن کو جاتا
داغہائے دل شیدا کی فضا کیا کم تھی

وصل کا اک ادب عشق ہی مانع نہ ہوا
باز اس امر سے رکھنے کو حیا کیا کم تھی

ساقیا مے کے جو دو جام پلائے مجکو
ایک تیری نگہ ہوش ربا کیا کم تھی

کوچہ یار مین لائی کشش عشق مجھے
ورنہ عالم مین مری رہنے کو جا کیا کم تھی

مست پہلے ہی سے ہین مے کی ہوس کیا ہمکو
نشہ کو آمد ساقی کی ہوا کیا کم تھی

کیون بھری آکے مری سر مین ہوا سودے کی
چاک ہونے کو فقط گل کی قبا کیا کم تھی

اپنی رحمت سے گنہ یاس کے بخشدیئے
عدل کرتا تو اگر ایک خطا کیا کم تھی

بزم مین ہم جو پھری اونکی نظر دیکھینگے
اپنے نالون کا پھر اوسوقت اثر دیکھینگے

پاؤن اپنا رہ الفت مین بھی دھر دیکھینگے
زندگی ہے تو ہم ایک اور پہ مر دیکھینگے

ہونگے دو چار کہ دل تیر نظر سے زخمی
وہ جو ہر بار ادہر اور اودہر دیکھینگے

آپ کے دلمین نہ پائینگے اگر اپنی جگہ
پھر شکایت نہو ہم بھی کوئی گھر دیکھینگے

تن پر داغ ہمارا اونہین یاد آئے گا
کوئی پھولا جو وہ گلشن مین شجر دیکھینگے

قہر ڈہائینگی یہ وزدیدہ نگاہین اونکی
دل چرا لینگے جو وہ ایک نظر دیکھینگے

آبرو خاک مین ملجائے گی اے ابر بہار
جوش تیرا جو مرے دیدۂ تر دیکھینگے

صاف جانینگے کہ ہے مال کسی مسک کا
ہم کسی غنچہ کی مٹھی مین جو زر دیکھینگے

جو ہی موہوم وہ اور ونکو بھی کہو دیتا ہی
ہوش گم ہونگے جو اوس گلکی کمر دیکھینگے

ہم کبھی کوچۂ الفت مین نہ رکھینگے قدم
کچھ بھی اس راہ مین گر خوف و خطر دیکھینگے

اونسے ہم وصل کے اوسوقت طلبگار ہونگے
اپنی آہو نمین اگر کچھ بھی اثر دیکھینگے

چونکہ اوٹھتی ہین وہ آہونسے کہان جہوکونسی
گر میان تیری ہم اے باد سحر دیکھینگے

نقص مجمین جو کوئی ہو تو یہ ہی اونکا کمال
پھول جائینگے اگر داغ جگر دیکھینگے

سکۂ داغ جنون نذر کرین گے بڑہکر
تیری آمد جو ہم اے رشک قمر دیکھینگے

راہ پر ہول وہ وہ قبر کی سونی منزل
الحذر ہم یہ قیامت کا سفر دیکھینگے

اب زمانے کا ہی یہ رنگ عیاذاً باللہ
سب مٹائین گے جسے اہل ہنر دیکھینگے

داغ پر داغ پڑینگے دل غمدیدہ مین
جب تری شکل ہم اے رشک قمر دیکھینگے

اپنے سینے سے لگا لینگے وہ سر کاٹتے ہی
ایکدن ہم یہ محبت کا ثمر دیکھینگے

ضعف بڑہکر ہمین ان دو ہی سے گا مطلب
یاد ہن دیکھین گے ہم یا تو کمر دیکھین گے

یاد آجائیگا فرقت کی شبون کا رونا
تجھے گریان جو ہم اے شمع سحر دیکھینگے

جانینگے سینۂ پر داغ کسی عاشق کا
ہم سیہ بخت جو دنیا مین سپر دیکھینگے

ہی تمہارے لب رنگین سے محبت جنکو
وہ نہ بھولے سے بھی برگ گل تر دیکھینگے

نظر آئے گا ہتون مین بھی خدا کا جلوہ
ہر جگہ عشق حقیقی کا اثر دیکھین گے

ہم یہ جائینگے کہ دو لوٹ رہی ہین بسمل
جب تڑپتے ہوئے دل اور جگر دیکھینگے

شرمگین ہین وہ مری وصلکی گستاخی سے
چار آنکھین نہ کرینگے نہ ادہر دیکھینگے

حشر کے دن کوئی دیکھے کہ نہ دیکھے تمکو
ہم نہین ماننے کے ایک نظر دیکھینگے

قتل ہونے کا ہمین شوق بڑہا ہے ایسا
یاس جب دیکھین گے ہم اونکی کمر دیکھینگے

کیا ہی طبع مری خوگر راحت ٹہری
اور جور و ستم اوس شوخکی عادت ٹہری

یاد محبوب کوئی جان کی آفت ٹہری
میری ہچکی نہ سحر تک شب فرقت ٹہری

منہ لگانے سے رقیبونکے یہ معلوم ہوا
اب اونہین مد نظر میری اذیت ٹھہری

اثر جذب محبت سے چلے آئے جو وہ
اور تو کیا ہے یہ عاشق کی کرامت ٹھہری

جسکو دیکھو وہ ہوس ہی مین ہوا جاتا ہے
اونکا دیدار نہ ٹھہرا کوئی دولت ٹھہری

حشر کے دن کہین دیکھینگے تمہارا دیدار
قبر کی رات نہ ٹھہری شب فرقت ٹھہری

مجھسے دل لے لیا گھر اپنے بلا کر اوسنے
جسکو سمجھا تہا مین دعوت دعوت ٹھہری

ہر ادا کا یہ اشارا ہے کہ دے دو مجکو
جان ٹھہری نہ مری اونکی امانت ٹھہری

قیدئ زلف رہا کرتا ہے فصل گل تک
دل وحشی کی اسیری کی یہ مدت ٹھہری

غش پہ غش آتے رہے صدمہ دوری سے مجھے
وہ گلے آکے جو لپٹے تو طبیعت ٹھہری

آمد و شد کا نہ ٹھہرا کوئی مانع جب اور
ضعف ٹھہرا مرا اوس گلکی نزاکت ٹھہری

کبھی نالی کیے مینے کبھی دولت کی دعا
نہ زبان میری سحر تک شب فرقت ٹھہری

حور آئی ہے جنان سے یہی سمجھا عاشق
آکے جب اونکی سواری سر تربت ٹھہری

وہ مرے پاس سے جائینگے تو پھر جان کہان
وصلکی صبح جہان سے مری رخصت ٹھہری

مر گیا ہجر مین مین لی نہ خبر ظالم نے
تیغ جلاد مری یار کی غفلت ٹھہری

وصل مین مجھسے لپٹ کر وہ یہ فرمانے لگے
اب تو تسکین ہوئی دل کو طبیعت ٹھہری

جب خرامان وہ ہوا حشر بپا ہونے لگا
یار کی ناز کی رفتار قیامت ٹھہری

آنکھ اگر بند ہوئی خواب مین بھی مین رویا
الفت چشم مین اک پل بھی نہ رقت ٹھہری

حشر کے دن مری آنکھونسے نکل آنا تو
تجھپہ بخشش مری اے اشک ندامت ٹھہری

دیکھیے وہ اک نظر لطف سے ہم پر کرین
یار سے دلکی ہماری یہی قیمت ٹھہری

جیتے جی چین نہ آیا مجھے فرقت مین کبھی
دم مرا تن سے جو نکلا تو طبیعت ٹھہری

جب تصور کیا آغوش مین پایا اونکو
ہجر مین بھی یہ ملاقات کی صورت ٹھہری

سچ ہے سب بہاگتے ہین پاس سے دیوانیکے
دل وحشی مین نہ میرے کوئی حسرت ٹھہری

جب خیال آتا ہے تجکو مین یہین پاتا ہون
دل مرا کاہے کو ٹھہرا تری خلوت ٹھہری

وصل محبوب مین کام آگئی بیتابی دل
کوئی دم بھی نہ نکلتی ہوئی حسرت ٹھہری

شکوہ یار و تنگاہی کا اے یاس نہین
بیکسی بھی تو نہ آکر سر تربت ٹھہری

پس دفن

مخمس غزل اوستاد الکل جناب شیخ امام بخش ناسخ مرحوم

اوس گلی کے آگے نجانہ برہمن چھوڑ دے
مسکن اپنا فاختہ بلبل نشیمن چھوڑ دے
نکہت گل بھی صبا کا بلکہ دامن چھوڑ دی

بالیقین موسی تجلی گاہ ایمن چھوڑ دے
کوئی جانان دیکھہ یا ڈی گل تو گلشن چھوڑ دے

ہاتھہ میرا کسطرح قاتل کا دامن چھوڑ دے
دوست سے ملنا عبث کیونکر تشکل دشمن چھوڑ دے
جوکہ ہو آہن ربا کسطرح آہن چھوڑ دے

کسطرح سر کٹکے پائی تیغ افگن چھوڑ دے
خنجر سفاک کو کیا میری گردن چھوڑ دے

دلربائی کی جو لہرائے تجھے اے بحر حسن
آشنائی کی جو لہرائے تجھے اے بحر حسن
صاف گنگا کی پرستش ہر برہمن چھوڑ دی

جوش ادائی کی جو لہرائے تجھے اے بحر حسن
خود نمائی کی جو لہرائے تجھے اے بحر حسن

کچھ ہمین پروای مال و دولت عالم نہین
یادگار اوسکا ہی ہوس رشک پریسو کم نہین
پرنشانی کا جو چلا ہی سور ہرن چھوڑ دی

کرتے ہین خوابان نفد جاں بھی کم ہم نہین
خاتم جم ہو جو اپنے پاس لے سکتے نہین

دہیان رہتا ہی مجھے زلف پریشان کے عبث
پیش پیش اندھیرہی گردون گردان کے عبث
بس دل ناداں خیال زی روشن چھوڑ دی

داغ تو کہاتا ہی عشق روز جانکے عبث
ظلم سہتا ہی شب تاریک ہجراں کے عبث

مدتوں کی کشمکش مین ہون کہ اب خوف خدا
طائر روح اس قفس سی جلد چھٹجائے مرا
کرکے تسخیر مجھے اب ای صید فگن چھوڑ دے

اپنے قیدی پر توجہ کی نظر کر تو ذرا
وام سی تن اور تن سی جان ہو جائے رہا

دفعتاً ہو جائی سب گلشن وی بیت الحزن
خار ہو جائین نظر مین کیا سمن کیا نسترن
ہی یقین ای باغبان شاخ نشیمن چھوڑ دی

بولجائی سب صفیر و بلبلی ابھی سب انجمن
ہاتھہ مین اوس گل کی گرد دیکھی چھڑی مرغ چمن

پاس جو اوسکے صراحی اور ساغر دیکھلے
اک قیامت جانبر ہو موت ابھی گھر دیکھلے
ہاتھہ سے ساقی ابھی شیشے کی گردن چھوڑ دے

اور اڑتے خلق سی صہبا کی دم در دیکھلے
گر دن ایسی اوس بت سیمیں کی ہو کر دیکھلے

ہے کسیکی عقل کو چکر کوئی گردش مین ہے
کوئی مشل پا تو مثل سر کوئی گردش مین ہے
شکبو کوشش مین کوئی دن بہر کوئی گردشمین ہے
رشتۂ طول امل سی ہر کوئی گردش مین ہو

پائے آسائش اگر رشتے کو سوزن چھوڑ دی

کب وہ ہو زور اور دلسے تیجانون سے جو ہو
کام تیر و لنسے نہ نکلے ان کمانو لنسے جو ہو
نامور رہجائین اوسمین نی نشانو لنسے جو ہو
پہلوانو لنسے نہو ہم ناتوانون سے جو ہو

عشق کا وہ معرکہ ہی جی تہمن چھوڑ دے

کیونکر اوسکی نرگسی آنکھو نپر آجائے نہ پیار
صاف دکھلاتی ہین یہ نرگس کے غنچونکی بہار
اونچی ہوتی ہی نہین نظرین کہی کوئی ہزار
اوسنے جی سی کی شرمگین آنکھین مین کیونکر ہون چار

دیکھکر مجکو نہ کیون پلکون کی جلمین چھوڑ دے

رنگ دکھلاتی ہین کیا کیا لبند و وارنے
کیا ستایا ہے کسی کے عشق کی آزار نے
تنگ کر رکھا ہے مجکو اس دل بیمار نے
اندنون چھوڑا مری گھر کا جو آنا یار نے

تو بھی اے روح روان جانہ تن چھوڑ دے

کب ہی پستی و بلندی کا اسے خوف و خطر
قصد رکھتا ہی فلک کا یہ بھی مانند نظر
راہتبازی آگئی حصے مین اسکے سر بسر
ہو گیا اوس سرو قامت کی سواری کا اثر

اب الف ہونا بھلا گیا اوسکا تو سن چھوڑ دے

ہے روانی مین ہماری آبکی باری کا اثر
بیقراری مین ہی دلکی بیقراری کا اثر
چال مین گلگونکی ہے بادِ بہاری کا اثر
ہو گیا اوس سرو قامت کی سواری کا اثر

اب الف ہونا بھلا گیا اوسکا تو سن چھوڑ دے

جو ضرر کی بات ہو کب مانتے ہین عقلمند
ہی بہت نازک کہین دلکو نہ پہونچی کچھ گزند
گھٹکے یون رہنا نہ اسکا آئے گا مجکو پسند
میرے سینے کے نہ سب ناسور کر جراح بند

کوئی تو دلکی نظر بازی کو روزن چھوڑ دے

کیون انہین کرتا ہی تو اے بے ہنر جراح بند
رہ نہین سکتی ہین دم بھر ایسے در جراح بند
رخنہ پڑ جائیگا یہ ہونگے اگر جراح بند
میرے سینے کے نہ سب ناسور کر جراح بند

کوئی تو دلکی نظر بازی کو روزن چھوڑ دے

دوستی کا پہلے مجھ دشمنی کی دم بھرنے لگا
دیکھکر انداز و خشت پہر وہ کچھ ڈرنے لگا

منتیں کرکر کے سر کو پاؤں پر دھرنے لگا | جب مین چاک اپنے گریبانکی طرح کرنے لگا
قیس چلایا مرے صحرا کا دامن چھوڑ دے

کب سلیقہ ظلم کا ہی چرخ مینا کار کو | اک غریب آزاری آئی اس غریب آزار کو
دیکھنا اس انقلاب عالم غدار کو | رحم آئے غیر کو لیکن نہ آئے یار کو
دوست مجکو قتل کرڈالی جو دشمن چھوڑ دی

یاس ذموزون کیے سر قد بالا کے وصف | وصف نرگس کے ہین چشم شوخ کے بالا کے وصف
ہر جگہ باندھی ہین گلزار رخ زیبا کے وصف | یکقلم لکھے ہین ناسخ اوس گل رعنا کے وصف
جو مرا دیوان دیکھے سیر گلشن چھوڑ دے

مخمس غزل جناب خواجہ حیدر علی آتش مغفور

فکر مین تیری ہی تہا جو عاشق بیچارہ تہا | وصل کا خواہان کبھی گہ در پے نظارہ تہا
دیدہ تہا حیرت زدہ خود گم دل صد پارہ تہا | منتظر تہا وہ تو ہست و جو مین یہ آوارہ تہا
شیفتہ تیرا ہی تہا جو ثابت و سیارہ تھا

اک تمنا ہے تو آٹھ آٹھ آنسو روتی ہین | بس ہوس ہی آبرو سے ہاتھ دہوتی ہین
آرزو ہی یہان دل حیرانکی کہوتی ہین | ہر جو حسرت تو سراپا چشم ہونے کی ہین
حاصل اس آئینہ خانے مین فقط نظارہ تہا

تہا کبھی معشوق اپنا بھی کوئی مہر وش صنم | کیون نہ یاد آئین وہ باتین کیون ہو دل کو الم
دیکھکر یہ حال بڑہجاتا ہے اپنا اور غم | جب شب مہ مین جکو اوڑتا ہی مرجاتے ہین ہم
پیلیو تکا اپنے بہی تارہ کوئی رخسارہ تہا

جی جو بھر آتا تہا میرا دور ہی دلدار مین | جوش زن تہا خون دل کیا دیدۂ خونبار مین
تہا سمان سنہ کی جہڑی کا آنسوؤنکے تار مین | کہولکر دل جب مین روتا تہا فراق یار مین
چشم تر منبع تہی ہر سوے مژہ فوارہ تھا

کسکی چشم تر نے دی دریا کو اخضر کو شکست | خون دل کے قطرہ نے ہر ایک گوہر کو شکست
آنسوؤن کی فوج سے موجونکے لشکر کو شکست | سیل گریہ نے یہ کسکی دی سمندر کو شکست
جو حباب آیا نظر اک دانۂ گون نظارہ تہا

ہر جگہ ہوتی ہی انسانکی تواضع اے فلک
ہوگدا کی یا کہ سلطان کی تواضع اے فلک
سب ہی کو لازم ہی مہمانکی تواضع اے فلک
ایکشب تو وصل جانانکی تواضع اے فلک

چار دن مہمان تیرے گھر مین یہ بیچارہ تھا

ہوش اوڑی آیا سیہ کاری کا اپنی وہیان جب
مطمئن تھا الٰہی سی ہوا مین رند کب
بزم غم کدن نہین محکو ہوئی بزم طرب
روز و شب کی حال کا لکھتا تھا پر چہ روز و شب

کاتب اعمال میری پوڑہی کا ہرکارہ تھا

ہین مجھی معلوم ساری عشقبازی کی طریق
ہین ہوا پیدا محبت کا یہ جام رحیق
ابتدا ہی سی مری سودا و وحشت ہین رفیق
عہد طفلی سی جنون عشق کامل ہے شفیق

شاخ نخل بید مجنون سے مرا گہوارہ تھا

وحشت دل کا بیان کرتا کسی سی مین تو کیا
کلفت دل کا بیان کرتا کسی سی مین تو کیا
صورت دل کا بیان کرتا کسی سی مین تو کیا
حالت دل کا بیان کرتا کسی سی مین تو کیا

عشق مین اک مصحف رخسار کی سیپارہ تھا

گو تعارف تھا بہت کچھ قیس محزونسی ہمین
آگہی تھی خوب اوس شیدا و مفتونسے ہمین
لیکن اب پایا گیا حال دگر گونسی ہمین
یہ ہوا ظاہر انا لیلی مجنون سے ہمین

اپنا دیوانہ تھا اپنے واسطے آوارہ تھا

رات دن کرتی رہی غم اپنی جدائی مین مجھے
شدت درد و الم اپنی جدائی مین مجھے
ہمیہ جو گذری ستم اپنی جدائی مین مجھے
حال اپنا ای صنم اپنی جدائی مین مجھے

سینہ و سر تھا ہمارا اور سنگ خارہ تھا

اوسطرف ناگہ جو سودای محبت لے گیا
اشتیاق قتل محکو بعد مدت لے گیا
جتنے تھے جانباز سب پر گوی سبقت لیگیا
کوچہ قاتل مین جب شوق شہادت لیگیا

سر نہ تھا گردن پہ اپنی بار صد بیچارہ تھا

مژدہ کا شور کلمہ کا وہ غل ہر بار کا
جمع تھین فوجین کی فوجین وقت تھا دربار کا
شادمانی کی خبر دیتا تھا غم مجھ زار کا
پیٹنا سر مرے ماتم مین عزیز و یار کا

قلعہ گنج لحد کی فتح کا نقارہ تھا

در پے آزار ہی میری رہے یہ اہل کین
جسکو پہلو مین جگہ دی ہچکیان ہی دشمن ہین

یاس نے راحت کسی کے ہاتھ سے پائی نہین
اہل عالم سے ہمیشہ آتش اندائین ہو مین

مردم دنیا نمک تھے مین دل صد پارہ تھا

مخمس غزل استادی جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی مدظلہ العالی

گو مسیحا ہین وہ بن بنکے مکرنے والے
میٹھی باتون سے ہین زخمون کے بھی بھرنے والے
چوکتے بھی ہین کہین جی سے گذرنے والے
اونکی سب ناز ہین گو زندہ ہی کرنے والے
ڈھونڈھ لیتے ہین بہانہ کوئی مرنے والے

گذری سو سو برس کے محبت مین گذرنے والے
تھی عجب رنج مین زیست کی بھرنے والے
قتل ہونے سے جیے عشق مین مرنے والے
مرحبا قتل ہمین کرکے مکرنے والے
منہ سے کہتے نہین احسان کے کرنے والے

اوسکے ابرو و غمزہ سے مین بھلا کیا ڈرتا
یا تو جیتا مین اس امید پہ اور یا مرتا
اسجگہ مرہم کافور اثر کیا کرتا
کون قاتل کی طرف سے مرے دلکو بھرتا
اوسکے تیرون ہی کے کچھ زخم تھے بھرنے والے

ہمنے ایسا تو زمانے مین نہ دیکھا جوبن
مار ہی ڈالیگا دو ایک کو اونکا جوبن
میری نوخیز کا کیا حسن ہے اور کیا جوبن
یہی کرتا ہے اشارے کوئی اوٹھتا جوبن
یون ادہر تے ہین محل پہ کے ادہر نیوالے

اس نصیحت کو زرا کان لگا کر سن لو
قتل کرتا نہین قاتل تو چلو جانے دو
بار یہ سر سے اوتر جائے سبکدوشی ہو
کہتی ہی خواہش قتل اپنا گلا خود کاٹو
جی کو یون مار نہین رکھتے ہین مرنیوالے

ہے یقین آپ کے کہنے کا قسم کھاتا ہون
اپنے قابو مین مگر دلکو نہین پاتا ہون
یہ نہین مانتا جو جو اسے سمجھاتا ہون
بیقرار اور مین اوسوقت ہوا جاتا ہون
کون سنتے آپ تسلی مری کرنے والے

ایسا دل سخت ہے اوسکا کہ نہین رحم ذرا
کوئی جی جائے کہ مرجائے نہین کچھ پروا
دل ہے لوہے کا تو پتھر کا کلیجا اوسکا
یہ ہماری ہی ترکیب تھی کہ وہ ہمین ہوا
اور بھی کتنے ہین اس کام کے کرنے والے

نکلا لاکھون مین نہ کوئی بھی غمگسار اپنا
حسرت تمہارے لگا خوف کھا رہے اپنا

اور کچھ بن نہ پڑی ہمکو خموشی کے سوا
لاکھ پرسش ہوئی ہم چپ ہی رہے ہر زخرا

کیا گناہ ہونگے بری ہو گئے ڈرنیوالے

بجکو سمجھا ہی نہین آجا نہین یکدم اے شوخ
نیک ہوگا نہ کبھی ظلم کا انجام اے شوخ

آسمان نالۂ مظلوم کا ہی بام اے شوخ
خود بھی پاتی نہین تسکین فلک آرام اے شوخ

آہ سے خاک نشینونکی نہ ڈرنیوالے

امر و خواہ مین دشمن کا وہ دل دیکھتے ہین
عشق مین چاہ مین دشمن کا وہ دل دیکھتے ہین

کس کڑی راہ مین دشمن کا وہ دل دیکھتے ہین
امتحانگاہ مین دشمن کا وہ دل دیکھتے ہین

مجسے تو پوچھتے کیا قصد ہی مرنے والے

تیر اگر میو ہی کسی کے لیے پہانسی سے سوا
زہر دیگا کسی عاشق کو یہ نبرہ رخ کا

کوئی ابرو پہ گلا کاٹ کے مرجائے گا
ہر ادا کو تری بتلائینگے انداز قضا

جی بچے یار اگر جی سے گذرنے والے

ہم گنہگارونکی کھوئے گئے ہوی ہوش
گل مچانے نے تمہاری کیا ہم سبکو خموش

نہین معلوم یہ کس بات پر آیا نہین جوش
زاہد و آتے ہی کرنے لگی مسجد مین خروش

یہ نہین خیخ اوٹھتی ہین لتد ہی ڈرنیوالے

گو نہین جور پہ مائل تری طبع عالی
بے سبب غصہ ہی رہتی نہین رخ پر لالی

خیر یہ بات بھی ہو جائے گی بہتر حالی
کچھ ہوا ہی مرے کینے سے ترا دل خالی

اور بہر دینگے سلامت رہن بہر نیوالے

کب رہی تیری کمر تیغسے قاتل خالی
مینے لیلی ہی نہ دیکھا کبھی محمل خالی

نہ رہیگی کبھی مہان سے یہ منزل خالی
کچھ ہوا ہی میرے کینے سے ترا دل خالی

اور بہر دینگے سلامت رہن بہر نیوالے

واقعی ہوتا ہی کب لطف و کرم تجسے فلک
ہان اگر ہی تو ہی امید ستم تجسے فلک

جانتے ہین کہ خوشی ملتی ہی کم تجسے فلک
دائمی وصل کی خواہان نہین ہم تجسے فلک

چار دن وہ بھی بہت جلد گذرنے والے

مجھپہ لائے گا قیامت ترا قد دلجو
بعد مرنے کے نہ دی داغ مجھے اے مہرو

چین لونگانہ تری دیکھکے بکھرے گیسو
کہو لکر بال پریشان نہ کر روح کو تو
او مرے سوک کی بردی مین سنورنیوالے

باہم اس بات کا چرچا مری نالے کرلین
بام تک یار کے رستا مری نالے کرلین
میرے ہی قلب کو بھندا مری نالے کرلین
پہلے تاثیر تو پیدا مری نالے کرلین
عرش پر چڑھتے ہین کیا دلسی اوترنیوالے

ماہ تابان یہ عجب وہ تھا کہ روز وصال
ہجر جانان نے دیا اسکے ہمین رنج کمال
یاس کو آجکی شب تنہا نہین باتو نکالیا
چاندنی رات کی میلی نظر آتی تھی جلال
پہر رہے تھے وہ نگاہون مین کہرنیوالے

دیگر ایضاً

ہم سمجھے تھے بخوف ہی ڈرتا ہی نہین ہے
پیچین ہی ہاتھ اسکا ٹھہرتا ہی نہین ہے
حد سے مگر اپنی یہ گذرتا ہی نہین ہے
دل دست درازی کہین کرتا ہی نہین ہے
کمبخت دوبھاری سے ابھرتا ہی نہین ہے

کیا چاہنیوالا کوئی مرتا ہی نہین ہے
دل رنج والم سے کبھی بھرتا ہی نہین ہے
کیا زلف مین شانہ کوئی کرتا ہی نہین ہے
کیا غمزہ معشوق سنورتا ہی نہین ہے
عاشق کا کبھی سوک اترتا ہی نہین ہے

ہم دیکھتے ہین روز تمہارا یہی نقشا
ہر ورد تمہارا ہین حیران بنانا
خاص اوسپہ محبت کی نظر یہ نہین دیا
جب آئنہ تم دیکھہ چلے غیر کو دیکھا
پیار اور کوئی کیا نہین کرتا ہی نہین ہے

پھہ ذہن مین یہ بات سماتی نہین یارب
موت انکو کبھی شکل دکھاتی نہین یارب
جان انکی وہ پتھر ہے کہ جاتی نہین یارب
کیہ عشق بتان مین اجل آتی نہین یارب
مرتا ہی جوانپر کبھی مرتا ہی نہین ہے

اچھا نہین ہوتا کسی ہم سے یہ گھائل +
بستر پہ تڑپتا ہے پڑا صورت بسمل
اس بات کا دیتا ہے پتا عاشق نکا دل
بہرتا ہی جو دم تیغ نگہ کا تری قاتل
اوس زخم کو دیکھا ہی کہ بھرتا ہی نہین ہے

سوتی مین جو یہ چاند سی صورت نظر آئی
تڑپا کیا تا صبح یہ نیند اوڑ گئی میری

بیچین مین رہتا ہون نہین دن مین نہ رات مین
ہم خواب مین ہی آئی ہین اک شخص کی جھلکی

اسکا تو خیال اونکو گذرتا ہی نہین ہے

مشتاق شہادت کی ہین بیخوف پریرو
دھمکاتی ہو دکھلاکے غضب خنجر ابرو

اوسکی تو تمنا ہے کہ ہو سینے پہ زانو
کیا اوسکو ڈراتے ہو کہ مارا نہ پڑے تو

مرنے سے محبت مین جو ڈرتا ہی نہین ہے

عشاق نے چاہا ہے مگر عوض خون
ہوتا نہین ایسونسے میسر عوض خون

دے شاید انہین داور محشر عوض خون
لیتا ہی کوئی دیکھین تو کیونکر عوض خون

قاتل ہے جو اپنا وہ بگڑتا ہی نہین ہے

بیدید کہین ہمنے تو ایسے نہین دیکھے
دریافت کیا تہا یونہین پڑھن و دمچے

قربان حسینونکی بس اس اولٹی سمجھ کے
پوچہا کہ کہان جاتی ہو مہمان تو بولے

کیا گہر مین کوئی رہکے نکہرتا ہی نہین ہے

گو اسمین ہو قدر بیکا لو ہو کچہ دخل
یا اور کسی قلب کے ایذا کو ہو کچہ دخل

یا شوق دل عاشق شیدا کو ہو کچہ دخل
جبتک نہ کسی دست تمنا کو ہو کچہ دخل

یہ یاد رہے سینہ اوبہرتا ہی نہین ہے

معشوق جو ہوتے ہین یہی کام سے اپنے
منہ پھیر لیا چاہنے والے کو جو دیکھا

اچہا ہے جو لب پر رہے نفرت ہی کا کلما
جیتے رہو پھر دیکھکے عاشق کو یہ کہنا

کیا جان غضب مین ہو کہ مرتا ہی نہین ہے

بوسے کا سوال ایسی یہ تقصیر نہین تہی
اس بات کے سنتے ہی خفا ہو گیا کوئی

بل پڑ گیا ابرو مین نگہ ہو گئی ترچھی
اتنا جو کہا چوم لون منہ چڑھگئی تیوری

غصہ مرے بانکے کا اوترتا ہی نہین ہے

تا نا کہ وہی ہین ستم و ظلم کے بانی
لکھی تہی جو کچہ ہجر مین تکلیف و اٹھائی

ایذا تہی وہ قسمت ہی مین اے یار جو گذری
کیون منفعل جور شب وصل ہو کوئی

کچہ شکوہ جلال اسکا تو کرتا ہی نہین ہے

مخمس غزل اوستادی جناب میرزا بصاحب مونس مغفور لکھنوی اعلی اللہ مقامہ

کوئی گلفام جلانے دل ناشاد آیا
قتل کرنے کو کوئی غیرت شمشاد آیا

منہ مین تنکا تھا کہ گلچین بے بیداد آیا
کیا سمجھکر مین سوے گلشن ایجاد آیا

آشیان بھی نہ بنایا تھا کہ صیاد آیا

ہوئی وحشت تو سوے باغ مین ناشاد آیا
نظر آنکھون کو نہ یہان بھی وہ پریزاد آیا

دم اولجھنے لگا دل برسر فریاد آیا
سلسلہ گیسوے جانان کا مجھے یاد آیا

دوش پر دام جو ڈالے ہوے صیاد آیا

کیا بتاؤن دل بیتاب نے صدمے جو سہا
کوئی پامال ہوا خون کسی عاشق کا بہا

دنگ بلبل بھی ہوئی کبک بھی حیرت مین رہا
وہ خرامان جو ہوا باغ مین سنسنے یہ لہا

دیکھو طاؤس چمن بنکے پریزاد آیا

نزع مین ہون مین یہ کاہیکو اوسے ہو گی خبر
اور سنا بھی تو وہ بیدرد نہ آئیگا ادھر

کیا عجب نالہ جانکاہ دکھائین جو اثر
اے اجل بہر خدا اور ٹھہر جا دم بھر

ہچکیان آتی ہین شاید مین وسے یاد آیا

سلسلہ زلف کے سودے مین ہوا وحشت کا
عشق رخسار ہوا مجکو سبب حیرت کا

زندگی خاک ہے جب ہو یہ جنون آفت کا
قتل ہی خوب ہے سودا زدہ الفت کا

مژدہ باد اوسے سر شوریدہ کہ جلاد آیا

ہجر کی تاب ہے عاشق کو نہ ہے تاب وصال
عشق کیلی مین ہوا قیس خرین کا کیا حال

یاد کیا ہوا دے جسپر یہ گرے کوہ ملال
تلخی مرگ بھلا دیتی ہے جانان کا خیال

خوب مین بھی کبھی شیرین سے نہ فرہاد آیا

کیا تم صانع قدرت نے عجب تصویرین
ایسی کہینچین کسی نقاش نے کب تصویرین

حور و دیو ن کی بنائی گئین جب تصویرین
ہو گئین گرد ترے سامنے سب تصویرین

جب سے مینو نگہ مرتع لیے بھزاد آیا

ہمصفیر ونکی زبان یاد وہی کی بلبل نے
باغبان کی طلب مدد بھی کی بلبل نے

زندگی شاد وہی ناشاد وہی کی بلبل نے
پیچھے بھی کیے فریاد وہی کی بلبل نے

پر ترے دل مین کبھی رحم نہ صیاد آیا

بسکہ ارمان تھا اوسے آمد فصل گل کا
مست اسطرح ہوئی نشہ ہو جیسے مل کا
نہ ریا حین کا رہا ہوش نہ پھر سنبل کا
قفس تنگ مین خون ہو گیا دل بلبل کا
ہاتھ مین دستہ گل لیکے جو صیاد آیا

آنکھ کھلتے ہی قفس ہو گیا بس اپنا وطن
ہوش آیا تو اوٹھا کر ستم و رنج و محن
کیون نہ جاری ہو زبانیہ مری ہر نم یخن
مجھسا حسرت زدہ ہوگا نہ کوئی مرغ چمن
شاخ گل تک بھی نہ پہونچا تھا کہ صیاد آیا

وہ یہان رہتا ہو آباد خموشی ہے جسے
کبھی ہوتا نہین برباد خموشی ہے جسے
اس چمنین ہو وہی شاد خموشی ہے جسے
غمسے ہر جا ہو وہ آزاد خموشی ہے جسے
کی فغان باغ مین بلبل نے تو صیاد آیا

کس جگہ رنج و مصیبت نہین مجہ وحشی کو
کبھی صحبت مونسی فراغت نہین مجہ وحشی کو
کونسا دن ہو کہ وحشت نہین مجہ وحشی کو
دشت غربت مین بھی راحت نہین مجہ وحشی کو
اپنے سایے کو سمجھتا ہون کہ صیاد آیا

نہین معلوم کہ کس طرح وہ آیا مونس
کہین مطلق نہ دکہائی دیا سایا مونس
یاس نے شعر یہ رحلت سنایا مونس
بو تو پائی مگر اوس گل کو نہ پایا مونس
باغ مین تخت ہوا پر وہ پریزاد آیا

دیگر ایضاً

پھرے خراب نہ ہم آہ بے اثر کیطرح
نہ دل کا راز کھلا یار کی کمر کیطرح
تمام ہو گئے فرہاد پر جگر کیطرح
شہید عشق ہوئے قیس نامور کیطرح
جہان مین عیب بھی ہمنے کیا ہنر کیطرح

یہ چرخ پیر ہے مجکو لحد کے گھر کیطرح
مری نظر مین ہر اک نجم ہے شرر کیطرح
زوال مجکو ہے یہان دمبدم قمر کیطرح
کچھ آج شام سی چہرہ ہے فق سحر کیطرح
ڈہلا ہی جاتا ہون فرقت مین دوپہر کیطرح

جو بحر دیدہ تر میرا جوش کہائے گا
برس کے ابر جہالت بہت اوٹھائے گا

سرشک اشک سے طوفان سا ایک آئے گا | ہنسو نہ رونے پہ تم شہر ڈوب جائے گا

برس پڑونگا کسی دن جو ابر تر کیطرح

یہ شوق ہی کہ مکرر یہان کا بوسہ لین | نہان جو ہو تو بھلا کیا وہان کا بوسہ لین
پتا کہین نہین ملتا جہان کا بوسہ لین | بتا تو دیجئے صاحب کہان کا بوسہ لین

دہن بھی آپ کا ملتا نہین کمر کیطرح

ہرک کو کجروشی سے نہ دی ملال ایچ خ | جتائے دیتی ہین اچھی نہین یہ چال ایچ خ
حنا کی طرح اگر انکو رونڈ ڈال ایچ خ | سیاہ بختون کو یون باغ سے نکال ایچ خ

کہ چار پھول تو دامن مین ہون سپر کیطرح

کب آئے یار کا خط دیکھیے خدا جانے | دیارِ عشق کا کیا کوئی راستا جانے
خلاف وضع اسے سمجھے یا برا جانے | یہ ہے معاملہ عشق کوئی کیا جانے

مین آپ جاؤنگا خط لیکے نامہ بر کیطرح

تجھے ثبوت ہی جو کچھ ہے آرزو یارب | نہین الم مجھے حافظ اگر ہے تو یارب
ہمیشہ ہے دُرِ مقصد کی جستجو یارب | تمام خلق ہے خواہانِ ابرو یارب

چھپا مجھے صدف قبر مین گہر کیطرح

ہماری نشو نما کیا اس آسمان کے تلے | کبھی خوشی رہے ہم گاہ غم سے ہاتھ ملے
شمال سرو نہ باغ جہان مین پھولے پھلے | نحیف و زار ہین کیا باغبان سے زور چلے

جہان بٹھا دیا وہان رہ گئے شجر کیطرح

تجھے جنون جو ہی دیکھی ہی کیا کوئی مکاکل | کہ بیچ مین مجھے لایا ہی باغ مین سنبل
مجھے ہین خار صفت یا کہ نشتر رگِ گل | یہ بے سبب نہین نالو مین درد ای بلبل

ترا جگر بھی ہے زخمی مرے جگر کیطرح

وہ اُف بھی کرتے نہین جن ہین درد ای بلبل | جو دل دکھی تو بھرے آہ سرد ای بلبل
یونہین نہین یہ ترا رنگ زرد ای بلبل | یہ بے سبب نہین نالو مین درد ای بلبل

ترا جگر بھی ہے زخمی مرے جگر کیطرح

ابھی تو مردمکِ چشم سے نہ تم جو کہو | جنون کی جان کو ابرو کے اک اشارہ مین تو
تمہارے کہنے مین پریان ہین جو کہو وہی ہو | تم اس جہان مین وہ بلقیس ہو کہ خط جو لکھو

تو سر پہ کہی سلیمان رہا کے پر کیطرح

یہ ہیچ بات ہی دل جو کہے اسکو بات
کہان یہ آدمین تر ہین کہان آدمین صفات

دو انبہی زہر بنے مجکو ہی عجب کی یہ بات
یہ بوسہ لب شیرین ذکی ہے تلخ حیات

کہ بند بند کو باندہے ہون بشکر کیطرح

یہ چاہتی ہین وطن سی ہمین بہی ہو تحریک
خط آئے آپکا ایجان خبر ملے ہمین ٹھیک

وہان کے جلسو نمین ہم بہی ہون یار اگر شریک
بلا تو بھیجئے دوری ہی آپ کے نزدیک

ابہی پہنچتی ہین ہم ڈاک مین خبر کیطرح

کہین وہ کیا جو اوٹہائی جہانمین ہنسے خبر
ہنسے ذرا بہی جو الکدن تو رو دے صورت ابر

یہانکے آنے سی کچہ دلکو آگیا ہے صبر
خدا رکہے تجہر آباد خلق مین اے قبر

کہ سوئے پاؤنکو پہیلا کے اپنے گہر کیطرح

نہ کی کسی نے بہی امداد خلق مین اے قبر
ہوا یہ دل نہ کبہی شاد خلق مین اے قبر

ہمیشہ ہم رہے برباد خلق مین اے قبر
خدا رکہے تجہے آباد خلق مین اے قبر

کہ سوئے پاؤنکو پہیلا کے اپنے گہر کیطرح

مجہے دکہا نہ محبت مین بار بار آنکہین
یہ شوق دید مین رہتی ہین بیقرار آنکہین

جو میرے جسم مین ہیں جان ہون ہزار آنکہین
تجہی کو دیکہونگا چپتک ہین برقرار آنکہین

مری نظر نہ پہرگی تری نظر کیطرح

چمن کے جتنے حسین ہین غرور ہی کل کو
جواب دینے کی عادت نہین کسی گل کو

پسند کرتے ہین اہل وفا تحمل کو
فغان سے فائدہ کیا عشق گل مین بلبل کو

اوٹہائے داغ تو دلپر مرے جگر کیطرح

وہ کم ہین صدمۂ و آلام جو نہون اسکو
ہوا تہا عشق کسیکا کبہی نہ یون اسکو

بہلا نہ بیخبری پہر ہو یاس کیون اسکو
یہ محو عشق ہی مومن کہ اندنون اسکو

خبر کسی کی نہین طفل بے خبر کیطرح

مخمس غزل نواب کلب علیخان بہادر والی ریاست رامپور جلد آشیان

نگاہ آنکہ سے اے یار ماہرو نکلے
کہ میرے سینے سی دل بہر جستجو نکلے

تری تلاش مین جو چاہی چار سو نکلے
ہجوم شوق مین جب دلکی آرزو نکلے
کہ پردہ کعبے کا الٹون وہان بھی تو نکلے

سنا ہی لوگو نسے سو دیکی میرے شدت کو
خود اپنی آنکھ سے دیکھینگے آکے صورت کو
خدا ہی رکھیگا پوشیدہ راز الفت کو
وہ آئی ہین مرے گھر استحان وحشت کو
خدا نکردہ کہین جیب مین رفو نکلے

تجھی کو دیکھون دم نزع آہ بھرتے وقت
تو ہی ہو پیش نظر جانسے گذرتے وقت
تو ہی ہو سامنے تربتمین بھی اترتے وقت
یہی ہی خواہش دل ہر گھڑی کہ مرتے وقت
تڑپ تڑپ کے یہ دم تیری رو برو نکلے

یہ آرزو ہی کہ رو ہو ترا مرے رو پر
جبین جبین پر ابرو ہو یار ابرو پر
کہان نصیب جو پہلو ہو تیرا پہلو پر
مچلکے سر تو کبھی رکھدے میری زانو پر
کہ کچھ تو اس تری جبکیس کی آرزو نکلے

ذرا کمک مری اے خالق صمد کرنا
کوئی عدو ہو اگر راہ مین تو رد کرنا
کچھ اسکے ساتھ ہی اے آہ تو بھی کد کرنا
چلا ہون اوسطرف اے جذب دل مدد کرنا
کہ گھر سے وہ بھی ذرا بہر جستجو نکلے

بجا ہی غصہ مرا اپنے قلب مضطر پر
یہ لایا چاہتا ہے مفت کی بلا سر پر
کہین یہ راز نہ کھلجائے میرے دلبر پر
خدا سے حور کی خواہش ہی یار کے در پر
ستم ہی ہو اگر اسدم وہ تند خو نکلے

جمال اپنا دکھائے گا کون بت آکر
دلون کو کردیا بسمل سبھون کے تڑپا کر
اذان کے پردہ مین کرتے ہین نالے چلا کر
حرم مین کسکی یہ آمد ہوئی کہ گھبرا کر
طواف کرنے کو زاہد بے وضو نکلے

فراق دوست مین جی کھونیوالون کو دنیا
غم و ملال مین خوش ہونے والونکو دنیا
ضرور اشکونسے منہ دھونیوالون کو دنیا
ذرا ذرا سا سبھی رونے والون کو دنیا
جو سیری آنکھونسے دل کا کبھی لہو نکلے

فریب کھاگئے حضرت کے سب خدائی پر
تعجب آتا ہی اسی زہد و پارسائی پر
ہنسے تھے یاس کی بھی طاعت ریائی پر
تمہین تو ناز تھے نواب پارسائی پر

تمہارے گھر مین تو مے کے کئی سبو نکلے

مخمس غزل منشی مرتضی خان پروین مرحوم لکھنوی

ہم جو دشت مین دلیل و خوار ہین
دشت مین گہ جانب کہسار ہین

اے گریبان چند تیری تار ہین
کب یہان دست جنون بیکار ہین

اپنی ہاتھون در پئے آزار ہین

عشق مین اوس بر و خمدار کے
ہون قرین مین منزل دشوار کے

مر گیا گر ہجر مین اوس یار کے
درد و غم رنج و الم مجہ زار کے

بس یہی دو چار ماتم دار ہین

گو نہین یہ راحت مکان دہر مین
گل ہین لیکن بوستان دہر مین

بیٹھتے ہین ہم تبان دہر مین
آبرو ہی عاشقان دہر مین

آنکھ کے آگے دلیل و خوار ہین

ہین گلونکے باغبین روشن چراغ
جلتی ہین لالے کے دلکی سار مین داغ

چرخ پر ہی مہر کا پہونچا دماغ
کون شعلہ رو چلا ہی سوی باغ

جو مثال شمع روشن خار ہین

آہ آتشبار کی سوزش یہ ہے
عشق کی آزار کی سوزش یہ ہے

ہان دل بیمار کی سوزش یہ ہے
داغ ہجر یار کی سوزش یہ ہے

شمع سان جلتی کفن کے تار ہین

ہر جگہ دست طلب پھیلا نہین
صاف کہدیتی ہین کچہ پروا نہین

اور میخانہ کبھی دیکھا نہین
ہمکو اے ساقی تری پروا نہین

ہم مے الفت سے یہان سرشار ہین

عشق ابرو کا نہ منہ سے نام لو
ہان نہ ان تینونکا ہرگز دم بھرو

اک اشارے مین جگر پر پہونچی جو
کیون دل عاشق نہ ٹکڑے ٹکڑے ہو

سمجھے یہ ابرو خمدار ہین

کیون نہ میسر ہو نام کا مالا جپین
کیون نہ میسر منہ سے ہر دم نام لین

ساتھہ میرا کیون یہ وحشت مین دین | قیس و فرہاد خرین اس عشق مین
دلسے میرے عاشقیہ بردارہین

ہی ہمارا کونسا صحرا نپونچہہ | کسقدر ہی حال وحشت کا نپونچہہ
ہمکو ہی کیا آجکل سودا نپونچہہ | اے جنون کچہہ حال دست و پا نپونچہہ
مست ہین در کار خود ہشیار ہین

ایک ہین پیش قضا شاہ و گدا | اس سرا مین اب نہین مسکن روا
ہی جرس کی را تدن آتی صدا | غافلو اٹہو چلو بیٹے ہو کیا
رہرو ملک عدم تیار ہین

موسم گل آرزوئے یار مین | چشم نرگس جستجوئے یار مین
عالم گلشن ہی کوئے یار مین | انتظار گفتگوئے یار مین
بلبلین کہوئے لب منقار ہین

زلف کا پہلے تو سودا ہو گیا | پہر لبونکی یاد نے چپ کر دیا
دلمین ہی درد اس عشق کا | اے مسیحا پوچہتا ہے حال کیا
تیری آنکہون کی قسم بیمار ہین

اسکو اندیشا نہین پرویز کچہہ | مرنے سے ڈرتا نہین پرویز کچہہ
یاس کو دہڑکا نہین پرویز کچہہ | خوف برزخ کا نہین پرویز کچہہ
ہم غلام حیدر کرار ہین

قطعۂ تاریخ

بچیدۂ کلک گہر سلک محقق بمتیال جناب اوستادی ملاذی حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی دام ظلہ العالی

طبع گردید چہ مجموعۂ اشعار انیک | بسخن مژدہ بار باب سخن ہست نوید
مصرع سال رقم کرد چنین کلک جلال | یاس دارد بہ قبول سخن از حق امید
۱۳۰۶ھ

قطعات تاریخ

از تراوش قلم اعجاز رقم اوستاد عدیم النظیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد نواب امیر خلد آشیان

دیوان سارا ہے چمن مصرع ہین نسرین و سمن
کس گلزمین مین ہے کہین گل کوئی اس بو باس کا

درخواست جب مجھسے ہوئی تاریخ امیر اسکی کہی
کیا بیمثل دیوان ہے ذاکر حسین یاس کا

۱۳۰۶ھ

ایضاً

واہ ای یاس تری فکر کی رنگینی سے
دامن شوق کو کیا کیا گل مقصود ملے

ہر کلی باغمین کہتی ہے چٹک کر تاریخ
شجر یاس مین اب پھول تمنا کے کھلے

۱۳۰۶ھ

از نتائج افکار دربار سخنور دلپذیر شرف منشی اشرف فعلیصاحب اشرف لکھنوی

کیا ہی چھپا ہے یاس کا دیوان اندنون
ہے فیضیاب لطف مضامین سے ہر کوئی

کی فکر بھر سال تو آئی صدائے غیب
اشرف کلام شاعر روشن بیان یہی

۱۳۰۶ھ

از نتیجہ فکر نقاد شاعر والاشان جناب نواب سید بہادر حسین خالصاحب انجم لکھنوی شاگرد رشید جناب منشی مظفر علیخان بہادر اسیر مرحوم و شاگرد سابق میر مونس مغفور

چھپا حضرت یاس کا جب کلام
تو بر آئی امید برنا و پیر

لکھی مینے انجم یہ تاریخ طبع
یہ دیوان اول چھپا بے نظیر

۱۳۰۶ھ

از رشحہ کلک معنی سلک ادرم جناب میر محمد زکی صاحب الم لکھنوی شاگرد رشید حضرت مونس مغفور اعلی اللہ مقامہ

چھپ چکا جب یہ دیوان نادر
ہو گیا یاس کا بول بالا
لکھی تاریخ اوسکی الم نے
نظم عمدہ ہے دیوان اعلی
۱۳۰۶ھ

ایضاً

غضب کا ہر شعر داستان ہے۔ ستم کی رنگینی بیان ہے
یہ بندش صاف سے عیان ہے۔ کلام خوش فکر و نکتہ دان ہے
کہین یہ ہے طرز شاعرانہ۔ کسی جگہ لطف عاشقانہ
وہ ہر غزل نادر زمانہ۔ ثنا مین عاجز مری زبان ہے
زہے دُر آبدار مضمون۔ تجھے عروج و وقار مضمون
مدام حسین بہار مضمون۔ یہی وہ گلزار بیخزان ہے
خیال تاریخ تھا جو ہر آن۔ الم نے بیساختہ کہا ہان
جناب یاس حزین یہ دیوان۔ مرقع یاس عاشقان ہے
۱۳۰۶ھ

ایضاً

دیوان عجب رنگ کا اے یاس کیا نظم
شاداب و شگفتہ گل مضمون کا چمن ہے
کی عیسوی تاریخ کی جب فکر الم نے
دل بول اوٹھا جلوہ خورشید سخن ہے
۱۸۸۹ع

ایضاً

نظم فرمایا عجب دیوان جناب یاس نے
محو اک اک شعر پر کیونکر نہو ہر شیخ و شاب
طبع کی تاریخ کی ہے فکر اگر تجھ سے الم
سال سمت لکھ سخن ہے بینظیر و لاجواب
سمت ۱۹۴۶

از نتایج افکار سخنور و سخندان جناب احسان علینما صاحب احسان شاہجہانپوری
شاگرد حضرت جلال مدظلہ

ہو گیا طبع یاس کا دیوان
روح افزائے جان مضمون ہے
اوج فکر سخن کا کیا کہنا
چست بندش ہے شوخ مضمون ہے

معنی و لفریب مین پنہان — ہر غزل سحر ہے کہ افسون ہے
استعارہ محاورہ تشبیہ — آپ خوبی پر اپنی مفتون ہے
سلک گوہر ہو کیون نہ ہر مصرع — لفظ لفظ اسکا در مکنون ہے
عاشقانہ خیال نازک پر — لیلیٰ حسن طبع مفتون ہے
کیا کہون داد احسان مصرع تاریخ — کیا کلام انتخاب و موزون ہے

۱۳۰۶ھ

از تراوش طبع نقاد جناب سید اعجاز حسین صاحب اعجاز لکھنوی شاگرد حضرت بیان

تعالی اللہ چہ دیوان یاس گفتند — کہ در اشعار او اشعار معنیست
دلش گنج جواہر از مضامین — بیانش گوہر اسرار معنیست
پئے تاریخ سال طبع اعجاز — بگفتا غنچہ گلزار معنیست

۱۳۰۶ھ

ایضاً

بشد کلام چو در دفتر جہان مطبوع — پر از جواہر امید گشت دامن یاس
برآمد آرزو خوشہ چین بزرع دہر — بگشت جمع بصد تازگی چو خرمن یاس
بماند نقش سخن او بصفحہ عالم — بدشت فکر چو جولان نمود توسن یاس
نوشت بے سر انجام سال او اعجاز — گل مراد شگفتہ چہ شد بہ گلشن یاس

۱۳۰۶ھ

از تتبع طبع بے نظیر منشی محمد سعید صاحب اثیر میچلی شہری شاگرد مصنف

شدہ طبع دیوان استادمن — بشائستہ عنوان بطرز نکو
بسے جستجو آسمان کردہ ہست — نزاید چنین شاعر نغز گو
ترا ہست اگر فکر سائش اثیر — سراپا مضامین نامی بگو

۱۳۰۶ھ

ایضاً

چھپ کیا خوب کلام استاد — کیون نہ اہل جہان کو ہو خوشی
ہر غزل مین ہے ادا بندی خوب — اللہ اللہ وہ حسن معنی

ذکر دیوانگی قیس کہین ہے کہین ذکر ادائے لیلی
ذکر غمزہ و نگاہ حسینونکے کہین ہے کسی جا پہ بیان شوخی
سارا دیوان خدا کی قدرت طبع نازک کی ہین فکرین اچھی
فکر تاریخ جو تھی مجکو اثیر لیلی نظیر دل آرا لکھی

۱۳۰۰ھ

از نتیجہ فکر سید انور حسین عرف سید مہدی بہادر امید سلمہ لکھنوی تلمیذ اصغر مصنف شاگرد حضرت جلال مدظلہ

شد طبع عجب کلام رنگین در گلشن عالم است شہرت
امید نوشت عیسوی سال شاداب گلے ز باغ الفت

۱۹۰۲ء

از نتائج طبع سلیمن جناب ولایت حسین خانصاحب بر حبیں لکھنوی میر منشی نواب فخر الملک بہادر شاگرد رشید حضرت نفیس دام برکاتہ

نہایت ہی دلچسپ ہے نظم یاس زبان ہے کہ قفل سخن کی کلید
یہ ہین دوست اور پیر بھائی مرے از لسے ہین یہ نیکبخت و سعید
تلمذ تھا مونس سے پہلے انہین فن شاعری ہین یہ ہین اب وحید
جلال سخنور سے شورہ ہوا اب ہین تلمیذ انکے بھی اکثر رشید
خبر طبع کی جب ہوئی مشتہر تو بس ہو گئی قدر دانون کو عید
یہی دہیان آیا نہ کی فکر گر تو بیشک محبت سے ہے یہ بعید
لکھا سال تاریخ بر حبیں نے چھپا نسخہ عشق افزا جدید

۱۳۰۲ھ

از نتائج فکر سلیم جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی ڈپٹی انسپکٹر مدارس ریاست رامپور

زہے رفعت فکر ذاکر حسین مرین سخن جس سے ہے آسمان
بلاغت فصاحت مین یکتائے دہر زبانداں و باریک بین نکتہ دان
بہت خوب دیوان اردو چھپا پکارا وہ مطلع احسنت شیرین بیان

* بسبب یکہ خانہ ذاد ان کی شاگردی کے۔ ایک استاد کی شاگردی کے ۱۲

ہر اک بیت نشتر زن اہل درد
سرایا پسند دل شاعران

کہی ہمنے تسلیم تاریخ سال
کلام سخن فہم مشیوا بیان

۱۳۰۶ھ

از چکیدۂ کلک گوہر سلک جناب سید علی عبد القادر شمس القادری عرف شاہ سید علی صاحب جمال و عاصی حنفی البغدادی اصلاً والمیدنی فوری مولداً شاگرد رشید حضرت جلال مدظلہ

دیکھیں اہل طبع حسن طبع نظم دردمند
جلوہ افگن ہی جلال استاد کا فیضان آج

خوشنما لکھہ طبع کا سال ہی جمال خوشبیان
دیکھنا ذاکر حسین یاس کا دیوان آج

۱۳۰۶ھ

ایضاً

طبع یاس لکھنوی نے کی وہ نظم دردمند
ہو گیا جس سے زباندانی کا شہرہ چار سو

روزمرہ کیا ہی عمدہ کیا ہی اچھی بول چال
کیا ہی مضمون کیا ہی معنی کیا ہی طرز گفتگو

اے جمال خوشبیان یوں مصرع تاریخ لکھہ
کیا بیان نظم زیبا کیا زبان لکھنؤ

۱۳۰۶ھ

ایضاً

پہلا دیوان نام ہے جسکا کہ نظم دردمند
حضرت ذاکر حسین یاس کا بے اشتباہ

طبع سے اسکی طبیعت وارونکی آئی مراد
آیۂ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہے گواہ

عاصی حسرت زدہ نے لکھدیا یوں سال طبع
یاس کی امید نکلی اب چھپی یہ نظم واہ

۱۳۰۶ھ

از نتایج افکار گہربار سخنور ہنر پرور سید محمد صاحب جوہر لکھنوی شاگرد حضرت مشتاق

گشت دیوان یاس چون مطبوع
ہر ادیب جہان مؤدب شد

حاسد از رشک آنچنان بگداخت
کہ دلش خون شد و مرکب شد

فکر تاریخ کرد چون جوہر
جام امید او لبالب شد

سال طبعش نوشت بے سرجد
بچہ نادر زبان مرتب شد

۱۳۰۶ھ

از نتیجۂ فکر نفیس منشی محمد مبین صاحب جلیس محیلی شہری مالک بہار سخن شناسی کرد مسمی

مبارک مبارک بصد افتخار — شدہ طبع دیوان استادِ ما
خوشا وقت باد مسرت وزید — گل باغ معنی شگفت از ہوا
زمانہ ندیدہ چنین باکمال — ادیب و سخنور بفضل خدا
زبان دان و خوش فکر و نازک خیال — فصیح اللسان مہر و حق و وفا
ندارد نظیرے بملک سخن — ہمینست کافی برائے ثنا
بہ مدح رخ دوست روشن بیان — بوصف لب یار شیرین نما
معانی او لطف بخش جہان — مضامین او دلکش و دلربا
بذکر قد و زلف عالی مآغ — بمضمون غم شمع بزم عزا
خوش اسلوب بندش مرصع کلام — تکلف کند نعرۂ مرحبا
خیالات نازک معانی بلند — زہر صفحہ روشن کہ مہر سما
فلک سر فرود کرد از انفعال — زہی اوج فکر متین و رسا
جہان مست از نغمۂ دلپسند — خوشا بلبل طبع رنگین نوا
جلیس از پئے سال کردم چو فکر — گرامی بہ نظم آمد ندا

۱۳۰۶ھ

ایضاً

چہ استاد من میرزا اکرحسین — بسلک غزل در معنی لسبت
پئے سال تاریخ ہاتف جلیس — زہے عالم آرا مضامین بگفت

۱۳۰۶ھ

از نتیجۂ طبع سلیس حمایت حسین خانصاحب خرجیس سلمہ خلف جناب ولایت حسین خانصاحب برجیس

ہے جو دیوان یاس مخزن عشق — مجمع خوبی و ادا ہے طبع
سال تاریخ چاہیئے کہنا — کہ مصنف نے خود کیا ہے طبع
سر بہجت سے لکھدے اے خرجیس — نسخۂ عاشقی ہوا ہے طبع

۱۳۰۶ھ

از نتایج افکار گهربار سخنور نکته دان جناب نواب میرزا خانصاحب حشمت لکهنوی شاگرد رشید حضرت جلال مدظلہ

اے خوشا دیوان کہ دارو نام نظم دردمند — جملہ مضمونش دوائی دردِ بی درمان شد
شد زبان و کام شیرین از مذاق لفظ ہا — در معانی فرحت افزون فی صدر الناس شد
سال طبعش چو پرسیدہ ز چشم گفتارش — گو مراد شعر پیدا از کلام یاس شد

۱۳۰۶ھ

از نتیجۂ فکر سخندان سلمہ اللہ یعنی خانصاحب حشر لکهنوی شاگرد حضرت جلال مدظلہ

دیوان لاجواب چو گردید زیب طبع — در وصف او ست جملہ زبانداں ہنر شناس
ارباب علم و اہل خرد مدح خوان چنین — گویند نعمتیست کہ واجب بر و سپاس
ہر حرف و لفظ چون مہ و خور نقطہ کوکب ست — در شعر نور مطلع خورشید بے قیاس
این مصرع از چشم پئے تاریخ کن رقم — مطلوب طبع و جان سخنور کلام یاس

۱۳۰۶ھ

از نتیجۂ فکر سخنور عالی طبیعت نواب مرزا مہدی حسینخانصاحب رفعت لکهنوی شاگرد حضرت جلال مدظلہ

ہو چکا طبع یاس کا جو کلام — خوش ہوئے اوسکو پڑھ کے اہل زبان
کیا ہی تاریخ حشر نے یہ کہی — بے بدل بے نظیر ہے دیوان

۱۳۰۶ھ

از تراوش فکر سخنور عالی طبیعت نواب مرزا مہدی حسینخانصاحب رفعت لکهنوی شاگرد حضرت جلال مدظلہ

واہ کیا پر درد یہ دیوان لکہا یاس نے — بہر دیدۂ حسین سرمۂ حسرت و ارمان وصل
کیا ہی رفعت نے سنین طبع جستہ کہے — ہر کلام یاس گویا حسرت و ارمان وصل

۱۳۰۶ھ

از تراوش خامۂ گوہر بار سخنور عالی طبیعت جناب نواب بندہ علیخانصاحب بیباک لکهنوی شاگرد رشید نواب محمد حسنخانصاحب رشید مغفور

جب کلام جناب یاس فصیح — طبع ہونے لگا بصد حسرت
لکہا یہ سال طبع زیبا نے — یہی دیوان ہے وفد الفت

۱۳۰۶ھ

از نتیجۂ فکر سخنور عالی طبیعت جناب نواب سید سرفراز علیخان بہادر سرفراز رئیس اعظم دکن شاگرد رشید حضرت انس دام برکاتہم

اک مرقع ہے یاس کا دیوان — کیا فصاحت ہے کیا بلاغت ہے
سرفراز اسکے طبع کی تاریخ — لکھدو یہ مخزن فصاحت ہے

۱۳۰۶ھ

ایضاً

اللہ اللہ یاس کیا سحر البیان ہی ہمتا ل
وہ کہا دیوان کہ ہین تسخیر جسکے ذی کمال

لفظ ہی ہر ایک جادو حرف ہی ہر اک طلسم
سحر ہی ہر ایک مصرع شعر ہے افسون جمال

آئے ہر مضمون کے سنتے سحر تن بیجان مین جان
ہو اثر سے جسکے سحر سامری کو انفعال

ہو چکا مطبوع صبدم یہ طلسم دلفریب
سحر سے مینے کیا تاریخ کا ایجاد سوال

ہو کے بیدل سحر نے دی یہ صدا ای سحر فراز
یاس کا دیوان نہین ہی دفتر سحر حلال

۱۳۰۶ھ

ایضاً

یہ دیوان دلکش ہی جنکا کلام
کہ ہر میر ذاکر حسین اونکا نام

ثنا خوان سرور مخلص ہے یاس
کہ صدہا کہی مرثیے اور سلام

فصیح زمان شاعر خوش بیان
کہ ہر شعر ہے دلفریب انام

سن طبع دیوان کی ای سحر فراز
جو کی فکر مینے بشوق تمام

صدا دی یہ ہاتف نے از روی داد
کہ دیوان ہی مقبول ہر خاص و عام

از نتایج افکار دربار شفیقی جناب سید جعفر حسینخان عرف ننھے مرزا صاحب سخی لکھنوی شاگرد رشید جناب عشق مغفور و میر نفیس صاحب دام برکاتہ

شاعر خوشکلام آفتاب اس
دلسے ہین ذاکر حسین و حسن

مرثیے بھی کہے ہین غزلین بھی
خوب حاصل ہے شاعری کا فن

ہے ضیا بخش انکی ہر تصنیف
شہرون شہرون مین نام ہی روشن

ہے ہر اک عیب سے جو پاک کلام
کہپ گئے دلمین حاسد بدظن

پہلا دیوان یہ جو چھپوایا
ہوا سرسبز شاعری کا چمن

گل مضمون نے وہ دکہائی بہار
ہر غزل سے خجل ہوا گلشن

سن ہجری مین کی رقم تاریخ
ہے سخی بس یہ بوستان سخن

از نتیجہ فکر ہنر ور میر شوکت حسین صاحب سحر لکھنوی شاگرد مصنف

ہزار شکر ہوا چھپ کے مشتہر یہ کلام
بلند ہے ہنر و نام یاس حق آگاہ

دعائیہ کہی تاریخ معجمہ یہ سحر
ہو شان نظم سوا اور سوا جلال و جاہ

۱۳۰۶ھ

ایضاً

کلام یاس کا ہو کیون نہ جا بجا شہرہ
خدا کے فضل سے دیوان دلپسند چھپا
بگوش ہوش سُن اور لکھ یہ اے سحر تاریخ
ندائے غیب ہے اب نظم دردمند چھپا

از نتیجہ فکر رنگین منشی محمد رشید صاحب سہیل برادر جلیس مہلی شہری شاگرد جناب احسان

جناب یاس کا دیوان ہوا طبع
ملیگا اب مذاق نکتہ سنجی
ملے دیتا ہے ہر مصرع غزل کا
خیال نازک اچھا فکر اچھی
بھرے ہین لاکھون مضمون چیدہ چیدہ
کہون کیونکر نہ گنج حسن و معنی
پڑھے گا جو کوئی مسرور ہوگا
کلی کھلجائیگی افسردہ دل کی
سہیل اب تم بھی لکھدو تکلف
کلام رنگینہ تاریخ اسکی

از نتایج فکر نقاد سخنور شیوا زبان جناب نواب محمد سجاد علیخانصاحب ضبط لکھنوی سلالہ خاندان نوابی لارجنگ بہادر مغفور

چھپا جب یہ دیوان بصد زیب و زین
ہوا شاد قلب پر ارمان یاس
ہوئی ضبط مجکو بھی از حد خوشی
جو سرسبز دیکھا یہ بستان یاس
اوٹھا یاس سے دل لکھا سال طبع
چھپا دفتر عشق دیوان یاس

از نتیجہ فکر شاعر ذی مرتبت کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مدرسہ چارسدہ ضلع پشاور شاگرد مصنف

طبع گردید آن کلام یاس
ہر کہ بشنید شد بدل خواہان
فکر تاریخ ہست اگر عشرت
با عجیب و غریب سالش دان

ایضاً

چھپ چکی جب یہ کتاب لاجواب
جو کہ تھی اجباب او سدم آس یاس
جمع کرکے سبکو عشرت نے کہا
ہی بہت مرغوب یہ دیوان یاس

از نتایج افکار سخنور ہنر پرور جناب میر سید علی صاحب فکر لکھنوی ملازم سرکار نظام دکن خلد اللہ ملکہ شاگرد جناب اشک لکھنوی

بعد حمد خدا و نعت رسول
فکر کر آل طاہرین کی ثنا
ہے یہ دیوان عشق کا مجموع
مترادف ہین عشق اور ولا

بعد ازان لکھہ بطرز نو تاریخ | کہ کہین اہل فہم صل علے
حضرت یاس کے بموجب حکم | کہی تاریخ مینے اسکی ولا ۱۳۰۶ھ
گر مسلسل عدد لکھین اسکے | سال ہوا نطباع کا پیدا

زنیتجۂ طبع شاعر معجز بیان جناب منشی محمد فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری اڈیٹر رسالۂ چودھوین صدی

آج فیروز دہ کلام چھپا | کہ ہے مشتاق جسکا ایک جہان
ہے یہ تاریخ اوسکے چھپنے کی | در باشوخ یاس کا دیوان ۱۳۰۶ھ

زنیتجہ فکر سید یوسف حسین عرف علی بہادر قیاس سلمہ خلف اکبر مصنف و شاگرد حضرت جلال مدظلہ

چھپ گیا دیوان والد تبکہ ہے | دیکھنے کا ہے ہر اک کو اشتیاق
بہر سال طبع لکھدے اے قیاس | کیا ہے یہ دیوان رنگین بامذاق ۱۳۰۶ھ

ایضاً

وہ چھپا دیوان یاس باکمال | ہو گیا نام نکو جس سے بلند
فکر سال عیسوی گر ہو قیاس | لکھدے ہو بیتل نظم دردمند

زنیتجۂ قلم شاعر ہمتیال جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال لکھنوی خلف حضرت جلال مدظلہ

اولین دیوان جناب یاس کا | چھپکے برلایا امید خاص و عام
شوق سب کو اوسکے جلوہ کا ہوا | دید کے طالب ہوئے شاعر تمام
خوب ڈھونڈا مصرع سال کمال | ہر سخنور کا ہے دلچو یہ کلام ۱۳۰۶ھ

ازنیتجۂ فکر شاعر عالیخاندان جناب نواب سید علیخانصاحب کاشف طباطبائی لکھنوی شاگرد نواب یوسف حسینخانصاحب یوسف

دلچسپ و دلاویز ہے یہ یاس کا دیوان | ہین غنچہ صفت جس سے شگفتہ دل احباب
ہر مطلع پر سوز مین آتش کا اثر ہے | سیماب صفت جس سے کہ دل ہوتا ہے بیتاب
ہر شعر ہے دشمن کے لیے شیر نیستان | اس بیشہ مین پھر زہرہ حاسد ہو نہ کیون آب
مصرع کوئی کم شیر کے ناخن سے نہین ہے | اغیار جو دیکھین تو بہی چشم سے خونناب

تاریخ قلم نے یہ لکھی وجد میں کاشف | دیوان ہے یا بحر سخن کا دُر نایاب

ریختہ قلم جواہر رقم عالیشان والا دودمان جناب نواب محمد عباس علیخان بہادر محمد لکھنوی خلاصۂ خاندان شاہی

طبع شد دیوانِ یاس خوشبیان | باہزاران کوشش و تائید حق
مہبت ہر مصرع چو قد مہوشان | صفحۂ تصویر گشتہ ہر ورق
ہمسر فردوسی و رشک کلیم | یادگار شاعران باسبق
از رماح نطق و شمشیر زبان | کردہ در ملک سخن نظم و نسق
زور رقم کلک محمد سال طبع | بحر مواج معانین اوق

ایضاً ۱۳۰۶ھ

طبع شد دیوان یاس با کمال | ذاکر و مداح شاہ کربلا
ای محمد سال چون جستم ز عقل | گفت ہاتف ثمرۂ فکر رسا

از تراوش کلک معنی سلک عالیشان جناب نواب محمد باقر علیخان بہادر مشتاق لکھنوی سلالۂ دودمان نواب سالار جنگ بہادر مغفور

آن یاس کہ شاعر اند و خوش فکر و فصیح | ہا را بہمان شفیق ہستند و حبیب
خوش ساختہ اند یک مجلد از شعر | ہر مصرع او بدست فکر است جریب
آن مسکن شاہدان حسن معنی است | ہر بیت مگر یکے اطاق است غریب
مشتاق چو خواستیم سال طبعش | از غیب رسید انچہ بودیم نصیب
بہزاد ز ہر و نقش بزد با دل صاف | تصویر فراق و وصل محبوب و حبیب

از نتایج افکار گہربار مخمور مشتاق جناب خان بہادر شیخ احمد حسین صاحب مذاق آنریری مجسٹریٹ و تعلقدار ریاست پرپانوان

حضرت یاس کا کلام چھپا | ہے یہ دیوان یا چمن نادر
فکر تاریخ ہے مذاق اگر | لکھدو کیا شاہد سخن نادر

از نتیجۂ فکر صائب ادیب اریب لوذعی المعی عالم علوم عقلیہ و فلسفہ شاعر نکتہ جناب مرزا محمد ہادی صاحب مرزا لکھنوی مؤلف رسالہ اشراق و پروفیسر عربی و فارسی مشن کالج لکھنؤ

سید ہمارے حضرت ذاکر حسین یاس | سرسبز جنکے فیض سے ہے شعر کی زمین

دیوان او نگاہ چپکے ہوا ہی خوشتر
ہر سو سے ہی بلند صدائے صد آفرین

تاریخ طبع خامۂ مرزائے یہ لکھی
دیوان یاس مطلع اشعار دلنشین

از نتائج افکار بلاغت انتمای جناب منشی دلگپت رائی صاحب محقق سخنار سرکار ابد قرار نواب وحید الدولہ عضد الملک میرزا احمد علی خینخان بہادر اسد جنگ دام اقبالہ

در صنعت بنیات

از کلام یاس چون دیوان دل طبع شد
کوست در لطف و بلاغت دلپسند خاص و عام

سال طبعش شد محقق ہجری اندر بنیات
گوہر افشان طبع شد دیوان یاس خوش کلام

۱۳۰۶ھ

ایضاً در صنعت زبر و بینات

گشت این نسخہ نایاب و عجائب چون طبع
مژدہ بر خاست کہ مرغوب کلام یاس است

سالش اندر زبر و بینہ جستم زین وجہ
کہ دل افزا و خوش اسلوب کلام یاس است

اے محقق پے تاریخ سیحی ناگاہ
گفت دل - بدل خوب کلام یاس است

۱۸۸۹ء

ایضاً در صنعت نادر

دیوان بلیغ یاس مطبوع چو گشت
در وصف و ثنائی او زبانم قاصر

در صنعت نادر اے محقق سمبت
گفتم کہ - کلام بے نظیر و نادر

سمبت ۱۹۴۶

	ک	ل	ا	م	ب	ے	ن	ظ	
	بست	سی	یک	چہل	دو	دہ	پنجاہ	نہصد	
	۴۶۲	۷۰	۳۰	۴۰	۱۰	۹	۶۱	۱۴۹	
	ی	ر	و	ن	ا	د	ر	+	
	دہ	دوصد	شش	پنجاہ	یک	چہار	دوصد	+	
	۹	۱۰۴	۶۰۰	۶۱	۳۰	۲۰۹	۱۰۴	+	

ایضاً بقاعدۂ جمل

چو شد طبع این کلام عمدۂ یاس
کہ توصیف و ثنایش بے قیاس است

محقق در جمل نوشت سمبت
لطیف و خوبتر دیوان یاس است

سمبت ۱۹۴۶

پہ آنکہ شنبہ ۱۳ ہجری کا خالی ہر اتوار دہ ۱۱ اسی سنہ ۳۰ - تاریخ و نام کو

از نتیجہ فکر شاعر نازکخیال جناب میر محمد نظیر صاحب مقال شاگرد و خویش حضرت جلال مدظلہ

دیوان جناب یاس نامی — ہی مجمع حسن منظر عشق
پڑھنے سے ہو دلمین عشق پیدا — ہر شعر ہے اسکا رہبر عشق
یون لکھدی مقال طبع کا سال — کیا ہے یہ کلام دفتر عشق

۱۳۰۶ھ

از نتایج افکار سخندان نواب سید کاظم حسینخان بہادر محبون سالک تصبہ نگاری شاگرد مصنف

میرزا اکرحسین صاحب نے — پہلا دیوان اپنا چھپوایا
مرے اُستاد کا چھپا تھا کلام — کیون نہ تاریخ اوسکی مین کہتا
یاس مین تھا مرا دل مضطر — ہاتف غیب نے جو دی یہ ندا
بہر تاریخ طبع اے محبون — لکھدے دیوان ہی بنظیر ہے کیا

۱۳۰۶ھ

از گہر ریزی قلم اعجاز رقم عالم علوم معقول و منقول سخنور معنی پرور جناب مولوی میر علی حیدر صاحب نظم لکھنوی طباطبائی پروفیسر عربی نظام کالج

ہر شعر سے حسن خوشبیانی نکلے — ہر لفظ سے لطف نکتہ دانی نکلے
اس نظم چھپے نہین یہ اشعار تمام — پتھر سے چشمۂ معانی نکلے

۱۳۰۶ھ

چکیدۂ کلک گوہر سلک جناب سید اصغر حسین صاحب ناجی حیدرآبادی ملازم سرکار نواب فخر الملک بہادر

ہی رشک چمن آج دیوان یاس — بہت بہتر و خوب چھاپا اسے
کہا طبع ناجی نے یہ سال طبع — بطرز خوش اسلوب چھاپا اسے

۱۳۰۶ھ

ایضاً

چھپ گیا وہ دفتر دلکش جناب یاس کا — جسکی ہی ہر اک غزل غیرت دہ بدر منیر
جب ہوئی ناجی کو پیدا فکر سال طبع کی — دی ندا ہاتف نے چھاپا کیا کلام بے نظیر

۱۳۰۶ھ

ایضاً

جب کلام یاس صاحب چھپ چکا — دیکھکر سب نے کہا کیا خوب ہے
فکر ناجی نے جو کی تاریخ کی — بولا ہاتف۔ واہ کیا مرغوب ہے

۱۳۰۶ھ

ایضاً

بہ یمن عنایات خلاق عالم
شدہ طبع منظوم یاس سخنور

زہاتف چو پرسید تاریخ ناجی
بگفتا بگو۔ دفتر روح پرور

۱۳۰۶ھ

ایضاً

ہوا مطبوع دیوان یاس کا جب
ہوئے خوش دیکھکر اجاب کیا کیا

قلم سے شاخ گل کی اوسکی تاریخ
لکھی ناجی نے باغ روح افزا

۱۳۰۶ھ

ایضاً

زہی نسخۂ الفت یاس خوشخو
عجب دلکش است و عجب دلربائے

چو آن طبع شد عیسوی سال ناجی
رقم کرد دستان نغمہ سرائے

۱۸۸۹ء

از نتیجہ فکر شاعر معنی پرور منشی محمد عبدالرحمن خانصاحب نیر وکیل رہلی ضلع ساگر شاگرد مصنف

حضرت یاس کا چھپا وہ کلام
دل تو کیا جسکو سنکے پتھر کی روح

لکھدے تاریخ طبع اے نیر
سخن استاد کا چھپا ممدوح

۱۳۰۶ھ

ایضاً

چھپا ہی کلام اجمل استاد کا میرے
غزلی کی طرح جو کہ ہین مشہور زمانہ

نیر یہ لکھو طبع کی تاریخ مسیحی +
استاد کا دیوان بھی ہی منظور زمانہ

۱۸۸۹ء

از نتائج افکار شاعر نازکخیال جناب مرزا مرتضی حسین صاحب وصال لکھنوی شاگرد حضرت جلال مظلہ

مرے مہربان ہین جو ذاکر حسین
سخندان سخن فہم معنے شناس

کلام انکا مشہور ہے دور دور
یہ دیوان ہی ہر سخنور کے پاس

ملا طبع دیوان کا سال ہی وصال
چھپا دلستان خوب دیوان یاس

۱۳۰۶ھ

ایضاً

کیون نہو دلکش وہ دیوان جسمین ہو
ذکر اشک گرم و آہ سرد عشق

ہے یہ اس دیوان کے چھپنے کا سال
نالۂ عشاق حزن درد و عشق

۱۳۰۶ھ

از نتیجۂ فکر ماہر رموز سخن سید عاشق حسن صاحب وصل لکھنوی شاگرد جناب شاد معروف بہ پیر و میر

زہی دیوان یاس ای وصل مطبوع جہان آن — مضامین خوش آئیش بہ از گلہائے زیبندہ
بصوری معنوی سال مسیحی زور رستم کلکم — ہزار و ہشت صد ہشتاد و نہ اجزائے زیبندہ

از نتائج افکار سخندان و سخنور نواب مرزا علیخا صاحب ہنر لکھنوی شاگرد حضرت مشتاق

حضرتِ یاس جو ہین عالم مین — اونسے مضبوط ہین ارکانِ سخن
اونکے قبضے مین ہر ملکِ مضمون — ہے بجا گر کہون سلطانِ سخن
جب ہوا طبع یہ دیوان اونکا — روح سحبان ہوئی قربانِ سخن
پایہ ہے اسکے مضامین کا بلند — آسمان سے ہے سوا شانِ سخن
باندھہ ہے یہ کلامِ مسلسل — یا یہ ہے ایک نمکدانِ سخن
قدر کرتے ہین سب اہلِ کمال — ہے یہ تاجِ سرِ شاہانِ سخن
قابلِ دید نہ کیونکر ہو بھلا — ہر یہ تازہ گل بستانِ سخن
دل حاسد ہو نہ کیونکر زخمی — ہے یہی خنجرِ برانِ سخن
اے ہنر مصرعِ تاریخ یہ لکھہ — بس یہ ہے لعلِ بدخشانِ سخن

خاکسار احقر الناس ذاکر حسین یاس لکھنوی مصنف دیوان ہذا

مرا پہلا دیوان مہمل جو تھا — ہوا اوسکے چھپنے کا اب انتظام
ہوئی فکر تاریخ کی جو مجھے — لکھا۔ نذرِ احباب میرا کلام

۱۳۰۶ھ

ایضاً

شکر خدائے ذوالمنن۔ چھپگیا کچہ مرا سخن
ہے یہ بہار پر چمن۔ لطف اوٹھائین قدردان
فکر مین سال طبع کی۔ زمزمہ سنج یون ہر یاس
سبز ہے ایک بوستان۔ قابلِ دید دوستان

۱۳۰۶ھ

تمت

عمدہ اور جدید کتابین

آئینۂ ایمان

جناب مفتی طالب حسن مرحوم برادر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی نے یہ رسالہ ایمان اور مسائل اعتقادیہ مین نہایت تصحیح و تدقیق سے لکھا تھا۔ اب اونکے انتقال کے بعد چھپا ہے۔ نہایت آسان اور سلیس اردو مین ہے۔ ہر مسلمان پر ضرور ہے کہ اس رسالے کو پیش نظر رکھے۔ قیمت فی جلد ۰۲ر

دیوان صغیر

یہ دیوان حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے حضرت صغیر رشک مرحوم کے ارشد تلامذہ مین تھے۔ مرحوم نے اپنی بابرکت اور طولانی زندگی صرف شعر و سخن کے نذر کردی تھی۔ اردو نظم کے لیے غالباً اس سے زیادہ مفید کوئی ترکیب نہین ہے کہ اگلے سخن خوبون کا کلام نئے طبع آزمائی کرنے والے اوکیا کی مدد کے لیے شایع کیا جاے۔ قیمت مع محصول ۰۴ر

خیالات نادرہ

فصیح فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے۔ اور قابل دید ہے۔ قیمت فی جلد ۰۲ر

البرٹ بل

یہ ڈراما جو دراصل ہندوستان کی پہلی پولیٹکل اردو تصنیف ہے ضرور اس قابل ہے کہ ہر مہذب ماتھہ مین اور ہر شخص کی میز پر اسکی ایک کاپی ہو۔ قیمت فی جلد ۰۴ر

صبح امید

موجودہ اسلام کی دلسوز تصویر دیکھنا ہو تو یہ مثنوی مصنفہ مولوی شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم مسلمانان دیکھیے۔ نیچرل نظم مین اسلام کی حالت دکھائی گئی ہے۔ عام ملک نے اس مثنوی کو بڑے شوق سے لیا اور پسند کیا ہے۔ قیمت فی جلد ۰۴ر

صبح خندان

ایشیائی شاہی۔ عاشقانہ قصہ۔ حسن و عشق کا جھگڑا۔ میر حسن کی بحر مصنفہ جناب محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی۔ اسکی تعریف لکھنے کی ضرورت نہین۔ اسکی مصنف ہندوستان مین خاصکر مثنوی لکھنے مین فرد ہین۔ قیمت فی جلد ۰۴ر

جس کتاب کی درخواست آئے مع قیمت یا باجازت ویلو پے ایبل۔ ویلو پے ایبل کی حالت مین درخواست کے ساتھہ ۱۰ر فیس منی آرڈر کے ساتھہ آنا چاہیے کیونکہ فیس منی آرڈر پہلے دینا ہوتی ہے۔ المشتہر محمد نثار حسین نثار مہتمم قومی پریس و پیام یار۔ لکھنؤ چوک

پیام یار

جذبات کا دریا خیالات کا چشمہ عشاق کا متقل معشوقانہ اداؤن کا مرقع۔ وہ پرچا جسکو ملک نے زبان اردو کی حسن و خوبی کے پہچاننے کا حکمی پیمانہ تسلیم کرلیا ہے۔ وہی جسے پیام یار کہتے ہین۔ قیمت عام سے ایکر روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ روسا سے پانچ روپیہ سالانہ۔ بغیر وصول قیمت سالانہ پیشگی ہرگز کسی کے نام جاری نہین ہوتا۔ ایک نمبر بطور نمونہ ڈھائی آنہ وصول ہوتے پر قومی پریس لکھنؤ چوک سے ماہوار نہایت حسن و خوبی کے ساتھہ شایع ہوتا ہے۔ درخواستین مع قیمت بذریعہ منی آرڈر یا باجازت ویلو پے ایبل محمد نثار حسین نثار مالک قومی پریس و کارخانہ بطر مہتمم پیام یار کے نام آنا چاہیین ہے۔

اشتہار

یہ دیوان مصنف نے خود اپنے

روپیے سے چھپوایا ہے اور آپ ہی محنت

سے صحت بھی کی ہے لہذا کوئی صاحب جب تک پریس

چھاپنے کا قصد نفرمائیں جملہ حقوق اسکے محفوظ ہیں جس قدر

جلدیں مطلوب ہوں راقم سے طلب فرمائیں ۔

قیمت حسب تفصیل ہے

معمولی کاغذ ۔ ۔ ۔